مجمع البحرین

یعنی

شیعہ اور سنّی کی متفق علیہ روایات

از

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

ادارہ ثقافت اسلامیہ

کلب روڈ ○ لاہور

مجمعُ البحرین

یعنی

شیعہ اور سُنّی کی متفق علیہ روایات

از

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ ۔ لاہور

ISBN: 969-469-108-7

طبع دوئم: 2001ء

تعداد: 1100

ناشر: ڈاکٹر رشید احمد (جالندھری)
ناظم ادارہ ثقافتِ اسلامیہ

قیمت: -/200 روپے

مطبع: مکتبہ جدید پریس، لاہور

اس کتاب کی طباعت واشاعت اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد اور انفاق فاؤنڈیشن، کراچی کی مالی معاونت کی بدولت ممکن ہوئی ہے۔ شکریہ!

فہرست مضامین

تعارف وتبصرہ

از

علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ

ایک عرصہ سے مجھے جناب مولانا سیّد محمد جعفر صاحب پھلواروی سے شرف تعارف حاصل ہے۔ آپ پھلواری شریف، ضلع پٹنہ (بھارت) کے ایک معروف علمی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلوارویؒ اپنے علم وطریقت اور اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت وعقیدت کے اعتبار سے تمام متحدہ ہندوستان میں خاصی شہرت رکھتے تھے اور سُنّی شیعہ ہر فرقہ کے افراد ان کے گرویدہ تھے۔ بڑے بڑے اجتماعات میں ان کے مواعظ و خطبات سحر کا کام کرتے تھے اور بقول علامہ سیّد سلیمان (ندوی) "یہ جس مجمع میں ہوتے تھے، ان کے سوا ہر آواز ماند پڑ جاتی تھی۔"

زیرِ نظر کتاب انہی فاضل مؤلف کی علمی جستجو اور تحقیقی شغف کا نتیجہ ہے، اسے بجا طور پر ان کے والد محترم کی میراث سمجھنا چاہیے۔ یہ تالیف مؤلف کا ایک کارنامہ ہے، جس میں انہوں نے کدوکاوش اور محنتِ شاقہ سے شیعہ وسُنّی مشترکہ حدیثوں کو یکجا کر دیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے گا اور یہ معلوم ہو سکے گا کہ شیعہ وسُنّی مکاتبِ فکر میں مشترک احادیث کا سرمایہ معتدبہ حد تک موجود ہے۔ مولانا موصوف کی یہ سعی، سعیِ مشکور کہلانے کے قابل ہے۔ اگر وہ مزید تحقیق جاری رکھیں گے تو اس سلسلہ میں انہیں اور وافر مواد مل سکے گا۔ مولانا موصوف کے افکار ونظریات سے تو اختلاف ہو سکتا ہے، مگر اس میں شبہ نہیں ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی جمع وتبویب میں

ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ یقیناً احادیث کے اکثر مجموعوں کی ورق گردانی میں ایک عرصہ صرف کیا ہوگا۔

خداوند عالم انہیں اس محنت اور عرق ریزی کا اجر عطا کرے۔ فاضل جامع کے پیشِ نظر صرف ہم معنی احادیث کو جمع کرنا ہے، اس کی تشریح و توضیح نہیں ہے۔ انہوں نے چند روایات ایسی بھی درج کی ہیں، جو دونوں فرقوں کی کتابوں میں اگرچہ موجود ہیں، لیکن وہ دونوں فریقوں یا کسی ایک فرقہ کے ہاں متروک العمل ہیں۔

ہم فاضل مؤلف کو اس اہم علمی خدمت اور جمع آوری پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ ان کی یہ خدمت مقبول، اتحادِ اسلامی کے استحکام اور منافرت کے ختم ہونے کا باعث ہو۔

گوجرانوالہ (دستخط) جعفر حسین

تقریظ

از

علامہ سیّد نصیر الاجتہادی، لاہور

اسلام "رب العالمینی" روح سے معمور ہے اور "رحمۃ للعالمین" اسی جذبہ کا ترجمان ہے، اس لیے وہ تمام اقوام و ملل کو نقطۂ وحدتِ انسانی کی طرف بڑھنے کی تلقین کرتا ہے اور "کلمۃ سواء" پر مجتمع ہونے کی مسلسل دعوت دے رہا ہے: **تعالوا الی کلمة سواءِ بیننا وبینکم۔**

ظاہر ہے کہ جو دین آفاقی اور بین الملی سطح پر اتحاد اور یک جہتی کی اس قدر شدید دعوت دے رہا ہو، وہ اپنے اندر کس قدر عظیم اتحاد و یک نظری کا طلب گار ہوگا۔ اسی بناء پر ارشاد ہو رہا ہے کہ: **واعتصموا بحبل الله جمیعًا ولاتفرقوا۔**

اور اس وحدتِ فکر و عمل کے پیشِ نظر ہی حضورﷺ کے اقوال و اعمال کو قابلِ تسلیم و لائق اتباع قرار دیا گیا۔ **ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا۔** اور **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔**

اور یہیں سے سنت کے ماخذِ قانون ہونے کی ضرورت اور افادیت کا راز بھی اربابِ نظر پر واضح ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو قدم بھی اس راہِ اتحاد کی طرف بڑھایا جائے، وہ لائق صد ہزار تحسین و تبریک ہے۔ زیرِ نظر تالیف میں مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کے متفق علیہ روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ اس سے ایک طرف تو معاندین اسلام کے اس پروپیگنڈہ کی واضح تردید ہوتی ہے کہ اسلام میں اختلاف ہی اختلاف ہے۔ دوسری طرف

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم بیشتر مسائل میں متحد و متفق ہیں۔ یہاں پر یہ امر واضح کردوں کہ ذہن و فہم کے اختلاف سے مسائل کا اختلاف ناگزیر حقیقت ہے، جس سے زمان و مکان کا کوئی گوشہ خالی نہیں، لیکن اس علمی اور فکری اختلاف کو بنیادِ عناد بنانا کم نظری و بے بصری ہے۔ اگر چہرہ کے نقش و نگار کا اختلاف محبت و ائتلاف میں حائل نہیں ہوتا تو اختلافِ افکار بھی اخلاص و ہمسفری میں سدِّ راہ نہ ہونا چاہیے۔

بلاشبہ اس مجموعۂ احادیث میں کچھ ایسی روایات ہیں جو روایتاً اور درایتاً محلِ نظر ہیں یا تشریح طلب ہیں اور ان سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ مؤلف کی ہر جنبشِ قلم سے تو اس کی نظرِ ثانی بھی متفق نہیں ہوتی۔ لیکن اس امر سے اس کتاب کی روح اور مقصدِ غالب کو نقصان نہیں پہنچتا۔ میں اس عظیم تر روحِ اتحاد کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، جس کے زیرِ اثر یہ کتاب ظہور پذیر ہوئی۔

میں مولانا سیّد محمد جعفر شاہ صاحب پھلواروی کو اس عظیم اور گراں مایہ تالیف پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور تمام اہلِ قلم سے یہ امید کرتا ہوں کہ ان کے تخلیقاتِ علمیہ میں بھی اسی وحدت و اتحاد، یک نظری و ہمسفری کی روح کارفرما ہو جس سے یہ تالیف معمور ہے۔

سیّد نصیر الاجتہادی
ناظم مجلسِ علماء پاکستان

مقدمہ!

سُنّی اور شیعہ فرقوں کی متفق علیہ روایات

ایسی روایاتِ حدیث کو تلاش کرنا جو مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک مسلّم ہوں، اگرچہ ایک بڑا مشکل کام ہے، لیکن مسلمان فرقوں میں جو باہمی اختلافات ہیں، ان کو دور کرنے اور ان میں اتحاد و اتفاق کو بڑھا کر ملّی وحدت کو مستحکم تر بنانے کے لیے اس مشکل کام کو پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دینا نہایت ضروری ہے۔ وحدتِ اُمّت کو باقی رکھنا اور قوی تر بنانا ایک اہم فریضہ ہے۔ پھر ہم محض اختلافی چیزوں کو دیکھنے کی بجائے ان متفق علیہ باتوں کو کیوں نہ دیکھیں جو ہمیں ایک دوسرے سے قریب تر کر دیں اور باہمی محبت و خلوص میں اضافہ کریں۔ یہی وہ مقصد ہے جس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں میں متفق علیہ روایات کی تلاش و ترتیب کا کام ہم نے اپنے ذمے لیا ہے اور اس کے مفید اور نتیجہ خیز ہونے کی دُعا کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے دو بڑے فرقے سُنّی اور شیعہ ہیں۔ شیعوں میں یوں تو بیسیوں فرقے ہیں، لیکن روایاتِ حدیث کا ذخیرہ رکھنے والا بڑا فرقہ اثنا عشری ہے۔ ان کی چار کتابیں معتبر کتابیں ہیں، جن کو اصولِ اربعہ کہتے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ **اصولِ کافی**: اس کے مؤلف ثقۃ الاسلام علامہ ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی (متوفی ۳۲۹ھ) ہیں۔ اس میں ۱۰۱۹۹ روایات ہیں۔ اس کا وہ نسخہ میرے پاس ہے، جو مطبع نول کشور لکھنؤ میں ۱۳۰۲ھ میں چھپا ہے۔[۱]

[۱] ہم نے جہاں کافی کے ساتھ ساتھ جلد نمبر کا حوالہ دیا ہے، اس سے مراد طبع ایران ہے، ورنہ طبع نولکشور لکھنؤ ۱۳۰۲ھ۔

۲۔ من لایحضرہ الفقیہ: اس کے لکھنے والے علامہ ابوجعفر محمد بن علی الحسین القمی (متوفی ۳۸۱ھ) المعروف ابن بابُویہ ہیں۔ اس میں ۵۹۰۱روائتیں ہیں۔ اس کا وہ نسخہ میرے سامنے ہے جو مطبعۃ النجف میں ۱۳۷۸ھ میں چھپا ہے۔

۳۔ تہذیب الاحکام: اس کے جامع علامہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی (متوفی ۴۱۱ھ) ہیں، جس میں ۱۳۹۸۸ روائتیں ہیں۔ اس کا وہ نسخہ میرے پاس ہے، جو مطبعۃ النعمان نجف میں دوسری بار ۱۳۷۸ھ سے شروع ہو کر ۱۳۸۲ھ تک چھپتا رہا۔

۴۔ الاستبصار فیما اختلف من الاخبار: اس کے مرتب بھی یہی علامہ طوسی ہیں۔ اس میں ۵۵۵۸ حدیثیں ہیں۔ اس کا وہ نسخہ میرے پیشِ نظر ہے، جو دارالکتب الاسلامیہ نجف میں ۱۹۵۶ء میں دوسری بار طبع ہوا[۱]

اسی طرح سُنّیوں میں بھی بہت سے فرقے ہیں جن میں چار فرقے مشہور و معتبر ہیں۔ (۱) حنفی جو امام ابوحنیفۃ النعمان کے مقلد ہیں، (۲) مالکی جو امام مالک کے متبع ہیں۔ (۳) شافعی جو امام محمد بن ادریس شافعی کے پیرو ہیں اور (۴) حنبلی جو امام احمد بن حنبل کی تقلید کرتے ہیں۔ سُنّیوں میں احادیث کی سینکڑوں کتابیں ہیں۔ ترتیب روایات کے انداز کے لحاظ سے یہ صحاح، سنن، موطات، مسانید، معاجم، مصنفات وغیرہ میں منقسم ہیں۔ سُنّیوں میں بھی جن مآخذ کو زیادہ معتبر مانا گیا ہے، وہ چھ ہیں جنہیں اصولِ ستّہ کہتے ہیں۔ (۱) صحیح بخاری، (۲) صحیح مسلم، (۳) سنن ابی داؤد، (۴) سنن ترمذی، (۵) سنن نسائی، (۶) سنن ابن ماجہ۔

۱۔ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) کی صحیح بخاری میں ۷۲۷۵ روایات ہیں۔

---

[۱] یہ طوسی کے استاد شیخ مفید بن محمد بن نعمان کی کتاب ''مقنعہ'' کی شرح ہے۔

۲۔ ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری (متوفی ۲۶۱ھ) کی صحیح مسلم میں ۴۳۴۸ روائتیں ہیں۔

۳۔ محمد بن یزید بن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ) کی سننِ ابن ماجہ میں ۴۳۴۱ روائتیں ہیں۔

۴۔ ابوداؤد بجستانی (متوفی ۲۷۵ھ) کی سنن ابی داؤد میں ۴۸۰۰ روایات ہیں۔

۵۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی (متوفی ۲۷۵ھ یا ۲۷۹ھ) کی سننِ ترمذی میں ۳۱۱۵ روایات ہیں۔

۶۔ قاضی احمد بن شعیب بن علی بن بحرین سنان نسائی متوفی ۳۰۲ھ یا ۳۰۳ھ میں ۴۳۲۱ روایات ہیں۔

گویا صحاحِ ستّہ کی آخری کڑی کے بعد شیعوں کا روایاتی دور شروع ہوتا ہے، اس لیے ان کی کتابوں میں ترتیب کا حسن اور جامعیت کی خوبی بہت نمایاں ہے۔

ایک گروہ سننِ ابن ماجہ کی جگہ موطا امام مالکؒ (متوفی ۱۸۹ھ) کو رکھتا ہے جس میں ۱۰۰۵ روائتیں ہیں۔ ہم نے یہاں اصول ستّہ کے ساتھ موطا کو بھی لے لیا ہے۔ چونکہ صحاحِ ستّہ وغیرہ کے بے شمار نسخے ہیں۔ اس لیے ہم نے کسی ایک نسخے کے صفحات لکھنے کی بجائے کتاب یا باب کا حوالہ دیا ہے تاکہ جس کے پاس جو نسخہ بھی ہو، اس میں آسانی سے تلاش کر لے۔ بہت سی صحیح روائتیں ان سے باہر دوسری کتبِ حدیث میں بھی موجود ہیں، اس لیے کئی جگہ ہم نے ان کو بھی لے لیا ہے۔ مثلاً بیہقی، طبرانی، مسندِ احمد وغیرہ۔

متفق علیہ روایات کو تلاش کرنے میں بڑی دشواری یہ پیش آتی ہے کہ سُنّی و شیعہ دونوں فرقوں کے ذخیرۂ روایات میں رطب و یابس سبھی موجود ہیں۔ پھر جہاں ان دونوں میں اختلاف و تناقص کی کمی نہیں، وہاں ہر دو فرقوں کی اپنی اپنی روایات میں بھی

داخلی تخالف و تناقض موجود ہیں۔ چنانچہ مثلاً سُنّیوں کا ایک فرقہ ایک روایت کو لیتا ہے اور دوسرا دوسری کو۔ اس کی بھی دو شکلیں ہیں: ایک یہ کہ ایک فرقہ روایت کو زیادہ صحیح سمجھتا ہے اور دوسری کو غلط نہیں کہتا۔ اسے بھی متفق علیہ ہی سمجھنا چاہیے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ ایک فرقہ کسی روایت کو قبول کرتا ہے تو دوسری روایات کو غلط بھی بتاتا ہے۔ اسے متفق علیہ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال قبول کرنا اصلی معیار ہے، نہ کہ صرف صحیح مان لینا۔ تاہم ایسی روایت کو بھی متفق علیہ کہنا چاہیے جسے ایک فرقہ صحیح مانتا ہو اور دوسرے فرقے اسے غلط نہ کہتے ہوں، خواہ قبول کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں۔

تلاشِ روایات میں بڑی دشواری یہ ہے کہ ایک مضمون کی ایک روایت جہاں کسی کتاب کے ایک باب میں ہے، تو دوسری کتاب کے اس باب میں نہیں۔ بخاری کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے تو ترمذی کی کتاب الجہاد میں۔ اس سلسلے میں مجھے اَ۔ی۔ونسنک کی المعجم الفرس سے کافی مدد ملی۔ اس پر عموماً ہم نے اعتماد کیا ہے۔ علامہ سیوطی کی الجامع الصغیر سے بھی کافی مدد ملی ہے۔ جو کتابیں ہمارے پاس موجود نہیں، ان میں ہم نے انہی دو کتابوں کے حوالوں پر اعتماد کیا ہے۔ طوسی اور قُمی کے جو حوالے حاشیے میں ہیں، ان پر بھی ہم نے اعتماد کیا ہے۔ طبرانی، مسند احمد، بیہقی وغیرہ کے حوالوں میں ابواب نہیں دیئے ہیں۔ یہ حوالے بہت تھوڑے ہیں۔

متفق علیہ ہونے کے یہ معنی نہیں کہ لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً یکسانی موجود ہو۔ اس لیے ہم نے معمولی لفظی فرق کو نظر انداز کر دیا ہے اور مفہوم و معنی کی یکسانی کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الفاظِ احادیث قرآنی الفاظ کی طرح محفوظ نہیں۔ احادیث میں ۹۵ فی صد روایت بالمعنی ہے۔ کسی کی کوئی بات دوسرے کے سامنے دہراتے وقت بعینہٖ انہی الفاظ اور اسی ترتیب کا قائم رہنا بے حد دشوار ہے اور روایت بالمعنی کا جواز تو خود ایک ارشادِ نبویؐ سے ثابت ہے۔ طبرانی کی معجم کبیر میں سلیمان بن اکیمہ کے الفاظ یوں مروی

[illegible]

[illegible] النبی صلی الله علیه وسلم فقلت بآبائنا وامهاتنا یا رسول اللهؐ! انا نسمع منک الحدیث فلا نقدر ان نؤدیه کما سمعنا. قال اذا لم تحلّوا حراماً ولم تحرموا حلالاً واصبتم المعنی فلا باس.

میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں، یا رسول اللہؐ! ہم حضورؐ سے باتیں سنتے ہیں لیکن جس طرح سنتے ہیں، اسے اُسی طرح ادا نہیں کر سکتے۔ فرمایا: اگر حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ کرو (یعنی مقصد اُلٹا نہ ہو جائے) اور مضمون و مطلب ٹھیک ادا ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اندریں صورت متفق علیہ ہونے کا صرف یہی مقصد ہے کہ مضمون میں یکسانی ہو [illegible] میں۔

بعض روایات ایسی بھی ہو سکتی ہیں جو اگرچہ متفق علیہ ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ [illegible] ضعیف یا ناقابلِ قبول ہوں۔ اور ایسی روایات بھی ہیں جن پر عمل تقریباً متروک ہے [illegible] ان باتوں کی وضاحت میرے پیشِ نظر نہیں۔ روایات کی تفسیر بھی میرے پیشِ نظر [illegible] مقصود صرف متفق علیہ روایات کو پیش کرنا ہے۔

شیعہ و سُنّی دونوں کے ہاں ایک بات پر اتفاق ہے اور وہ یہ ہے کہ دونوں کی [illegible] میں داخلی اختلافات و تناقضات موجود ہیں اور فیصلہ دونوں ہی کے ہاں روایات پر [illegible] بلکہ کسی مجتہد پر جا کر ٹھہرتا ہے۔ یعنی مجتہد جس روایت کو ترجیح دے دے، اسی کو اس کے مقلد بھی قبول کر لیتے ہیں اور جن روایات کو وہ رَدّ کر دے، اسے وہ بھی رَدّ کر دیتے ہیں۔ مقلد کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں کہ وہ اپنے مجتہد کی بات مان لے۔ یہ

ایک ناگزیر مجبوری ہے، جو عوام کو قبول کرنی پڑتی ہے۔ ان میں انکارِ روایات کا جذبہ نہیں ہوتا بلکہ مجتہد کی بات قبول کرنے کا مثبت جذبہ ہوتا ہے۔ ایک مثال لیجیے:

بخاری و مسلم میں ابن مسعود اور سلمہ بن اکوع سے، ترمذی میں ابنِ عباس سے، مسلم میں عروہ و سبرہ بن معبد سے، نسائی و مسند احمد میں سبرہ سے، مؤطا میں عروہ سے، معجم اوسط طبرانی میں ثعلبہ بن حکیم سے اور بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی و مؤطا میں خود حضرت علیؓ سے روائتیں ہیں کہ:

متعہ فلاں فلاں موقعے پر جائز کیا گیا، پھر ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا گیا۔ یہ درست ہے کہ ان تمام روایات میں یہ اضطراب موجود ہے کہ جن مواقع پر اسے حلال کیا گیا، وہ آغازِ اسلام تھا یا غزوۂ اطاس یا غزوۂ تبوک یا فتح مکہ یا غزوۂ خیبر۔ لیکن حرام ہونے پر سب روائتیں متفق ہیں۔ یہاں تفصیلات پیشِ نظر نہیں۔ دوسری طرف شیعوں کے ہاں حضرت علیؓ ہی سے ایک روایت ہے کہ:

حرم رسول الله صلى الله عليه وآله لحوم الحمرالاهلية ونكاح المتعة	آنحضرت ﷺ نے گھریلو گدھے کا گوشت اور نکاحِ متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(الاستبصار، ج ۳، ص ۱۸)

گویا سُنیوں کی عام روایات اور شیعوں کی اس روایت کے مطابق متعہ حرام ہے۔ لیکن شیعوں کی دوسری روایات بکثرت اس کے خلاف موجود ہیں۔ اسی طرح بعض سُنّی روایات میں جوازِ متعہ بھی موجود ہے۔

کہنا یہ ہے کہ اگرچہ حرمتِ متعہ کی ایک روایت شیعوں کے ہاں بھی موجود ہے اور بعض سُنیوں کے ہاں جوازِ متعہ بھی ملتا ہے۔ لہٰذا اس کے جواز یا عدمِ جواز پر شیعہ و سُنّی کا اتفاق ہو سکتا تھا، لیکن انحصار اس روایت پر نہیں بلکہ سُنّی و شیعہ مجتہدین کے فیصلے پر رکھا گیا ہے۔ شیعہ مجتہدین اس کی دو وجہیں لکھتے ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت علیؓ نے یہ تقیۃً فرمایا

ہے۔ دوسرے یہ کہ دوسری بے شمار روایات اس کے خلاف ہیں۔ ہمارے خیال میں دوسری بات زیادہ وزنی ہے۔ طوسی کے الفاظ یوں ہیں:

فالوجه في هذه الرواية ان نحملها على التقية لانها موافقة لظاهر الكتاب واجماع الفرقة المحقة على موجبها فيجب ان يكون العمل بها دون هذه الرواية الشاذة.	اس روایت کی تطبیق کی صورت یہ ہے کہ ہم اسے تقیّے پر محمول کریں کیونکہ یہ عوام (اہلِ سنت) کے مذاہب کے مطابق ہے اور جو روائتیں اوپر بیان ہوئی ہیں، وہ کتاب اللہ کے بھی مطابق ہیں اور حق پرست فرقے کا اجماع بھی اس کے جواز پر ہی ہے، لہٰذا اسی پر عمل کرنا ضروری ہے، نہ کہ اس شاذ روایت پر۔

یہاں تو خیر اجماعِ فرقۂ شیعہ کا ذکر ہے۔ ورنہ دوسرے پچاسوں مقامات ایسے ہیں، جہاں طوسی نے اپنی رائے سے کسی روایت کو ترجیح دی ہے اور دوسری روایت کو ترک کر دیا ہے۔ گویا اصل اعتماد روایات پر نہیں بلکہ ایک مجتہد کی رائے پر ہے اور یہی صورت سُنیوں کے ہاں بھی ہے۔ احادیث خواہ کتنی ہی ہوں لیکن ہر فرقہ اس روایت کو تسلیم کرتا ہے جس کو اس کے امام مجتہد نے تسلیم کیا ہے۔

طوسی کی عظمت بلاوجہ نہیں۔ اپنے وفورِ علم، محنتِ شاقہ اور تحقیق و اجتہاد کی وجہ سے ان کو شیعہ فرقہ اثناء عشریہ کے ائمہ کے بعد سب سے بڑے درجے کا مالک تسلیم کیا گیا ہے۔ آیة الله بحر العلوم طباطبائی انہیں ''امام الفرقة بعد الائمة المعصومين'' لکھتے ہیں۔ (مقدمه الاستبصار۔ ج ۱، ص ك بحواله الفوائد الرجاليه) طوسی اور قمی کا انداز یہ ہے کہ ایک باب میں تمام روایات نقل کر دیتے ہیں جو باہم مختلف یا متضاد بھی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ان میں عمدہ تطبیق پیدا کرتے ہیں۔ طوسی اور قمی دونوں کے ہاں مختلف روائتوں

میں تطبیق کی صورت یہ ہوتی ہے:

۱۔ فلاں روایت فلاں موقعے کے لیے ہے اور فلاں روایت فلاں موقعے کے لیے یا

۲۔ فلاں حکم استحباب کے لیے ہے نہ کہ ایجاب کے لیے یا

۳۔ فلاں حکم کراہت کے لیے ہے نہ کہ حظر (حرمت) کے لیے یا

۴۔ فلاں روایت کا فلاں راوی ضعیف ہے، لہٰذا اس کے مقابلے میں فلاں راوی کی روایت قابلِ قبول ہے یا

۵۔ فلاں بات مورد و محل کے پیشِ نظر تقیۃً کہی گئی ہے اور اصلی صحیح مسلک یوں ہے جو فلاں روایت میں ہے (تطبیق کی یہ شکل طوسی اور قمی کے ہاں بڑی کثرت سے موجود ہے) یا

۶۔ فلاں بات قرآن کے صریحاً خلاف ہے، لہٰذا یہ روایت قابلِ تسلیم نہیں۔

ہمارے خیال میں یہ آخری صورتِ تطبیق اس قدر معقول ہے کہ کسی فرقے کو اس سے اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔ سچ پوچھیے تو روایت کی صحت کا اس سے بہتر کوئی معیار نہیں۔ شیعوں اور سُنّیوں دونوں کے ہاں یہ اصول مسلم ہے۔ مسندِ احمد کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

تکثر لکم الاحادیث بعدی فما روی لکم حدیث عنی فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافقہ فاقبلوہ و ماخالفہ فردوہ.

میرے بعد تم سے بڑی کثرت سے حدیثیں بیان کی جائیں، لہٰذا میری کوئی حدیث تم سے روایت کی جائے تو اسے کتاب اللہ (قرآن) کے سامنے پیش کرو۔ پھر جو اس کے مطابق ہو، اسے قبول کرو اور جو اس کے خلاف ہو، اسے ردّ کر دو۔

شیعوں کے ہاں بھی اسی مضمون کی حدیث اصول کافی اور الاستبصار میں موجود ہے۔ استبصار کے الفاظ یوں ہیں اور یہ ائمہ سے مروی ہیں:

روی عنهم علیهم السلام ما اتاکم منا فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافق کتاب اللہ فخذوا بہ وما خالفہ فاطرحوہ.[1] (جلد ۳، ص ۱۵۸)

ائمہ سے مروی ہے کہ ہماری طرف سے تمہارے پاس جو کچھ بھی آئے، اسے کتاب اللہ (قرآن) کے سامنے پیش کرو۔ پھر جو کچھ کتاب اللہ کے مطابق ہو، اسے لے لو اور جو کچھ اس کے خلاف ہو، اسے پھینک دو۔

فی الواقع یہ ایک ایسا معیار ہے، جو بے شمار باہمی اختلافات کو مٹا سکتا ہے، مگر افسوس ہے کہ یہ معیار ہر فرقے میں مسلّم ہونے کے باوجود عمل اس کے مطابق نہیں ہوتا۔ جہاں تک قرآنی اصول کی تشریح یا اجمال کی تفصیل کا تعلق ہے، روایات کو قبول کرنا ضروری ہے۔ لیکن جب کوئی روائت قرآن کی اسپرٹ سے متصادم ہو یا انبیاء کی سیرتِ گرامی کو داغدار کرتی ہو یا عقل و مشاہدہ کے خلاف ہو، تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ حدیثِ رسولؐ ہے ہی نہیں، بلکہ راوی کے بیان میں تسامح ہو گیا ہے۔ اور ایسی صورتوں میں کسی روایت کو

---

[1] کافی باب بست و سوم (باب الاخذ بالسنة وشواهد الکتاب) میں چار اخبار اسی مضمون کے آئے ہیں: (۱) آنحضرتؐ نے فرمایا: ...... فما وافق کتاب اللہ فخذوہ ما خالف کتاب اللہ فدعوہ۔ (جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، اسے لے لو اور جو اس کے خلاف ہو، اسے چھوڑ دو)۔ (۲) حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا: کل شی مردود الی الکتاب والسنة وکل حدیث لایوافق کتاب اللہ فهو زخرف (ہر چیز کتاب و سنت کی طرف لوٹائی جائے گی اور ہر وہ حدیث جو کتاب اللہ کے مطابق نہ ہو، آراستہ دروغ ہے۔) (۳) حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا: مالم یوافق من الحدیث القرآن فهو زخرف۔ (جو حدیث کتاب اللہ کے موافق نہ ہو، دروغ آراستہ ہے۔) (۴) آنحضرتؐ نے خطبے میں فرمایا: ایها الناس ماجاء کم عنی یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ وجاء کم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ۔ لوگو! میرے حوالے سے جو کچھ تمہارے پاس کتاب اللہ کے مطابق آئے، وہ سمجھو کہ میں نے کہا ہے اور جو کچھ کتاب اللہ کے خلاف آئے تو سمجھ لو کہ میں نے وہ کہا ہی نہیں۔

"قاضی علی الکتاب یا ناسخ الکتاب" ماننے کی بجائے مذکورہ بالا صحیح معیار ہی کو قائم رکھنا چاہیے۔

اس وقت اس مضمون کی تفصیل پیشِ نظر نہیں، کہنا یہ ہے کہ یہ معاملہ ہر فرقے کے ہاں روایات سے کہیں زیادہ (اس فرقے) کے مجتہد کے فیصلے پر ٹھہرتا ہے۔ وہ جسے قابلِ قبول یا راجح یا قابلِ رد قرار دے، اسی طرح اسے مقلد بھی مان لیتا ہے۔ سُنّیوں اور شیعوں دونوں میں یہی اصول کارفرما ہے۔

سُنّیوں اور شیعوں کے اندازِ روایت میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ سُنّیوں کے ہاں ارشادِ نبویؐ کے لیے ایک متصل سند کی ضرورت ہوتی ہے[1] ایسی روایات کو مرفوع کہتے ہیں۔ بیچ میں اگر کوئی راوی غائب ہو تو روایت "منقطع" ہوتی ہے اور اگر آخری راوی غائب ہو تو اسے "مرسل" کہتے ہیں۔ اگر کوئی صحابی کوئی بات بیان کرے تو یا تو وہ اس کی اپنی رائے ہوتی ہے یا یہ گمان غالب ہوتا ہے کہ اس نے اسے حضورﷺ سے سنا ہو گا۔ ارشادِ نبوی کو حدیث اور قولِ صحابہ کو اثر کہا جاتا ہے۔ ایک طریقۂ روایت یہ بھی ہے کہ ایک محدث سند بیان کیے بغیر اختصار کے لیے یوں کہتا ہے کہ: "فلاں صحابیؓ نے یا آنحضورؐ نے یوں فرمایا ہے"[2] یا یوں کہتا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے۔ اوّل کو تعلیقات اور دوسری کو بلاغات کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے سند بات کہہ رہا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس سند کو وہ اس وقت ضرورۃً حذف کر رہا ہے، وہ دراصل اس کے نزدیک قابلِ اعتماد ہے۔ ایسی تعلیقی یا بلاغی روایات کی تعداد زیادہ نہیں۔

لیکن شیعوں کے ہاں روایت کی صحت کے لیے "مرفوع متصل" ہونا ضروری نہیں۔ ان کے ہاں صرف اسی قدر کافی ہے کہ کسی "امامِ معصوم" تک سند متصل ہو اور وہ

[1] ہم اختصار کے لیے ارشاد یا قول کا لفظ لکھ دیتے ہیں، ورنہ حدیث میں قول، فعل اور تقریر سب داخل ہیں۔ تقریر سے مراد یہ ہے کہ کوئی بات حضورؐ کے سامنے ہوئی ہو اور اس پر حضورؐ خاموش رہے ہوں۔

[2] یہ طریقۂ بیان سُنی و شیعہ دونوں کے ہاں رائج ہے۔

امام خواہ اپنی طرف سے کوئی بات کہے یا کسی دوسرے امامِ سابق کے حوالے سے بیان کرے یا اسے قولِ رسولؐ کہہ کر بیان کرے، یہ سب ان کے ہاں احادیث میں داخل ہیں۔ مگر اس کے لیے انہوں نے حدیث یا اثر کی بجائے ایک الگ اصطلاح مقرر کی ہے اور وہ ہے "اخبار"۔ خبر کا لفظ سُنّیوں کے ہاں بھی حدیث یا اثر کے معنوں میں رائج ہے۔ گویا شیعوں کے ہاں امام کا فرمان اخبار ہیں اور یہ اخبار سُنّیوں کی تعلیقات یا بلاغات سے ملتے ہیں۔ اصولِ اربعہ میں ایسی بہت سی روایات ہیں جن میں سند نہیں بیان کی گئی ہے اور صرف "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ" لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ یہ روایات بھی واسطہ ہیں۔ ہم نے بھی ایسی روایات میں کسی آخری راوی کا نام دینے کی بجائے قوسین کی جگہ خالی چھوڑ دی ہے۔

دوسرا فرق شیعوں اور سُنّیوں کے طریقۂ روایت میں یہ ہے کہ سُنّیوں میں ہر صحابی یا تابعی کی روایت لے لیتے ہیں اور شیعوں کے ہاں صرف وہی روایات ہیں جو ان کے ائمہ یا صحابۂ عدول و ثقہ سے مروی ہوں۔ غالبًا یہی وجہ ہے کہ سُنّیوں میں جس طرح بعض "یابس" داخل ہو گئے، اسی طرح شیعوں میں کچھ "رطب" چھوٹ گئے۔

ہمیں تفحص کے بعد ایسی بہت سی روائتیں مل گئیں، جو سُنّیوں اور شیعوں میں متفق علیہ ہیں، لیکن ایک دشواری پھر بھی ایسی ہے جو ناگزیر ہے اور اس سے بچنے کی کوئی شکل موجود نہیں۔ وہ یہ ہے کہ جن متفق علیہ روایات کو ہم نے لیا ہے، وہ لفظاً یا معناً اگرچہ متفق علیہ ہیں لیکن ان کی تعبیر و تفسیر میں یا تفصیلات و جزئیات میں مجتہدین مختلف ہیں، اس کا ذکر ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہم نے تو صرف وہی روایات لی ہیں، جو لفظاً یا معناً متفق علیہ ہوں۔ یہ ہم نے اس لیے کیا ہے کہ اگر تعبیر یا جزئی تفصیلات کے اختلاف کو پیشِ نظر رکھا جائے تو پھر قرآن کی آیات کو بھی متفق علیہ کہنا دشوار ہو جائے گا۔ حالانکہ قرآن حرفاً حرفاً ہر فرقے کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

اس کی ایک مثال لیجیے: سُنّیوں کی روایت میں بھی بیٹے کی کمائی میں سے باپ کو لینے کا حق ہے اور شیعوں کی روایت میں بھی یہ چیز موجود ہے۔ گویا اس بات میں دونوں متفق ہیں لیکن کیا اجازت بھی شرط ہے یا نہیں؟ کوئی دوسری شرط بھی ضروری ہے یا نہیں؟ اور سب لیا جا سکتا ہے یا کچھ حصہ؟ پھر اس ''کچھ'' کی کیا حدود ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ وہ تفصیلات ہیں، جن میں اختلاف ہونا ایک قدرتی بات ہے اور اس سے ہمیں سردست بحث نہیں۔ ہم نے وہی بات لی ہے جو متفق علیہ ہے۔ اس کی مثال قرآن سے یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ ''اتوا الزکوۃ'' کا حکم ہر فرقے کے نزدیک مسلّم ہے، لیکن تفصیلات میں ظاہر ہے کہ بڑے اختلافات ہیں۔ زکوٰۃ وصول کرنے کا کون حق دار ہے؟ کس کس قسم کے مال پر اور کتنی مقدار پر زکوٰۃ ہے اور کس پر نہیں؟ اس کے کیا مصارف ہیں اور ان میں سے کس کس کو خارج کیا جا سکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ ایسی بہت سی تفصیلات ہیں جن میں بے شمار اختلافات ہیں۔ لیکن ان اختلافات کو دیکھ کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ''اتوا الزکوۃ'' بھی کوئی اختلافی مسئلہ ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک روایت میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں، وہ دوسری جگہ ایک ہی روایت میں نہیں ملتیں بلکہ متعدد روایتوں کو ملانے کے بعد مضمون مکمل ہوتا ہے۔ اس لیے ہم نے کئی جگہ یہ کیا ہے کہ ایک روایت کے مقابلے میں دوسری متعدد روایات لکھ دی ہیں، مثلاً ابنِ عباسؓ کی ایک روایت میں تین باتیں اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ اس کے مقابلے میں اس کے مطابق کوئی ایسی روایت نہ تھی جو تنہا ان تینوں باتوں کو بیان کرتی ہو۔ لیکن تین متعدد روائتوں میں وہ تینوں باتیں آ جاتی ہیں۔ ایسے موقع پر ہم نے ان تینوں کو لکھ دیا ہے۔

اسی طرح جہاں ایک روایت کے مقابلے میں دوسری روایت ملی اور اس میں کئی دوسری باتیں بھی بیان کی ہوئی ہوں تو ہم نے اس روایت کے اتنے ہی حصے کو لیا ہے جس

مضمون کا تطابق ہوتا ہو۔ باقی غیر متعلق حصے کو چھوڑ دیا ہے۔

بعض روایات ایک ہی کتاب میں کئی کئی جگہ آئی ہیں۔ مثلاً الولد للفراش والی روایت بخاری کی کتاب الوصایا، کتاب البیوع، کتاب المغازی، کتاب الفرائض، کتاب الحدود، کتاب الاحکام وغیرہ سب میں موجود ہے۔ ایسے مواقع پر ایک کتاب کا ایک ہی حوالہ کافی تھا، لیکن ہم نے بعض مقامات پر متعدد حوالے بھی دے دیئے ہیں تاکہ اگر کوئی تلاش کرنا چاہے تو اسے آسانی ہو۔

ہم نے جس روایت کے ایک یا زیادہ حوالے پر اکتفا کیا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ صحاحِ ستہ یا اصولِ اربعہ کی دوسری کتابوں میں یہ موجود نہیں۔ ہمارے پیشِ نظر مضمون کا تطابق ہے نہ کہ تمام کتابوں کے سارے حوالے۔

ہم نے اختصار کے لیے ہر روایت کے شروع میں آخری راوی کا نام دے دیا ہے، لیکن اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ حوالے کی جن دوسری کتابوں میں اس مضمون کی دوسری روایت ہے تو وہ بھی اسی راوی سے مروی ہوگی۔ بعض اوقات ایک ہی کتاب میں ایک ہی مضمون کئی کئی راویوں سے بھی مروی ہوتا ہے اور اسی طرح ایک مضمون مختلف کتابوں میں مختلف راویوں سے بھی ہوتا ہے۔

یہ کام اپنی نوعیت کا پہلا قدم ہے، جو ہم نے اٹھانے کی ہمت کی ہے۔ خدا کرے یہ ملتِ منتشرہ ملتِ واحدہ ہو جائے اور آپس کا باہمی تعصب و منافرہ دُور ہو جائے۔

حوالوں کے اشارے:

بخاری: بُخ، **مسلم:** مُس، **ابوداؤد:** دا، **ترمذی:** تِر، **نسائی:** نَس، **ابنِ ماجہ:** ما، **طبرانی:** طب، **مسند احمد:** اح، **بیہقی:** بہ، **خطیب بغدادی:** خط، **اصولِ کافی:** کا، **الاستبصار:** اِس، **تہذیب الاحکام:** تہ، **من لایحضرہ الفقیہ:** مَل۔

PDF Compressor Free Version

ایمان و اسلام کے تقاضے

(۱)

بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

① (ابوهريره) مامن مولود الا يولد على الفطرة ثم يقول: اقرؤا "فطرت الله التى فطر الناس عليها" فابواه يهودانه او ينصرانه او يمجسانه. [بخ (جنائز)، مس و تر (قدر)]

کوئی مولود ایسا نہیں، جو فطرت پر پیدا نہ ہوا ہو۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: یہ آیت یعنی "فطرت الله التى فطر الناس عليها" پڑھ لو، پھر فرمایا: کہ اس نومولود کے والدین اسے یہودی یا نصرانی، یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

(ابوعبدالله) مامن مولود يولد الا على الفطرة فابواه الذان يهودانه وينصرانه ويمجسانه...... [مل (۲:۲۷)]

کوئی نومولود ایسا نہیں جو فطرت پر نہ پیدا ہوتا ہو مگر یہ اس کے والدین ہوتے ہیں، جو اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں۔

اطاعت صرف خدا کی ہوگی

(۱)(على) مرفوعا: لاطاعة لاحد فى معصية الله. [بخ (آحاد) مس (اماره) دا (جهاد)، نس (بيعه)]

کسی کی ایسی کوئی اطاعت (درست) نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو۔

(على) مرفوعا: لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق. [مل (۲:۲۷۳)]

مخلوق کی ایسی کوئی اطاعت (روا) نہیں جس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔

رب بنانے کا مطلب

(۲)(عدى بن حاتم) وسمعته يقول: اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال انهم لم يكونوا يعبدونهم ولكنهم كانوا اذا حلّوالهم شيئا استحلّوه واذا حرموه عليهم شيئا حرموه. [تر (تفسیر)]

میں نے حضور ﷺ کو "اتخذوا احبارهم الخ" کا مطلب یوں بیان کرتے سنا کہ وہ لوگ ان (یہودی و نصرانی علماء و مشائخ) کی پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ جب وہ کسی چیز کو حلال کرتے تو

(ابوعبدالله) قال الراوی[۱] قلت: اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال: اما والله مادعوهم الى عبادة انفسهم ولو دعوهم ما اجابوهم ولكن احلوالهم حراما وحرموا عليهم حلالا نعبدوهم من حيث لايشعرون. [کا، ص۲]

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ (جعفر صادق) سے آیت "اتخذوا احبارهم الخ" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ وہ (یہودی علماء و مشائخ) اپنی عبادت کی دعوت نہیں دیتے

[۱] یعنی ابوبصیر

وہ اسے حلال مان لیتے اور جب وہ کسی شے کوحرام کرتے تو اسے حرام سمجھ لیتے۔

تھے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو لوگ اسے منظور ہی نہ کرتے، بلکہ وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا کرتے تھے۔ اس طرح لوگ غیرشعوری طور پر ان کی عبادت کر لیتے تھے۔

گمان بہ حق

(4) (واثلہ بن اسقع) مرفوعا: قال اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشاء. [بخ (توحید)، مس (توبہ)، تر (زھد)، ما (ادب)]

اللہ کا کہنا تو یہ ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے، میں ویسا ہی ثابت ہوتا ہوں۔ اب اسے اختیار ہے کہ میرے بارے میں جیسا گمان چاہے رکھے۔

(ابوالحسن الرضا) احسن الظن باللہ فان اللہ عزوجل یقول انا عند ظن عبدی المومن بی، ان خیرا فخیرا وان شرا فشرا. [کا، ص ۲۰۱]

اللہ کا فرمانا تو یہ ہے کہ میرا مومن بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے، میں اس کے مطابق ہوتا ہوں۔ اگر نیک گمان ہو تو ویسا ہی ہوں گا اور اگر غلط گمان ہو تو ویسا ہوں گا۔

حب و بُغض للّٰہ

(5) ۱ (ابوامامہ) مرفوعا: من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان. [دا (سنۃ)، تر (قیامۃ)]

(ابوعبداللہ) من اوثق عری الایمان ان یحب فی اللہ و یبغض فی اللہ ویعطی فی اللہ ویمنع فی اللہ. [کا، ص ۴۲۹]

[illegible] ہے اس کا ایمان، جو اللہ کے لیے [illegible] کرے اور اسی کے لیے بغض [illegible]۔ اسی کے لیے دے اور اسی کے [illegible] روکے۔

ایمان کی سب سے مضبوط کڑی یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں محبت کرے، اسی کی راہ میں بغض رکھے۔ اسی کی راہ میں دے اور اسی کی راہ میں روکے۔

۲ (انس) مرفوعا: المرء مع من احب [illegible] [بخ (ادب)، مس (بر) دا و تر ([illegible])]

(ابوجعفر) ...... المرء مع من احب...... [کا، ص ۴۳۱]

[illegible] اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت کرے گا۔

انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے، جس سے محبت کرتا ہے۔

۳ (معاذ) المتحابون فی جلالی [illegible] منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء. [تر (زھد)]

(ابوعبداللہ) المتحابون فی اللہ یوم القیمۃ علی منابر من نور......

(ایضاً) مرفوعا: یغبطبھم لمنزلتھم کل ملک مقرب و کل نبی موسل. [کا، ص ۳۳۰]

[illegible] کی خاطر باہم محبت رکھنے والوں کے [illegible] نور کے منبر ہوں گے۔ نبیوں اور [illegible] کو بھی ان پر رشک ہوگا۔

اللہ کی راہ میں باہم محبت رکھنے والے بروزِ حشر نورانی منبروں پر ہوں گے۔ ...... اُن کی منزلت کو دیکھ کر تمام مقرب فرشتے اور سارے انبیائے مرسلین بھی رشک کریں گے۔

نیت کا اثر عمل پر

(عمر) مرفوعا: انما الاعمال بالنیات...... [بخ (بدء الوحی)، مس (امارہ)، دا (طلاق)، نس (طهارہ)، ما (زهد)]

تمام اعمال (کا اجر) نیتوں کے ساتھ وابستہ ہے۔

(علی بن الحسین) لاعمل الا بنية [کا، ص ٤٠٨]

کوئی عمل ایسا نہیں جو (باعتبار اجر) نیت سے وابستہ نہ ہو۔

اعمال میں میانہ روی

(انس) مرفوعا: ...... ولکنی اصوم وافطر واصلّی وارقد واتزوّج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی. [بخ ( )، مس (نکاح)، نس (صیام)، دا (تطوع)]

...... لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نیز نماز بھی ادا کرتا ہوں اور شادی بھی کرتا ہوں۔ پس، جو میری سنت سے روگردانی کرے، وہ مجھ سے نہیں۔

(ابوجعفر) مرفوعا: اما انی اصلی وانام واصوم وافطر واضحک وابکی فمن رغب عن منهاجی وسنتی فلیس منی. [کا، ص ٤٠٨]

اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، نیز روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، ہنستا بھی ہوں اور روتا بھی ہوں۔ پس جو میرے طریقے اور میری سنت سے ہٹ جائے وہ مجھ سے نہیں۔

قلبی کیفیات کا مدّ وجزر

(حنظلة التميمی الاسيدی)...... فقلت نافق حنظلة يارسول الله فقال وماذاک؟ قلت نكون عندک تذكرنا بالنار والجنة كانّه رأى عين فاذا خرجنا من عندک عافسنا الازواج والاولاد والضيعات ونسينا كثيراً فقال صلى الله عليه وسلم والذی نفسی بيده لو تدومون على ماتكونون عندی فی الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفی طرقكم...... [تر (قيامة)، مس (توبة)، ما (زهد)]

(ابوجعفر)...... ان اصحاب محمد صلى الله عليه واله قالوا يا رسول الله نخاف علينا النفاق فقال ولم تخافون ذلک قالوا اذا كنا عندک فذكرتنا ورغبنا وَجلنا ونسينا الدنيا وزهدنا حتى كانا نعاين الاخرة والجنة والنار ونحن عندک واذا خرجنا من عندک ودخلنا هذه البيوت وشممنا الاولاد ورأينا العيال والاصل نكاد ان نحول عن الحال التی كنا عليها عندک حتى كانالم نكن على شئ افتخاف علينا ان يكون ذلک نفاقا؟ فقال لهم رسول الله صلى الله عليه و اله كلا ان هذه خطوات الشيطان فيرغبكم فی الدنيا والله لو تدومون على الحال التی وصفتم انفسكم بها لصافحتكم الملائكة ومشيتم على الماء. [کا، ص ٥٧٣]

(حنظلہ) ابوبکر کے ساتھ اپنی اپنی قلبی کیفیات بیان کرنے حضورؐ کے پاس آئے اور کیفیت کی ترجمانی کرتے ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ) یا رسول اللہ حنظلہ (یعنی میں) تو منافق ہو گیا۔ حضورؐ نے پوچھا معاملہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، ہم لوگ حضورؐ کے پاس ہوتے ہیں اور حضورؐ دوزخ و بہشت کا ذکر فرماتے ہیں تو دونوں گویا ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں لیکن جب حضورؐ کے پاس سے واپس جاتے ہیں تو اہل و عیال اور جائیدادوں کے جھگڑوں میں پھنس کر بہت سی باتوں سے غافل ہو جاتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تمہارے اندر جو کیفیت میرے پاس رہ کر پیدا ہوتی ہے، اگر وہی ہر وقت تم میں قائم رہے تو گھروں اور گلیوں میں فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔

اصحاب رسولؐ نے حضورؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہؐ ہمیں اپنے اوپر نفاق کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پوچھا، یہ اندیشہ کیوں ہے؟ عرض کیا کہ جب ہم حضورؐ کی خدمت میں ہوتے ہیں اور حضورؐ تذکیر و ترغیب فرماتے ہیں، تو ہم میں دُنیا کو فراموش کرکے ایسا زُہد آ جاتا ہے کہ ہم آخرت، جنت اور جہنم کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں۔ لیکن جب حضورؐ کے پاس سے واپس جاتے ہیں اور اپنے گھروں میں جا کر اپنی اولاد کو سونگھتے اور اپنے اہل و عیال کو دیکھتے ہیں تو جس کیفیت میں ہم حضورؐ کے پاس تھے، اس سے یوں بدلنے لگتے ہیں کہ جیسے ہم پر وہ کیفیت گزری ہی نہ ہو۔ تو کیا ہمیں اس کے نفاق ہونے کا اندیشہ ہونا چاہیے؟ حضورؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں، یہ تو شیطان کے اقدامات ہیں، تاکہ تم میں دُنیا کی رغبت پیدا کر دے۔ خدا کی قسم تم اپنی جو حالت بیان کرتے ہو، اگر اسی پر ہمیشہ قائم رہو تو تم سے

فرشتے مصافحہ کریں اور تم پانی پر چلنے لگو۔

وسوسوں کا احساس دلیلِ ایمان ہے

(ابوهريرة) جاء اناس من اصحابه فقالوا يارسول الله نجد في انفسنا الشيء نعظم ان نتكلم به (اداءلكلام [illegible]) ما نحب ان لنا وانا تكلمنا به قال اوقد وجدتموه؟ قالوا نعم، قال ذاك صريح الايمان. [مس (ايمان)، [illegible]]

(ابوجعفر)...... قد شكا قوم الى النبى صلى اللّٰه عليه وآله لمماً تعرض لهم لان تهوى بهم الريح او يقطعوا احب اليهم مسن ان يتكلموا به فقال رسول الله صلى الله عليه وآله اتجدون ذلک؟ قالوا نعم، فقال والذى نفسى بيده ان ذلک لصريح الايمان. [کا، ص ٥٧٤]

(ابوہریرہ) اصحاب رسول، حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آ جاتے ہیں، جن کا [illegible] اظہار ہم پر گراں گزرتا ہے۔ اگر ہمیں دنیا کی دولت مل جائے جب بھی ہم اُن کو زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے۔ فرمایا: کیا تمہیں اس سے رنج ہوتا ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: یہ تو عین ایمان ہے۔

چند لوگوں نے حضورؐ سے ایسے خطراتِ قلبی کی شکایت کی کہ ہوا کا اُنہیں اُڑا لے جانا یا اُن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا، اُن کے اظہار سے زیادہ پسند ہے۔ حضورؐ نے پوچھا: کیا تمہیں اس سے رنج ہوتا ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: قسم ہے، اس کی جس کے قبضے میں میری زندگی ہے۔ یہ تو عین ایمان ہے۔

گناہ کے مدارج

(ابوهریره) مرفوعا: ان المؤمن اذا اذنب كانت نكتة سوداء فی قلبه فان تاب ونزع واستغفر صقل قلبه فان زاد زادت فذلک الران الذی ذكره الله فی كتابه "كلا ران علی قلوبهم ماكانوا يكسبون." [ما (زهد)، تر (تفسیر)، مس (ایمان)، مؤطا (كلام)]

مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ پیدا ہو جاتا ہے اور اگر وہ تائب ہو جائے اور باز آ کر مغفرت چاہے تو اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کرے تو وہ داغ بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ (ترجمہ) نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر ان کی بداعمالیوں نے زنگ چڑھا دیا ہے۔

(ابوجعفر) ما من عبدا لاوفی قلبه نكتة بيضاء فاذا اذنب ذنبا خرج فی النكتة سواد فان تاب ذهب ذلک السواد و ان تمادی فی الذنوب زاد ذلک السواد حتی يغطی البياض فاذا غطی البياض لم يرجع صاحبه الی خير ابدا هو قول الله عزوجل، كلا بل رأن علی قلوبهم ماكانوا يكسبون. [كا، ص ۵۱۰]

کوئی بندہ ایسا نہیں جس کا دل روشن نہ ہو۔ پھر جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس سفید حصے میں سیاہی آ جاتی ہے۔ پھر اگر وہ تائب ہو جائے تو سیاہی دُور ہو جاتی ہے اور اگر وہ مسلسل گناہ کیے جائے تو سیاہی اتنی پھیل جاتی ہے کہ سفیدی کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ سفیدی کو ڈھانپ لیتی ہے تو وہ بدکار کبھی نیکی کی طرف رجوع نہیں کرتا اور یہی مطلب ہے، اس ارشاد خداوندی کا کہ (ترجمہ)

نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کی بداعمالیوں نے زنگ چڑھا دیا ہے۔

مومن ناپاک نہیں ہوتا

(ابوهریره) ان النبی صلی الله عليه وسلم لقيه فی بعض طرق المدينة وهو جنب فانجنس فاغتسل ثم جاء فقال این كنت يا ابا هريرة؟ قال كنت جنبا فكرهت ان اجالسک وانا علی غير طهارة قال "سبحان الله ان المسلم لا ينجس". [بخ (غسل)، دا، تر، نس (طهارة)]

حضورؐ مدینے کی کسی گلی میں ابوہریرہ سے ملے، اس وقت وہ حالتِ جنابت میں تھے۔ اس لیے کھسک گئے اور غسل کرنے کے بعد آئے۔ حضورؐ نے پوچھا: ابوہریرہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟ عرض کیا یارسول اللہ! میں اس وقت جنبی تھا،

(ابوعبدالله) لقی النبی صلی الله عليه و آله حذيفة ندالنبیؐ يده فكف حذيفة يده فقال النبیؐ يا حذيفة بسطت يدی اليک فكففت يدک عنی فقال حذيفة يارسول الله بيدک الرغبة ولكنی كنت جنبا فلم احب ان تمس يدی يدک وانا جنب فقال النبی اما تعلم ان المسلمين اذا التقيا فتصافحا تحاتت ذنوبها كما تتحات ورق الشجر. [كا، ص ۴٦۵]

آنحضرتؐ حذیفہ سے ملے اور اپنا دستِ مبارک (مصافحہ کے لیے) بڑھایا مگر حذیفہ نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ پوچھا: حذیفہ میں نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھایا اور تم نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ حذیفہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے

اس لیے ناطہارتی کی حالت میں حضورؐ کے ساتھ جا کر بیٹھنا پسند نہ آیا۔ فرمایا: سبحان اللہ! مسلمان اتنا ناپاک نہیں ہوتا۔

دستِ مبارک کی چاہت تو تھی مگر میں حالتِ جنابت میں تھا، اس لیے یہ پسند نہ کیا کہ ناپاکی کی حالت میں میرا ہاتھ حضورؐ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضورؐ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ دو مسلمان جب ملتے اور مصافحہ کرتے ہوں تو دونوں کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔

چستی و سستی میں پیرویٔ رسولؐ

(ابن عباس) مرفوعا[1]: لکل عامل شرة ولکل شرة فترة فمن صارت فترته الی سنتی فقد اهتدی ومن اخطا فقد ضلّ. [تر (قیامة)]

ہر عامل میں ایک چستی ہوتی ہے، اور ہر چستی کے ساتھ ایک سستی ہوتی ہے۔ پس جس کی سستی میری سنت کی طرف لوٹے، وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس میں غلطی کرے، وہ گمراہ ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعا: الا ان لکل عبادة شرة ثم تصیر الی فترة فمن صارت شرة عبادة الی سنتی فقد اهتدی ومن خالف سنتی فقد ضل وکان عمله فی تباب. [کا، ص ۴۰۸]

سن لو کہ ہر عبادت میں ایک چستی ہوتی ہے۔ پھر وہ سستی کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ پس جس کی عبادت کی چستی میری سنت کی طرف لوٹے، وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو میری سنت کے خلاف جائے، وہ گمراہ ہے اور اس کا عمل برباد ہے۔

[1] جہاں مرفوعا ہو، اس کا مطلب قولِ رسولؐ ہے۔

استقامت احب الاعمال ہے

(عائشہ) مرفوعا: ...... ان احب الاعمال الی الله مادام و ان قل. [بخ (لباس)، از (ادب)]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے، جس میں دوام ہو، اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(ابوجعفر) احب الاعمال الی الله عزوجل ماداوم علیه العبد وان قل. [کا، ص ۴۰۷]

اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے، جس پر بندہ مداومت رکھے اگرچہ وہ مختصر ہو۔

کبائر اور ایمان

(ابوہریرہ) مرفوعا: اذا زنی الرجل خرج منه الایمان وکان علیه کالظلة فاذا اقلع رجع الیه الایمان. [د (سنة)، تر (ایمان)]

جب کوئی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور چھتری کی طرح اس کے اوپر معلق رہتا ہے۔ پھر جب وہ فارغ ہو جاتا ہے، تو ایمان اس میں لوٹ آتا ہے۔

(محمد بن عبده) قلت لابی عبدالله لایزنی وهو مومن؟ قال لا اذا کان علی بطنها سلب الایمان فاذا قام ردّ علیه...... [کا، ص ۵۱۲]

میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا؟ کہا: ایسا نہیں بلکہ جب وہ شکم کے اوپر ہوتا ہے تو ایمان سلب ہو جاتا ہے، پھر جب وہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے تو ایمان لوٹا دیا جاتا ہے۔

شفاعت کس کے لیے ہے؟

(جابر) مرفوعا: ان شفاعتی لاهل الکبائر من امتی. [تر (قیامت)، ما (زهد)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: انما شفاعتی لاهل الکبائر من امتی. [صل ۳:۳۷۶]

میری شفاعت تو کبیرہ گناہ کرنے والے امتیوں کے لیے ہے۔

میری شفاعت تو گناہ کبیرہ کرنے والے امتیوں کے لیے ہے۔

نیکی کا اِخفاء و اظہار

(ابوهريره) ان رجلا قال يا رسول الله الرجل يعمل العمل فيسره فاذا اطلع عليه اعجبه ذلک فقال صلى الله عليه وسلم له اجران اجر السرو اجرا العلانية. [تر (زهد)، ما (زهد)]

ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہؐ ایک آدمی کوئی عمل کرتا ہے جسے وہ چھپاتا ہے پھر جب وہ ظاہر ہو جائے تو بھی اسے خوشی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اس کے لیے دو اجر ہیں۔ ایک پوشیدگی کا (کہ اس میں ریا نہیں) دوسرے ظاہر ہو جانے کا (کہ دوسرے کو وہ توفیق ہو گی)

(زراره) قال سالته (ابا عبد الله) من الرجل يعمل الشئ من الخير فيراه انسان فيسره ذلک قال لا باس به ما من احد الا وهو يحب ان يظهرله فى الناس الخير اذا لم يكن صنع ذلک لذلک. [کا، ص ٥٦٠]

میں (زرارہ) نے ابوعبداللہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کوئی نیک کام کرتا ہے (چھپا کر)۔ پھر جب اسے کوئی دیکھ لیتا ہے، تو اسے خوشی ہوتی ہے۔ کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں اس کی خیرخواہی ظاہر ہو۔ (عدم حرج اس وقت ہے) جب کہ اس نے وہ نیک کام اسی مقصد (ریا) کے لیے نہ کیا ہو۔

نبی کی عبادتی عزیمت

(المغيرة بن شعبة و عائشة) قام النبى صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له قد غفر الله لک ماتقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اكون عبداً شكوراً. [بخ (تهجد)، مس (منافقين)، تر (صلوٰة)، نس (قيام الليل)، ما (...)]

حضورؐ نماز شب میں (کبھی) اتنا قیام فرماتے کہ قدمِ مبارک میں سوجن آ جاتی۔ عرض کیا گیا کہ اللہ نے تو حضورؐ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں (پھر اتنی شدید ریاضت کیوں؟) فرمایا تو کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

(ابوجعفر) كان رسول الله صلى الله عليه وآله عند عائشة ليلتها فقالت يارسول الله لم تتعب نفسک وقد غفر الله لک ماتقدم من ذنبک وما تاخر فقال ياعائشة الااكون عبداً شكوراً...... [کا، ص ٤١٢]

آنحضرتؐ ایک شب عائشہؓ کے پاس تھے، تو آپؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! جب اللہ نے حضورؐ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو اپنی جان کو کیوں (عبادت میں) تھکاتے ہیں؟ حضورؐ نے جواب دیا کہ کیا میں اس کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

پانچ نبوی خصوصیات

۱۔ (جابر) مرفوعا: اعطيت خمساً لم يعطهن احد من الانبياء قبلى. نصرت بالرعب مسيرة شهر. وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا

(ابوعبدالله) مرفوعا: اعطيت خمساً لم يعطهن احد قبلى. جعلت لى الارض مسجدا وطهورا. ونصرت بالرعب واحل فى المغنم.

فایما رجل ادرکته الصلوة فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعة. وکان النبی یبعث الی قومه. خاصة وبعثت الی الناس عامة. [بخ ( )، نس (غسل)]

مجھے پانچ خصوصیتیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں ملیں۔ ایک ماہ پہلے رعب کے ذریعے میری مدد ہوتی ہے۔ میرے لیے ساری زمین مسجد اور ذریعۂ تطہیر بنا دی گئی ہے۔ لہٰذا جہاں نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز ادا کر لی جائے۔ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔ مجھے مقامِ شفاعت ملا ہے۔ ہر نبی خصوصیت سے اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

واعطیت جوامع الکلم واعطیت الشفاعة. [مل ۱:۱۵۵]

مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ زمین میرے لیے، مسجد اور ذریعۂ تطہیر بنائی گئی ہے۔ رعب سے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت جائز کی گئی ہے اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں اور مجھے مقام شفاعت دیا گیا ہے۔

۲۔ (ابوهریره) مرفوعا: ......

اعطیت جوامع الکلم. [مس (مساجد)]

مجھے جوامع الکلم عطا ہوا ہے (یعنی لمبی

[illegible] کو مختصر لفظوں میں ادا کرنے کا [illegible])۔

سخت دلی کا علاج

(ابوهریره) ان رجلا شکی الی النبی صلی الله علیه وسلم قسوة قلبه فقال امسح رأس الیتیم واطعم المسکین. [اح ( )]

ایک شخص نے حضورؐ سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی، تو حضورؐ نے فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: من انکر منکم قساوة قلبه فلیدن یتیما فیلاطفه ویمسح رأسه یلین قلبه باذن الله عزوجل فان للیتیم حقاً. [مل ۱:۱۱۹]

تم میں اگر کسی کو اپنی سخت دلی سے کوفت ہو تو کسی یتیم کو پاس بلا کر مہربانی سے پیش آئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرے تو اللہ کے حکم سے اس کا دل نرم ہو جائے گا، کیونکہ یتیم کا کچھ حق ہوتا ہے۔

مجوس اور اہلِ کتاب

(جعفر بن محمد) ان عمر ذکر المجوس فقال ماادری کیف اصنع فی امرهم فقال عبدالرحمٰن بن عوف اشهد انی لسمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: سنّوا بهم سنّة اهل الکتاب...... [موطا (زکوة)]

(علی) والمجوس یوخذ منهم الجزیة لان النبی صلی الله علیه وسلم قال سنّوا بهم سنة اهل الکتاب. [مل ۲:۲۹]

حضرت عمرؓ نے مجوس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اُن کے ساتھ کیا روش رکھوں۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ میں گواہ ہوں کہ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اُن کے ساتھ اہلِ کتاب جیسا معاملہ رکھو۔

مجوس سے اس لیے جزیہ لیا جائے گا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ان سے اہل کتاب جیسا معاملہ رکھو۔

منافق کی علامت

(ابوهريره) مرفوعا: آية المنافق ثلث وان صام وصلى وزعم انه مسلم. اذا ائتمن خان واذا حدث كذب واذا وعد اخلف. [بُخ، مَس، تر (ایمان)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: ثلث من كن فيه كان منافقا وان صام وصلى وزعم انه مسلم. من اذا ائتمن خان واذا حدث كذب واذا وعد اخلف.

شک کی زندگی

(عقبة بن عامر) مرفوعا: الارتياب من الكفر. [بہ، فی الدلائل]
شک کفر میں سے ہے۔

(على) مرفوعا: الارتياب من الكفر. [مَل: ٤:٢٧٢]
شک کفر میں سے ہے۔

دنیا مسلمان کے لیے

(ابوهريره) مرفوعا: الدُنيا سجن المومن وجنة الكافر. [مس، تر، ما، (زھد)]

(ابوعبدالله) ......اماعلمت ان الدنيا سجن المومن. [کا، ص ۵۰۰]

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

تمہیں معلوم نہیں کہ دُنیا مومن کا قید خانہ ہے؟

حب دُنیا

(ابن مسعود) مرفوعا: مالى والدنيا وما انا والدنيا الاكراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها. [مس، تر (الباس)، تر، ما (زهد)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: مالى والدنيا وانا والدنيا انما مثلى لها كمثل راكب وقعت له شجرة فى يوم صائف فقال تحتها ثم راح وتركها. [کا، ص، ٤٣٥]

میرا دُنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دُنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک سوار ایک درخت کے سائے میں آرام کرے، پھر اس درخت کو وہیں چھوڑ کر آگے چل دیا۔

میرا دُنیا سے کیا واسطہ؟ میری دُنیا کی مثال ایسی ہے کہ ایک سوار کو راستے میں گرمی کے دنوں میں ایک درخت ملے جس کے نیچے وہ قیلولہ کرے اور درخت کو وہیں چھوڑ کر آگے گزر جائے۔

(الحسن) مرفوعا: حب الدنيا راس كل خطيئة...... [به (فى شعب الايمان)]
تمام خطاؤں کی جڑ دُنیا کی محبت ہے۔

(على بن الحسين) ......حب الدنيا راس كل خطيئة. [کا، ص ٤٣٣]
دُنیا کی محبت تمام غلطیوں کی جڑ ہے۔

رزق پہنچ کر رہتا ہے

(ابوالدرداء) مرفوعا: ان الرزق ليطلب العبد اكثر مما يطلبه اجله.

(ابوعبدالله) ......ولوان احداً فرمن رزقه كما يفر من الموت لادركه

[بزار و کبیر]

رزق بندے کو اس سے زیادہ تلاش کر لیتا ہے، جتنا موت اسے ڈھونڈ لیتی ہے۔

رزقه كما يدركه الموت...... [کا، ۳۹٤]

اگر تم میں سے کوئی اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جس طرح موت سے بھاگتا ہے، جب بھی رزق اسے اسی طرح ڈھونڈ لے گا جس طرح موت اسے تلاش کر لیتی ہے۔

(جابر) مرفوعا: ان نفساً لن تموت حتٰی تستونی[1] رزقها...... [ما، (تجارت)]

اپنی روزی پوری کیے بغیر کوئی نہیں مر سکتا۔

(ابوجعفر) مرفوعا: لن تموت نفس حتٰی تستکمل رزقها. [کا، ص ٤٠٢]

اپنا رزق پورا کیے بغیر کوئی نہیں مر سکتا۔

فقر کا درجہ

(ابوهريره) مرفوعا: يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنيآ بخمس مائة عام نصف يوم. [تر (زھد)]

غریب لوگ امیروں سے پانچ سو سال، جو جنت کا آدھا دن ہے، پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(ابوعبدالله) ان فقراء المومنين يتقلبون فى رياض الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا...... [کا، ص ٥٠٤]

غریب اہلِ ایمان اپنے امیر لوگوں سے چالیس خریف پہلے جنت کے چمنوں میں ٹہل رہے ہوں گے۔

[1] ابن ماجہ کے علاوہ دوسری روایتوں میں یہاں "تستکمل" ہی کا لفظ ہے۔ دیکھئے کنز العمال، مطبوعہ حیدر آباد، ج ۳، صفحہ ۱۱ تا ۱۴۔

سوال سے بے نیازی

(عوف بن مالك الاشجعي) كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم سبعة او ثمانية او تسعة فقال الا تبايعون رسول الله؟ فبسطنا ايدينا فقال قائل يا رسول الله انا قد بايعناک فعلامَ نبايعک فقال...... ولا تسالوا الناس شيئا فلقد رايت بعض اولئک النفر يسقط سوطه فما يسال احدا يناوله اياه. [مس، [illegible] ما (جهاد)]

ہم سات آٹھ یا نو آدمی حضورؐ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسولؐ کی بیعت نہیں کرو گے؟ ہم سبھوں نے اپنے ہاتھ بڑھا دیے۔ اتنے میں ایک شخص بولا کہ یا رسول اللہؐ ہم لوگ تو حضورؐ کی بیعت کر چکے ہیں۔ اب کس بات پر بیعت کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان باتوں پر کہ...... اور تم کسی سے

(ابوجعفر) جاءت فخذ من الانصار فقالوا...... تضمن لنا على ربک الجنة...... فقال ذلک بكم علٰى ان لاتسألوا احدا شيئاً قال فكان الرجل منهم يكون فى السفر فيسقط سوطه فيكره ان يقول للانسان ناولنيه فراراً من المسالة فينزل فياخذه. [مل ۲:٤١، کا ١:١٦٧]

انصار کا ایک قبیلہ آیا اور علیک سلیک کے بعد کہا کہ حضورؐ ہمارے لیے اپنے رب سے جنت کی ضمانت لے لیں۔ حضورؐ نے (کچھ دیر بعد) فرمایا کہ میں یہ کر لوں گا، اس شرط پر کہ تم کسی سے کوئی سوال نہ کرو۔ ابوجعفرؒ کہتے ہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ سفر میں ہوتے ہیں اور کسی کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی انسان سے یہ کہنا برا جانتا کہ مجھے یہ اُٹھا دو۔ وہ خود

کوئی سوال نہ کرو گے۔" ان میں سے بعض کو میں (عوف) نے دیکھا کہ اس کا کوڑا گر جاتا، مگر وہ کسی سے یہ نہ کہتا مجھے وہ اُٹھا کر پکڑا دو۔ اُتر کر اٹھا لیتا۔ یہ اس لیے کہ سوال سے گریز مقصود ہوتا۔

صرف خُدا سے سوال کرو

(انس) مرفوعا: ليسال احدكم ربه حاجته كلها حتى يسال شسع نعله اذا انقطع. [تر (دعوات)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: فلايستحي احدكم ان يسال الله من فضله ولوشسع نعل. [مل ۲: ۴۱، کا ۱: ۱۶۷]

اپنے رب ہی سے اپنی ساری حاجتیں مانگو حتیٰ کہ اگر جوتی کا تسمہ الگ ہو جائے تو وہ بھی (اسی سے کہو)۔

تم میں سے کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے میں نہ شرمائے خواہ جوتی کا تسمہ ہی کیوں نہ (مانگنا) ہو۔

فنا فی اللہ

(ابوهريره) مرفوعا: ان الله قال من عادى لى ولياً فقد اذنته بالحرب وما تقرب الىّ عبدى بشئ احب الىّ مما افترضت عليه وما يزال عبدى يتقرب الىّ بالنوافل حتى احبه فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصر به ويده التى يبطش بها ورجله التى يمشى بها و ان سالنى لاعطينه و لئن استعاذنى لاعيذنه وما ترددت عن شئ انا فاعله ترددى عن نفس المومن يكره الموت وانا اكره مساءته. [بخ (رقاق)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: قال الله عز و جل: من اهان لى وليا فقد ارصد لمحاربتى وما تقرب الى عبد بشئ احب الىّ مما افترضت عليه وانه يتقرب الىّ بالنافلة حتى احبه فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصربه ولسانه الذى ينطق به ويده التى يبطش بها. ان دعانى احببته وان سالنى اعطيته وماترددت عن شئ انا فاعله كترددى عن موت المومن يكره الموت واكره مساءته. [کا، ص ۵۴۴]

اللہ کا کہنا تو یہ ہے کہ جو میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی کرے گا، اس سے میں جنگ کا اعلان کروں گا۔ میں نے اپنے بندے پر جو کچھ فرض کیا ہے، اس سے زیادہ کوئی ایسی شے مجھے محبوب نہیں جس کے ذریعے بندہ میرا قرب حاصل کرے۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بھی بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بھی بن جاتا ہوں، جس سے

اللہ کا کہنا ہے کہ جو میرے کسی ولی کی اہانت کرے، وہ مجھ سے جنگ کرنے کی تیاری کرتا ہے۔ اور میں نے بندے پر جو کچھ فرض کیا ہے، اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے اتنی پسندیدہ نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے اور وہ نفلوں کے ذریعے بھی میرا قرب حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بھی بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کی زبان بھی بن جاتا ہوں، جس سے وہ بولتا ہے اور اس کا

وہ پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں بھی بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ وہ جب مجھ سے مانگے گا تو میں اسے ضرور دوں گا اور جب مجھ سے پناہ چاہے گا تو ضرور پناہ دوں گا۔ اور جو کام بھی مجھے کرنا ہوتا ہے، اس سے مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا، جتنا مومن کی روح قبض کرتے وقت ہوتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی کو ناپسند کرتا ہوں۔

ہاتھ بھی بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے۔ جب وہ مجھ سے دُعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہوں اور جو کام مجھے کرنا ہوتا ہے، اس سے مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا، جتنا مومن کی موت سے ہوتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی کو ناپسند کرتا ہوں۔

خوفِ خدا ہی اصل حکمت ہے

(عقبہ بن عامر) راس الحکمة مخافة الله تعالٰی...... [بہ (فی الدلائل)]

خوفِ الٰہی حکمت کی جڑ ہے۔

(علی) مرفوعا: راس الحکمة مخافة الله عزوجل. [مَل ٤:٢٧٢]

خوفِ الٰہی حکمت کی جڑ ہے۔

مشتبہات میں تقوے کا تقاضا

النعمان بن بشیر) الحلال بین والحرام بین بینها امور مشتبهات لایعلمها اکثر من الناس فمن اتقی الشبهات فقد استبرأ لعرضه ودینه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام. [بخ (ایمان)، مس (مساقات)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: حلال بین و حرام بین و شبهات بین ذلک، فمن ترک الشبهات نجی من المحرمات ومن اخذ بالشبهات ارتکب المحرمات وهلک من حیث لایعلم. [مَل ٣:٥، تھ ٢:٩١]

حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں، جن سے زیادہ تر لوگ ناواقف ہیں، لہٰذا جو شبہات سے بچا، اس نے اپنی آبرو اور اپنے دین کو (طعن اور نقصان سے) بچا لیا اور جو شبہات میں گرے گا، وہ حرام میں بھی پڑ جائے گا۔

حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور شبہات اس کے بیچ میں ہیں، جو شبہات کو ترک کرے گا، وہ حرام سے نجات پائے گا اور جو شبہات کو اختیار کرے گا، وہ محرمات کا بھی اس طرح مرتکب ہو جائے گا کہ اسے پتہ بھی نہیں چلے گا۔

نیک بخت کون ہے؟

(عقبہ بن عامر) مرفوعا: السعید من وعظ بغیرہ. [بہ (فی الدلائل)]

[illegible] بخت وہ ہے، جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

(علی) مرفوعا: السعید من وعظ بغیرہ. [مَل ٤:٢٧٢]

خوش بخت وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

بدبخت کون ہے؟

(عقبہ بن عامر) مرفوعا: الشقی من شقی فی بطن امّه. [بہ (فی الدلائل)]

بدبخت وہ ہے جو شکمِ مادر ہی میں بدبخت ہو جائے۔

(علی) مرفوعا: الشقی من شقی من بطن امّه. [مَل ٤:٢٧٢]

بدبخت وہ ہے جو شکمِ مادر ہی میں بدبخت ہو جائے۔

قرآنیات

(۲)

سفر و اقامت کا اجتماع

(ابنِ عباس) قال رجل یا رسول الله ایَّ العمل احب الی الله؟ قال الحالّ المرتحل قال وما الحالّ المرتحل؟ قال الذی یضرب من اوّل القرآن الی آخره کلما حل ارتحل. [تر (قرآن)]

ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: حالّ مرتحل (سفر میں رہنے والا مقیم) اس نے پوچھا حالّ مرتحل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جو شروع سے آخر تک قرآن کی سیر کرتا ہے۔ جب بھی وہ قرآن میں حلول (تلاوت وغور) کرتا ہے تو سیر شروع ہو جاتی ہے۔

(الزهری) قلت لعلی بن الحسین ای الاعمال افضل؟ قال الحال المرتحل. قلت وما الحال المرتحل؟ قال فتح القرآن و ختمه کلما جاء باوله ارتحل فی آخره. [کا، ص ٦٥٨]

میں نے علی بن حسین سے پوچھا کہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ کہا: حال مرتحل۔ میں نے پوچھا: حال مرتحل کا کیا مطلب ہے؟ کہا: قرآن کا شروع کرنا اور ختم کرنا یعنی جب وہ شروع کرتا ہے تو آخر تک سیر کرتا رہتا ہے......

ایمان اور قرآن کے درجات

(انس) مرفوعا: مثل المومن الذی یقراء القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المومن الذی لایقراء القرآن مثل التمرة طعمها طیب ولاریح لها ومثل الفاجر الذی یقراء القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل الفاجر الذی لایقراء القرآن کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها. [تر، دا (ادب)، بخ (فضائل القرآن)، انس (مسافرین)، تر، نس (ایمان)، ما (مقدمه)]

جو صاحب ایمان قرآن پڑھتا ہے، اس کی مثال لیمون (نارنگی) جیسی ہے، جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جو صاحب ایمان قرآن نہیں پڑھتا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کھجور، جس کا مزہ تو اچھا ہوتا ہے، مگر کوئی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور جو فاجر قرآن پڑھتا ہے، اس کی مثال اس خوشبودار پودے کی سی ہے، جس میں خوشبو تو ہوتی ہے، مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو

(ابوعبدالله) اما الذی اوتی الایمان ولم یوت القرآن فمثله کمثل التمرة طعمها حلو ولا ریح لها واما الذی اوتی القرآن ولم یوت الایمان فمثله کمثل الآس ریحها طیب وطعمها مر واما من اوتی القرآن والایمان فمثله کمثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب واما الذی لم یوت الایمان ولاالقرآن فمثله کمثل الحنظلة طعمها مرولا ریح لها. [کا، ص ٦٥٨]

جسے ایمان عطا ہو اور قرآن نہ ملا ہو، اس کی مثال کھجور جیسی ہے، جس کا مزہ تو شیریں ہوتا ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور جس کے پاس قرآن تو ہو مگر ایمان نہ ہو، اس کی مثال اس خوشبودار پودے کی سی ہے، جس میں خوشبو تو ہے مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں نصیب ہوں، اس کی مثال اس لیمون (نارنگی) جیسی ہے، جس کی

فاجر قرآن نہیں پڑھتا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے اندرائن جس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور خوشبو بھی اچھی نہیں ہوتی۔

خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جسے نہ قرآن نصیب ہو، نہ ایمان، اس کی مثال ایسی ہے جیسے اندرائن جس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی اور مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

ماہر قرآن کا درجہ

(عائشه) الماهر بالقران مع السفرة الكرام البرره. [بخ (تفسیر)، مس (مسافرین)، دا (وتر)، تر (ثواب القران)، ما (ادب)]

ماہر قرآن کا حشر بزرگ و نیک کاتبوں کے ساتھ ہوگا۔

(ابوعبدالله) الحافظ للقران العامل به مع السفرة الكرام البرره. [کا، ص ٦٥٦]

قرآن کے حافظ اور اس پر عمل کرنے والے کا حشر بزرگ و نیک کاتبوں کے ساتھ ہوگا۔

مشقت کے ساتھ قرآن پڑھنا

(عائشه) مرفوعا: ......والذى يقراء القران ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران. [مس (مسافرین)، تر (ثواب القران)، ما (ادب)]

اور جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھے اور وہ اس کے لیے دشوار ہو تو اس کے لیے دو

(ابوعبدالله) ان الذى يعالج القران ويحفظه بمشقة منه وقلة حفظه له اجران. [کا، ص ٦٥٨]

جو مشقت کے ساتھ کمزور حافظے کے باوجود قرآن یاد رکھنے کی مشق کرے، اس

اجر ہیں۔

کے لیے دو دو اجر ہیں۔

پہلا اور آخری نزولِ سورہ

(ابوموسٰی) انه قال فى اقراء باسم ربک الخ انها اول سورة نزلت على النبى صلى الله عليه وسلم. [طبرانی (فی الکبیر)]

ابوموسٰی نے سورہ ''اقراء'' کے متعلق کہا ہے کہ یہ پہلا سورہ ہے جو آنحضورؐ پر نازل ہوا۔

(ابوعبدالله) اوّل مانزل على رسول الله صلى الله عليه واله بسم الله الرحمٰن الرحيم اقراء باسم ربک (واخره اذا جاء نصر الله) [کا، ص ٦٦٩]

پہلا سورہ جو حضورؐ پر نازل ہوا، وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اقراء باسم ربک الخ ہے۔ (اور آخری اذا جاء نصر اللہ الخ ہے۔)

گفتگو سے پہلے سلام

(۱) (جابر) مرفوعا: السلام قبل الكلام. [تر (استیذان)]

گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

(ابوعبدالله) ......ابداء السلام قبل الكلام واولى الناس بالله ورسوله من بدأ بالسلام. [کا، ص ٦٧٦]

گفتگو کا آغاز سلام سے کرو اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے وہ زیادہ قریب ہے، جو سلام میں پہل کرے۔

(۲) (ابوامامه) مرفوعا: اولى الناس بالله من بدأهم بالسلام. [دا (ادب)]

اللہ سے قریب تر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

قرأتِ قرآن اور خوش آوازی

(حذیفه) مرفوعا: اقراء والقرآن بلحون العرب و اصواتها و ایاکم ولحون اهل الفسق ولحون اهل الکتابین وسیجئ بعدی قوم یرجّعون ترجیع الغناء والنوح لا یجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب الذین یعجبهم شأنهم. [رزین]

قرآن کو عرب کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھا کرو۔ اہلِ فسق اور اہلِ کتاب کے لہجوں سے بچو اور میرے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو گانے اور نوحے کی سی ترجیع[1] اختیار کریں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ ان کے دل فتنے میں پڑے ہوں گے اور ان کے دل بھی جن کو ان کا انداز حیرت میں ڈالے گا۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: اقرأوا القران بالحان العرب واصواتها وایاکم ولحون اهل الفسق واهل الکبائر فانه سیجئی من بعدی اقوام یرجّعون القرآن ترجیع الغناء والنوح الرهبانیة لاتجوز تراقیهم مقلوبة قلوبهم وقلوب من یعجب شأنهم. [کا، ص ۲٦۲ و ۲٦۳]

قرآن کو عرب کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھا کرو اور اہلِ فسق اور اہلِ کبائر کے لہجوں سے بچو کیونکہ میرے بعد عنقریب ایسے لوگ ہوں گے، جو قرآن میں گانے اور نوحے اور رہبانیات کی سی ترجیع اختیار کریں گے اور وہ (قرآن) ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ ان کے بھی دل الٹے ہوں گے اور ان کے بھی جن کو ان کا انداز بھلا معلوم ہوگا۔

[1] ترجیع کے معنی ہیں، آواز کو حلق میں گھمانا جسے ٹکری کہتے ہیں یا تان۔ یہ وہیں ممنوع ہیں، جہاں گانے یا ماتم کی آواز سے مشابہت پیدا ہو۔

(ابوهریره) مرفوعا: لم یاذن الله لشیئ ما اذن للنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن...... [خ (توحید)، مس (مسافرین)، د (وتر)، نس (افتتاح)، ما (اقامه)]

اللہ تعالیٰ کسی شئ کو اتنا کان لگا کر نہیں سنتا، جتنا نبی کی اس اچھی آواز کو سنتا ہے، جو وہ قرآن کو (بالجہر) پڑھتے وقت نکالتا ہے۔

(ابوجعفر) ......رجع بالقران صوتک فان الله یحب الصوت الحسن یرجع فیه ترجیعا. [کا، ص ۲٦۲]

قرآن میں ترجیع کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز کو جس میں ترجیع ہو، پسند فرماتا ہے۔

علم وعقل

(۳)

طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے

(ابومسعود) مرفوعا: طلب العلم فریضة علی کل مسلم. [ما (مقدمه)]

حصولِ علم ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: طلب العلم فریضة علٰی کل مسلم... [کا،ص ١٦]

ہر مسلمان پر طلبِ علم ایک فریضہ ہے۔

طلبگارِ علم کا مرتبہ

(ابوالدرداء) مرفوعا: من سلک طریقا یطلب به علما سلک الله به طریقا من طریق الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها رضیً لطالب العلم وان العالم لیستغفرله من فی السمٰوات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء. [بخ، تر (علم)، نس (طهارت)، ما (مقدمه)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: من سلک طریقا یطلب فیه علما سلک الله به طریقا الی الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها الطالب العلم رضاً به وانه لیستغفر لطالب العلم من فی السماء ومن فی الارض حتٰی الحوت فی البحر...... [کا،ص ١٨]

جو شخص طلب علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے راہ ہائے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر لے چلتا ہے اور فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لیے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں اور اہلِ علم کے لیے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور زیرِ آب مچھلیاں بھی طلبِ مغفرت کرتی ہیں۔

جو شخص طلبِ علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ جنت کے کسی راستے پر لے جاتا ہے اور ملائکہ طالبِ علم کی خوشنودی کی خاطر اپنے پر بچھا دیتے ہیں، اور طلبگارِ علم کے لیے آسمانوں اور زمین کی مخلوقات حتیٰ کہ دریاؤں کی مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔

آنحضرتؐ کی میراثِ علمی

(ابوالدرداء) مرفوعا: وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما ولکن ورّثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر. [بخ (علم)، د، تر (علم) ما (مقدمه)]

انبیاء نے ایک دینار یا درہم بھی ترکے میں نہیں چھوڑا، بلکہ اپنے ترکے میں علم چھوڑا ہے۔ جو اسے حاصل کرے گا، وہ وافر حصہ پائے گا۔

(ابوعبدالله) ......ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما ولکن ورثوا العلم فمن اخذ منه اخذ بحظ وافر. [کا، ص ١٨، مل ٤٧٧:٤]

انبیاء نے ایک دینار یا درہم بھی میراث میں نہیں چھوڑا، بلکہ اپنی میراث میں علم چھوڑا ہے، جس نے اسے حاصل کیا، اس نے وافر حصہ پالیا۔

عابد پر عالم کی فضیلت

(ابوالدرداء) ......فضل العالم علی

(ابوعبدالله) فضل العالم علی العابد

العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء. [دا (علم)، تر (علم)]

عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر اور علماء تو انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

كفضل القمر على سائر النجوم ليلة البدر وان العلماء ورثة الانبياء..... [كا، ص ٨]

عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے اور علماء تو وارثِ انبیاء ہوتے ہیں۔

حصولِ علم کا غلط مقصد

(ابنِ عمر) مرفوعا: من طلب العلم يمارى به السفهاء او ليباهى به العلماء اوليصرف وجوه الناس اليه فهو فى النار. [ما (مقدمه)]

جو شخص اس لیے علم طلب کرے کہ کم فہموں سے جھگڑے یا اہلِ علم کا مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے، وہ دوزخ میں جائے گا۔

(على) مرفوعا: من تعلم علما يمارى به السفهاء او يجادل به العلماء اوليدعو الناس الى نفسه فهو من اهل النار. [مل ٤:٢٦٢]

جو شخص کم فہموں سے جھگڑنے یا اہلِ علم سے مباحثہ کرنے یا اپنی ذات کی طرف مائل کرنے کی غرض سے علم حاصل کرتا ہے، وہ جہنم میں جائے گا۔

آفرینش عقل

(ابنِ مسعود) مرفوعا: اوّل ما خلق الله العقل قال له اقبل فا قبل وادبر

(ابوجعفر) لما خلق الله العقل استنطقه ثم قال له اقبل فاقبل ثم قال له

فادبر. فقال ما خلقت خلقا احب الىّ منك ولا اركب الا فى احب الخلق الىّ. [ابن]

اللہ نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا کیا وہ عقل ہے، اس سے فرمایا کہ آگے آ۔ وہ آگے آئی (پھر کہا) پیچھے جا۔ وہ پیچھے چلی گئی۔ پھر فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی ہے اور میں تجھ کو اسی میں ڈالوں گا، جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

ادبر فادبر ثم قال وعزتى وجلالى وماخلقت خلقا هو احب الىّ منك لا اكملنك الافيمن احب...... [كا، ص ٦]

اللہ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اسے نطق بخشا اور اس سے کہا: آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا: پیچھے جا۔ وہ پیچھے چلی گئی۔ پھر کہا: میرے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں پیدا کی ہے اور میں تجھے اسی کے اندر مکمل کروں گا، جو مجھے پسند ہو۔

صحیح فقیہ کون ہے؟

(على) ...... الفقيه من لم يقنط الناس من رحمة الله ولم يومنهم من الله ولم يرخص لهم فى معاصى الله (وفى رواية) ولم يدع القرآن رغبة عنه الى ماسواه. [دارمى]

کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور خدائی گرفت سے مطمئن (بے پروا) نہ کرے۔ خدا کی

(على) الا أخبركم بالفقيه حق الفقيه من لم يقنط الناس من رحمة الله ولم يومنهم من عذاب الله ولم يرخص لهم فى معاصى الله ولم يترک القرآن رغبة عنه الى غيره... [كا، ص ١٩]

میں تمہیں بتا نہ دوں کہ صحیح فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور عذابِ الٰہی کی طرف سے مطمئن نہ

نافرمانی کے لیے ڈھیل نہ دے اور قرآن کو غیر قرآن کی طرف راغب ہونے کی وجہ سے ترک نہ کر دے۔

کرے اور خدا کی نافرمانی کے لیے ڈھیل نہ دے اور قرآن کو غیر قرآن کی طرف راغب ہونے کی وجہ سے ترک نہ کر دے۔

اخلاقیات

(۴)

حسنِ خُلق کا درجہ

۱. (عائشه) مرفوعا: ان المؤمن ليدرك بحسن خُلقه درجة الصائم القائم. [دا (ادب)، موطا (حسن الخلق)]

مؤمن اپنے حسن خلق کی بدولت روزے دار نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

۲. (ابوالدرداء) مرفوعا: ما من شيئ اثقل في ميزان المومن يوم القيامة من خلق حسن. [تر (بر)، دا (ادب)]

روز حشر مومن کی میزان میں خلق حسن سے زیادہ وزنی کوئی شئے نہیں۔

۳. (عائشه) مرفوعا: ان اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا...... [تر (ر)، دا (سنة)]

۱. (ابوعبدالله) ان حسن الخلق يبلغ بصاحبه درجة الصائم القائم. [كا، ص ٤١٨]

حسنِ خلق انسان کو روزے دار نمازی کے درجے پر پہنچا دیتا ہے۔

۲. (علی بن الحسين) مرفوعا: ما يوضع في ميزان امرئ يوم القيمة افضل من حسن الخلق. [كا، ص ٤١٦]

بروز قیامت کسی کی میزان میں حسن خلق سے زیادہ افضل کوئی چیز نہیں ہوگی۔

۳. (ابوجعفر) ان اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا. [كا، ص ٤١٦]

سب سے زیادہ مکمل ایمان اس کا ہے جس کا خلق سب سے بہتر ہو۔

سب سے بڑھ کر اس کا ایمان مکمل ہے جو خلق میں سب سے بہتر ہو۔

٤. (جابر) مرفوعا: وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق. [مس (بر)، تر (بر)، بخ (ادب)]

اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے۔

٤. (ابوجعفر) مرفوعا: الق اخاك بوجه منبسط. [كا، ص ٤١٨]

اپنے بھائی سے کشادہ روئی کے ساتھ ملو۔

نیکی کی راہنمائی کا درجہ

(انس) مرفوعا: ان الدالّ على الخير كفاعله. [تر (علم)، مس (امارہ)، دا (ادب)]

خیر کی راہنمائی کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے خیر کرنے والا۔

(علی) مرفوعا: ان الدالّ على الخير كفاعله. [مل ٤:٢٧٢]

خیر کی راہنمائی کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے خیر کرنے والا۔

سب انسان برابر ہیں

(ابوهريره) مرفوعا: ان الله قد اذهب منكم عُبِّيّة الجاهلية وفخرها بالآباء انتم بنو آدم و آدم من تراب...... [دا (ادب)]

اللہ نے دورِ جاہلیت کا غرور اور خاندانی تفاخر کو تم سے آج دُور کرکے ختم کردیا... تم سب بنی آدمؑ ہو اور آدمؑ مٹی سے بنا تھے۔

(علی) مرفوعا: ان الله تبارک وتعالى قد اذهب بالاسلام نخوة الجاهلية وتفاخرها بابائها الا ان الناس من آدم وآدم من تراب. [مل ٤:٢٦٢، ته ٢:٤٤٤]

اللہ نے اسلام کے ذریعے آج دور جاہلیت کی نخوت کو اور خاندانی تفاخر کو ختم کردیا۔ سنو تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے

(ابن عمر) مرفوعا: المسلم اخو المسلم. [بخ (مظالم)، مس (بر)، دا (ادب)، ر (بر)، ما (كفارات)]

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

(ابوعبدالله) المسلم اخو المسلم. [اس ٣:٤، ته ٢:٥٢]

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

مسلمان کی جان و مال کی حرمت

١. (كلثوم بن جبير) مرفوعا: خطب يوم العقبة فقال: ان دماءكم واموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا ولا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعضكم. [بخ (علم)، مس (ايمان)، دا (سنة)، تر (فتن)، نس (تحريم)، ما (فتن)]

آنحضورؐ نے یوم عقبہ کے موقع پر خطبہ

(ابوعبدالله) ان رسول الله صلى الله عليه وآله وقف بمنى...... فقال فان دماءكم واموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا الى يوم تلقونه. ألا من كانت عنده امانة فليودها الى من ائتمنه عليها فانه لايحل له دم امرئ مسلم ولا ماله الا بطيبة نفسه فلا تظلموا انفسكم ولا ترجعوا بعدى كفارا. [مل ٤:٦٦، ٦٧، كا ٢:٣١٦]

حضورؐ نے منیٰ میں ٹھہر کر خطبے میں فرمایا:

دیتے ہوئے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن، آج کے مہینے اور اس شہر میں حرام ہے۔ میرے بعد تم ایسا کفر اختیار نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن، اس مہینے اور اس شہر میں قیامت تک کے لیے۔ سنو جس کے پاس امانت ہو وہ امانت رکھوانے والے کو ادا کردے۔ کسی مسلمان کا خون یا مال حلال نہیں، بجز اس کے کہ اس کی خوش دلی ہو لہٰذا اپنے آپ پر زیادتی نہ کرو اور میرے بعد کفر نہ اختیار کرنا۔

۲. (ابوحمزہ) (قاشی) مرفوعا: الا لا تظلموا لا تظلموا لا تظلموا انه لایحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منه......
ومن كانت عنده امانة فليودها الى من ائتمن عليها. [ح]

دیکھو، ظلم نہ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ کسی مسلمان کا مال کھانا جائز نہیں بجز اس کے کہ وہ اس کی خوش دلی سے ہو۔ جس کے پاس امانت ہو وہ امانت رکھوانے والے کو ادا کردے۔

مسلمان کا اکرام

(ابن مسعود) اذا اکرم الرجل اخاه فانما یکرم ربه. [بزار]

جب انسان اپنے بھائی کا اعزاز کرتا ہے تو وہ اپنے رب کا اکرام کرتا ہے۔

(   ) ومن اكرم اخاه المسلم فانما يكرم الله. [مل ٤:٩]

جو اپنے مسلمان بھائی کا اکرام کرتا ہے وہ اللہ کا اکرام کرتا ہے۔

سردار قوم کا اکرام

(ابوہریرہ) مرفوعا: اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه. [طب (فی الاوسط)]

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کا احترام کرو۔

(علی) مرفوعا: اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه. [کا، ص ۲۸٤]

جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آئے تو اس کا احترام کرو۔

سردار قوم کون ہے

(ابن عباس) مرفوعا: سیّد القوم خادمهم. [خط (فی تاریخه)]

قوم کا سردار قوم کا خدمت گزار ہوتا ہے

(علی) مرفوعا: سیّد القوم خادمهم. [مل ٤:٢٧٢]

قوم کا سردار قوم کا خدمت گزار ہوتا ہے

تین قسم کے آدمیوں کا احترام

(ابوموسیٰ) مرفوعا: ان من اجلال الله اکرام ذی الشیبة المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیه والجافی عنه واکرام ذی

(ابوعبدالله) ثلثة لایجهل حقهم الا منافق، ذوالشیبة فی الاسلام وحامل القرآن والامام العادل. [کا،

سلطان المقسط. [دا (ادب)]

بوڑھے مسلمان، حاملِ قرآن جو غلو اور بے توجہی نہ کرے اور عادل سلطان (تینوں) کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم کا ایک حصہ ہے

ص ٦٨٤]

تین شخص ایسے ہیں جن کے حق سے صرف منافق ہی ناواقف ہوسکتا ہے، بوڑھا مسلمان، حاملِ قرآن اور عادل امام۔

کسی کے خوف سے تعظیم کرنا

(   ) ......وأكرِم الرجل مخافة شره. [تر (فتن)]

بدترین شخص ہے وہ جس کے خوف سے اس کی تعظیم کی جائے۔

(على) مرفوعا: شر الناس من اكرمه الناس اتقاء فحشه. (وروى شره) [مل ٢٥٥:٤]

بدترین انسان وہ ہے جس کی بے حیائی یا خوف کے ڈر سے لوگ اس کی تعظیم کریں۔

مسلمان کی حاجت روائی

١. (ابوهريره) مرفوعا: من نفّس عن مومن كربة من كرب الدنيا نفّس الله عنه كربة من كرب يوم القيٰمة ومن يَسّر على معسر يسر الله عليه فى الدنيا والأخرة ومن ستر مسلما ستره الله فى الدنيا والأخرة والله فى عون العبد ما كان العبد فى عون اخيه. [بخ

(ابوعبدالله) ايما مومن نفس عن مومن كربة وهو معسر يسر الله له حوائجه فى الدنيا والأخرة ومن ستر على مومن عورة يخافها ستر الله عليه سبعين عورة من عورات الدنيا والأخرة والله فى عون المؤمن ما كان المؤمن فى عون اخيه. [كا، ص

[...]، مس (ذكر)، تر (حدود)، دا (ادب)]

... کسی مومن کی ایک دنیوی تکلیف دور ... کرے گا اللہ اس کی ایک اخروی تکلیف ... دور کردے گا اور جو کسی تنگدست کو فراخ ... دست کردے اسے اللہ دنیا و آخرت ... دونوں میں فراخ دست کرے گا اور جو کسی ... مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ دنیا میں ... بھی اور آخرت میں بھی اس کی ستر پوشی ... فرمائے گا اور اللہ اس وقت تک بندے کی ... مدد فرماتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

٤٧٤]

جو مومن کسی مومن کی تنگدستی کی حالت میں کوئی تکلیف دور کرے گا اللہ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی ضرورتیں پوری ہونے کی سہولتیں پیدا فرمادے گا اور جو کسی مومن کی ایسی بات کی پردہ پوشی کرے جس (کے اظہار) سے وہ خائف ہو تو اللہ دنیا و آخرت میں ستر قسم کی پردہ پوشیاں فرمائے گا اور مومن جب تک اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اس وقت تک خدا اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔

٢. (ابن عمر) مرفوعا: ان لِله خلقا خلقهم لحوائج الناس يفزع الناس اليهم فى حوائجهم اولئک الأمنون من عذاب الله [طب (فى الكبير)]

اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کو اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ضرورت کے وقت لوگ ان کی طرف دوڑتے ہیں۔ یہ لوگ عذاب الٰہی سے محفوظ ہیں۔

(ابو الحسن) ان لله عباداً فى الارض يسعون فى حوائج الناس هم الأمنون يوم القيامة. [كا، ص ٤٧٣]

زمین پر اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ بروزِ حشر (عذاب سے) امن میں ہوں گے۔

دو جوفوں کا حال

(ابوهريره) مرفوعا: وسئل ما اكثر ما يدخل النار؟ قال: الا جوفان الفم والفرج. [ما (زهد)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: اكثر ما تلج به امتى النار الا جوفان البطن والفرج. [كا، ص ٤٠٥]

حضورؐ سے پوچھا گیا کہ جہنم میں سب سے زیادہ لے جانے والی کون سی شئے ہے؟ فرمایا: دو جوف یعنی دہن اور شرمگاہ!

سب سے زیادہ جو چیز میری امت کو آگ میں لے جائے گی وہ دو جوف ہیں۔ شکم اور شرمگاہ۔

کف لسان

(معاذ بن جبل) مرفوعا: ثكلتك امك يامعاذ! هل يكب الناس على وجوههم فى النار الاحصائد السنتهم. [تر (ايمان)، ما (فتن)]

(رجل من اصحاب امامهم) مرفوعا: احفظ لسانك ويحك وهل يكب الناس على مناخرهم فى النار الاحصائد السنتهم. [كا، ص ٤٢٥]

تیری ماں تجھ پر روئے اے معاذ! یہ زبان کی گفت گو ہی تو ہے جو لوگوں کو منہ کے بل آگ میں گرائے گی۔

اپنی زبان کی حفاظت کر۔ تیرا ناس ہو۔ زبان کی گفت گو ہی تو ہے جو لوگوں کو منہ کے بل آگ میں گرائے گی۔

خائن سے بھی خیانت نہ کرو

(ابوهريره) مرفوعا: اد الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك. [دا، تر (بيوع)]

(ابوعبدالله) من ائتمنك بامانة فادها اليه ومن خانك فلا تخنه. [مل ١١٤:٣]

[illegible] نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو [illegible] کی امانت ادا کرو اور کسی نے تمہاری [illegible] کی ہو تو تم اس کی بھی خیانت نہ کرو۔

جس نے تمہارے پاس امانت رکھوائی ہو اس کی امانت ادا کرو اور کسی نے تمہاری خیانت کی ہو تو تم اس کی بھی خیانت نہ کرو۔

باہمی گفت گو میں امانت داری

([illegible]) المجالس بالامانة...... [دا [illegible]]

(ابوجعفر) مرفوعا: المجالس بالامانة. [كا، ص ٦٨٤]

[illegible] کی باتیں امانت سے وابستہ ہیں۔

مجلسی گفت گو امانت داری سے وابستہ ہے۔

بددیانتی

(ابوهريره) مرفوعا: من غشّ فليس منا. [مس (ايمان)، دا، تر (بيوع)، بخ ([illegible])]

([illegible]) ومن غشّ مسلما فى شراء او بيع فليس منا

[illegible] دھوکا دیتا ہے وہ ہماری جماعت میں [illegible]۔

جو کسی مسلمان سے خرید و فروخت میں بددیانتی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

رحم وکرم

١. (ابن عمر) مرفوعا: ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء. [[illegible]]

(على) مرفوعا: ارحم من فى الارض يرحمك من فى السماء. [مل ٢٧٢:٤]

تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

۲. (ابوهريره) مرفوعا: من لا يَرحم لا يُرحم. [بخ، مس (فضائل)، بخ، دا (ادب)، تر (بر)]

(على) مرفوعا: من لا يَرحم لا يُرحم. [مل ٤:٢٧٢]

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

غصّہ

۱. (ابوسعيد) مرفوعا: الا وان الغضب جمرة فى قلب ابنِ ادم، اما رايتم الى حمرة عينه وانتفاخ اوداجه، فمن احس بشئ من ذلک فليلصق بالارض. [تر (فتن)]

(ابوعبدالله) ان هذا الغضب جمرة من الشيطان يوقد فى قلب ابنِ آدم وان احدكم اذا غضب احمرت عيناه وانتفخت اوراجه ودخل الشيطان فيه فاذا خاف احدكم ذلک من نفسه فليلزم الارض فان رجز الشيطن ليذهب عنه عند ذلک. [کا، ص ٥٢٤]

سن لو کہ غصہ ایک انگارہ ہے جو انسان کے قلب میں سلگتا ہے (غصہ کرنے والے) کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگوں کی پھولن کو نہیں دیکھتے؟ پس جسے اس (غصے) کا ذرا بھی احساس ہو وہ زمین سے لگ جائے (کھڑا بیٹھ جائے اور بیٹھا لیٹ جائے)

یہ غصہ تو ایک شیطانی شعلہ ہے جو آدمی کے دل میں سلگتا ہے۔ جب کسی کو غصہ آتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں۔ لہذا کسی کو اس کا اندیشہ ہو تو وہ زمین سے لگ جائے اس طرح شیطان کی یہ آلودگی اس سے دُور ہو جائے گی۔

۲. (ابوهريره) ان رجلا قال للنبى صلى الله عليه وسلم مُرنى بامرو اَقلله على كى اعقله قال: لاتغضب فرّد مرارا قال: لاتغضب. [بخ (ادب)، مؤطا (حسن الخلق)، تر (بر)]

(ابوجعفر) اتى رسول الله صلى الله عليه واله رجل بدوّى فقال انى اسكن البادية فعلّمنى جوامع الكلام فقال آمرک الا تغضب فاعاد عليه الاعرابى المسئلة ثلث مرات. [کا، ص ٥٢٣]

ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ حکم فرمایئے مگر وہ مختصر ہو تا کہ میں اچھی طرح اسے سمجھ لوں۔ فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ پھر اس نے بار بار اسی سوال کو دہرایا اور حضورؐ نے ہر بار یہی فرمایا کہ: غصہ نہ کر۔

آنحضرتؐ کے پاس ایک بدوی آدمی آیا اور کہا کہ میں گاؤں میں رہتا ہوں۔ لہٰذا مجھے ایک جامع بات بتا دیجئے۔ فرمایا میرا حکم یہ ہے کہ غصہ نہ کر۔ اس دیہاتی نے اپنا سوال تین بار دہرایا (اور ہر بار اسے یہی جواب ملا)۔

بہادر کون ہے؟

(ابوهريره) مرفوعا: ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذى يملک نفسه عند الغضب. [بخ (ادب)، مس (بر)، مؤطا (حسن الخلق)]

(على بن الحسين) انه ليعجبنى ان يدرکه حلمه عند غضبه. [کا، ص ٤٢٣]

پہلوان وہ نہیں جو کشتی مارلے۔ پہلوان وہ

مجھے اس پر حیرت ہوتی ہے، جسے غصے

ہے جو غصّے کے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھے۔

کے وقت حلم قابو میں رکھے۔

حسد

(ابوهريره) مرفوعا: اياكم والحسد فان الحسد ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب. [دا (ادب)، ما (زهد)]

(ابوعبدالله) ان الحسد لياكل الايمان كما تاكل النار الحطب. [كا، ص ٥٢٤]

حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

تکبّر

۱. (ابوهريره) مرفوعا: يقول الله تعالٰى: العز ازارى والكبرياء ردائى فمن ناز عنى شيئا منها عذبته. [مس (بر)، دا (لباس)، ما (زهد)]

(ابوجعفر) العزّ رداء الله والكبر ازاره فمن تناول شيئا منه اكبه الله فى جهنم. [كا، ص ٥٢٦]

اللہ تعالٰی کا کہنا ہے کہ: عزت میرا تہمد اور کبریائی میری چادر ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی جو چھیننا چاہے گا میں اسے عذاب میں ڈالوں گا۔

عزت اللہ کی چادر اور کبریائی اس کا تہمد ہے۔ پس اس میں سے کچھ بھی کوئی لے گا تو اللہ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۲. (ابومسعود) مرفوعا: لا يدخل

(ابوجعفر و ابوعبدالله) لا يدخل

الجنة من كان فى قلبه مثقال حبة من كبر...... [بخ، مس (ايمان)، تر (بر)، دا (لباس)، ما (زهد)]

الجنة من فى قلبه مثقال ذرة من كبر. [كا، ص ٥٢٦]

جس شخص میں رائی برابر بھی کبر ہوگا وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبّر ہوگا وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔

۳. (عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده) مرفوعا: يحشر المتكبرون يوم القيمة امثال الذرّ فى صور الرجال يغشاهم الذل من كلّ مكان . . . [تر (قيامه)]

(ابوعبدالله) ان المتكبرين يجعلون فى صور الذّر يتوطا هم الناس حتى يفرغ الله من الحساب. [كا، ص ٥٢٦]

متکبّر لوگ بروز حشر چیونٹیوں کی طرح انسانی شکل میں اٹھائے جائیں گے اور ہر طرف سے ان پر خواری چھائی ہوگی۔

تکبّر کرنے والے لوگ چیونٹیوں کی شکلوں میں بنا دیئے جائیں گے اور لوگ انہیں اس وقت تک روندتے رہیں گے جب تک اللہ حساب کتاب سے فارغ نہیں ہوجاتا۔

۴. (ابومسعود) مرفوعا: الكبر بطر الحق وغمط الناس. [مس، تر (بر)، دا (لباس)]

(ابوعبدالله) ...... انما الجبار الملعون من غمص الناس وجهل الحق...... [كا، ص ٥٢٧]

کبر نام ہے حق سے سرتابی کا اور لوگوں کی تحقیر کا۔

مستحق لعنت متکبّر وہ ہے جو لوگوں کی تحقیر کرتا ہے اور حق سے نادانی برتتا ہے۔

جھوٹی حدیثیں بیان کرنے کی سزا

(انس) مرفوعا: من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار. [بخ (علم)، مس (زهد)، دا (علم)، تر (فتن)، ما (مقدمه)]

جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔

(علی) مرفوعا: من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار. [مل ٢٦٤:٤]

جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ آگ میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔

جھوٹ کے تین مواقع

(اسماء بنت یزید) مرفوعا: الکذب کله علی ابن ادم الا فی ثلاث. رجل کذب امرأته لیرضیها ورجل کذب فی الحرب فان الحرب خدعة، ورجل کذب بین المسلمین لیصلح بینهما. [تر (بر)]

تمام جھوٹ کا وبال انسان پر ہوگا بجز تین آدمیوں کے۔ جو اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بول لے، اور جو جنگ میں غلط بیانی کرے کیونکہ جنگ تو ہے ہی دھوکا۔ اور دو مسلمانوں کے درمیان صلح

(علی) مرفوعا: ثلاث یحسن فیهن الکذب: المکیدة فی الحرب وعدتک زوجتک، والاصلاح بین الناس. [مل ٢٥٩:٤]

تین موقعوں پر جھوٹ مستحسن ہوسکتا ہے۔ جنگی چال کے موقع پر، اور بیوی سے کوئی وعدہ کرتے ہوئے، اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے۔

کرانے کے لیے دونوں کے درمیان جھوٹ بول لے۔

بندوں کا شکریہ

(ابوسعید) مرفوعا: من لم یشکر الناس لم یشکر الله. [تر (بر)، دا (ادب)]

جو انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہوتا۔

(علی) مرفوعا: لا یشکر الله من لا یشکر الناس. [مل ٢٧٢:٤]

وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہوتا جو انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا۔

غیبت و بہتان کا فرق

(ابوهریره) مرفوعا: اتدرون ما الغیبة؟ قالوا الله و رسوله اعلم. قال ذکر احدکم اخاه بما یکره فقال رجل ارایت ان کان فی اخی ما اقول؟ قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ما تقول فقد بهتّه. [دا (ادب)، تر (بر)، مس (بر)]

کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اپنے بھائی کی ایسی بات بیان کرنا (جس کے اظہار

(ابوعبدالله) الغیبة ان تقول فی اخیک ما ستره الله علیه..... والبهتان ان تقول فیه ما لیس فیه. [کا، ص ٥٤٧]

غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہو جسے اللہ نے پوشیدہ رکھا ہے... اور بہتان یہ ہے کہ اس کے بارے میں وہ بات کہو جو اس میں موجود

کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں اس کے بارے میں کہہ رہا ہوں تو؟ فرمایا: اگر اس میں وہ عیب موجود ہو تو یہ غیبت ہوگی اور اگر نہ ہو تو یہ بہتان ہوگا۔

نہیں۔

قناعت

١. **اللهم ارزق آل محمد قوتا.** [بخ (رقاق)، مس، تر، ما (زهد)]

(علی بن حسین) مرفوعا: اللهم ارزق محمدا و آلِ محمد الكفاف. [كا، ص ٤٤٢]

اے اللہ آلِ محمدؐ کو گزارے کے مطابق ہی رزق دے۔

اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو گزارے کے مطابق رزق دے۔

٢. **(ابو امامه) مرفوعا: (قال الله تعالٰی) ان اغبط اولیائی عندی مومن خفیف الحاذ ذوحظ من الصلوة احسن عبادة ربه واطاعه فی السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیه بالاصابع وکان رزقه کفافا فصبر علی ذلک (ثم نقربیده فقال عجّلت منیته قل تراثه وقلت بواکیه).** [تر (زهد)، ما (زهد)]

(ابوعبدالله) قال الله عزّوجل ان من اغبط اولیائی عندی عبداً مومنا [illegible] حظ من صلاح احسن عبادة [illegible] وعبدالله فی السریرة وکان غامضا فی الناس فلم یشر الیه بالاصابع وکان رزقه کفافا فصبر علیه فعجلت به المنیة فقل تراثه وقلت بواکیه. [كا، ص ٤٤٢]

اللہ کا کہنا ہے کہ میرے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ مومن ہے [illegible] حال ہو، نماز سے بہرہ مند ہو، [illegible] رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو، [illegible] گی میں بھی اس کا اطاعت گزار ہو۔ لوگوں میں ایسی بے شہرت زندگی بسر کرتا ہو کہ اس کی طرف لوگوں کی انگلیاں نہ [illegible] اور اس کو رزق اگرچہ بقدر کفاف ہی [illegible] ہو، مگر وہ اس پر قانع ہو۔ پھر حضورؐ نے [illegible] مارکر فرمایا: اس کی موت بھی جلدی آجائے اور وہ جو کچھ چھوڑ کر مرجائے وہ کم ہو اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہوں۔

اللہ کا فرمانا ہے کہ میرے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رشک وہ بندۂ مومن ہے جو صلاح سے بہرہ مند ہو، اپنے رب کی عمدگی سے عبادت کرتا ہو اور پوشیدگی میں بھی اللہ کی عبادت بجا لاتا ہو۔ اور ایسی بے شہرت زندگی بسر کرتا ہو کہ اس کی طرف لوگوں کی انگلیاں نہ اٹھتی ہوں اور اسے روزی بھی بقدر ضرورت ہی ملتی ہو جس پر وہ قانع ہو، پھر اس کی موت جلدی آجائے، پھر اس کی میراث مختصر ہو اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہوں۔

صلۂ رحمی اور اس کی برکات

١. **(عائشه) مرفوعا: الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله.** [بخ (ادب)، مس [illegible]]

(ابوعبدالله) ان الرحم معلقة بالعرش تقول اللهم صِل من وصلنی واقطع من قطعنی. [كا، ص ٤٤٩]

[illegible] عرش میں آویزاں ہے۔ کہتا ہے کہ جو [illegible] جوڑے گا (صلۂ رحمی کرے گا) اللہ [illegible] جوڑے گا اور جو مجھے کاٹے گا اللہ

رحم عرش پر آویزاں ہے، کہتا ہے کہ اے اللہ! جو مجھے جوڑے تو اسے جوڑ اور جو مجھے کاٹے تو اسے کاٹ دے۔

اسے کاٹ دے گا۔

۲. (ابوھریرہ) مرفوعا: من سرہ ان یبسط اللہ فی رزقہ وان ینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ. [بخ (ادب)، مس (بر)، تر (بر)، دا (زکوٰۃ)]

جسے یہ پسند ہو کہ اللہ اس کے رزق میں کشادگی اور اس کی عمر میں برکت دے تو وہ صلۂ رحمی کرے۔

۳. (اسماء بنت ابی بکر) قدمت علیّ امی وھی مشرکۃ فاستفتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت قد قدمت علیّ امی وھی راغبۃ افأصل امی؟ قال نعم صلی امک. [بخ (ھبۃ)، مس، دا (زکوٰۃ)]

میری ماں میرے پاس آئی جب کہ وہ مشرکہ تھی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ میرے پاس میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام سے برگشتہ ہے تو کیا میں اس کے ساتھ صلۂ رحمی کرلوں؟ فرمایا: ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلۂ رحمی کو باقی رکھو۔

(ابوعبداللہ) مرفوعا: من سرہ النسا فی الاجل والزیادۃ فی الرزق فلیصل رحمہ. [کا، ص ٤٥٠]

جسے عمر کی درازی اور رزق میں اضافہ پسند ہو وہ صلۂ رحمی کرے۔

(ابو عبداللہ) قال لہ الجھم بن حمید: تکون لی القرابۃ علی غیر امری الھم علیّ حق قال نعم حق الرحم لایقطعہ شیئ. [کا، ص ٤٥٢]

جہم بن حمید نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں مگر میری راہ پر نہیں تو کیا مجھ پر ان کا کوئی حق ہے؟ کہا ہاں کوئی چیز بھی رحم کا حق نہیں توڑ سکتی۔

عفو وحلم

(ابوھریرہ) ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون واحلم عنھم ویجھلون علی. قال لئن کنت کما قلت فکانما تسفھم المل ولن یزال معک من اللہ ظھیر علیھم ما دمت علی ذلک. [مس (بر)]

ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ میں صلۂ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں۔ میں حلم سے کام لیتا ہوں اور وہ نادانی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر ایسی بات ہے تو تم گویا ان کے منہ پر خاک ڈالتے ہو اور جب تک تم اس روش پر قائم رہو گے تمہارے ساتھ اللہ کی طرف سے ان کے مقابلے میں ایک پشت پناہ رہے گا۔

(ابوعبداللہ) ثلاث من مکارم الدنیا والآخرۃ تعفو عمن ظلمک وتصل من قطعک وتحلم اذا جھل علیک. [کا، ص ٢٢١]

تین چیزیں دنیا اور آخرت کے مکارم میں ہیں۔ جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کرو اور جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلۂ رحمی کرو اور کوئی تمہارے ساتھ نادانی کی بات کرے تو تم حلم سے کام لو۔

ہدیہ بھیجنا اور قبول کرنا

(انس) مرفوعا: تهادَوا فان الهدية تذهب بالسخينة ولو دعيت الى كراع لاجبت ولواهدى الى كراع لقبلت. [فی شعب الایمان]

آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو۔ اس سے قلبی کدورت دور ہو جاتی ہے۔ مجھے تو کوئی پایوں کی بھی دعوت دے تو میں قبول کرلوں گا اور اگر پائے بھی ہدیہ بھیجے تو قبول کرلوں گا۔

(جعفر صادق) مرفوعا: لودعيت الى كراع لاجبت ولو اهدى الَى كراع لقبلت. [مل ۳:۱۹۲، کا ۱:۳٦۹]

مجھے اگر کوئی پایوں کی بھی دعوت دے تو منظور کرلوں گا اور اگر ہدیئے میں پائے بھی بھیجے تو قبول کرلوں گا۔

( ) الهدية تسلّ السخائم. [ایضاً]

ہدیہ کینوں کو دُور کردیتا ہے۔

الہدایا مشترکۃ

(ابن عباس) مرفوعا: من اهديت له هدية وعنده قوم فهم شركاء فيها. [طب (فی الکبیر والاوسط)]

جس کے پاس کوئی ہدیہ آئے اور وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوں تو وہ سب اس میں شریک ہوں گے۔

( ) اذا اهدى الى الرجل الهدية من طعام و عنده قوم فهم شركاء فيها. [مل ۳:۱۹۱، ح ۲:۱۱۳، کا ۱:٤٦۹]

اگر کسی کے پاس کچھ کھانا آئے اور اس کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوں تو وہ سب اس میں شریک ہوں گے۔

ہبہ کی واپسی

([illegible] عباس) مرفوعا: العائد فی هبته [illegible] العائد فی قيئه. [بخ (ہبہ)، مس (ہبات)، [illegible] (بیوع)، نس (زکات)، ما (ہبات)]

[illegible] ہبہ واپس لے وہ ایسا ہے جیسے اپنی [illegible] کو نگل جائے۔

(علی) مرفوعا: العائد فی هبته كالعائد فی قيئه. [مل ٤:۲۷۲]

اپنے ہبے کو واپس لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو نگلنے والا۔

محرومانِ بہشت

[illegible] (ابوبکر) مرفوعا: لايدخل الجنة [illegible] ولابخيل ولامنان. [تر (بر)]

[illegible]، کنجوس اور احسان جتانے والا جنّت [illegible] نہیں جائے گا۔

( ) يقول الله: حرمت الجنة على المنان البخيل القتّات.

اللہ کا کہنا ہے کہ: میں نے احسان جتانے والے اور کنجوس اور چغل خور پر جنّت کو حرام کردیا ہے۔

[illegible] ( ) مرفوعا: لايدخل الجنة [illegible] [بخ، دا (ادب)، مس (ایمان)]

[illegible] خور جنّت میں نہیں جائے گا۔

حیاء

([illegible]) مرفوعا: والحياء من الايمان. [تر (بر)، بخ، مس (ایمان)]

[illegible] ایمان کا ایک حصّہ ہے

(ابوعبدالله) الحياء من الايمان. [کا، ص ٤٢٠]

حیاء ایمان کا ایک حصّہ ہے

مصافحہ

۱. (انس) كان النبي (حين لقي الرجل) اذا صافحه لم ينزع يده حتى يكون هو الذي ينزعها. [ما (ادب)، مس (توبه)]

جب حضورؐ کسی سے ملتے اور مصافحہ فرماتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک وہ خود ہاتھ نہ کھینچ لے۔

(ابوعبدالله) ما صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا قط فنزع يده حتى يكون هو الذي ينزع منه. [كا، ص ٤٦٥]

حضورؐ نے جب بھی کسی آدمی سے مصافحہ فرمایا تو اس وقت اپنا ہاتھ ہٹایا جب خود اس نے ہٹایا۔

۲. (حذيفه) مرفوعا: ان المومن اذا لقي المؤمن فسلم عليه واخذ بيده فصافحه تناثرت خطاياهما كما يتناثر ورق الشجر. [طب (في الاوسط)]

ایک مومن جب دوسرے مومن سے ملے پھر اسے سلام کرے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے تو ان دونوں کی خطائیں اس طرح جھڑ جاتی ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

(ابوجعفر) ......ما من مسلم لقي اخاه المسلم فصافحه وشبك اصابعه في اصابعه الا تناثرت عنهما ذنوبهما كما يتناثر الورق من الشجر في اليوم الشاتي. [كا، ص ٤٦٣]

جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی سے مل کر مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں ڈال دیتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح سردیوں (خزاں) میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

۳. (عطاء الخراساني) مرسلا: تصافحوا يذهب الغل...... [موطا (حسن الخلق)]

(ابوعبدالله) تصافحوا فانها تذهب بالسخيمة. [كا، ص ٤٦٥]

مصافحہ کرو گے تو باہمی کینہ دور ہو جائے گا۔

مصافحہ کیا کرو کیونکہ یہ کینے کو دور کر دیتا ہے۔

مال و دولت کی حرص

۱. (انس) مرفوعا: لوكان لابن آدم واديان من مال لابتغى لهما ثالثا...... [خ (الرقاق)، م (الزكاة)، تر (مناقب)]

اگر انسان کے پاس دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ ایک تیسری وادی کی خواہش کرے گا۔

(جعفر بن محمد) مرفوعا: لوان لابن آدم واديين يسيلان ذهبا وفضة لابتغى اليهما ثالثا. [مل ٤: ٣٠٠]

اگر انسان کے پاس دو وادیاں سونا چاندی بہا رہی ہوتیں تو وہ مزید ایک وادی کی خواہش کرتا۔

۲. (ابن عمر) مرفوعا: ما ذئبان ضاريان في حضيرة ياكلان ويفسدان باضرّ فيها من حب الشرف وحب المال في دين المرء المسلم. [تر (زهد)، دارمي (رقاق) بلفظ جائعان]

وہ دو خونی بھیڑیے جو کسی زخم کو چاٹ کر کھانے اور خراب کرنے لگیں اتنے مضر نہیں جتنی مضر مسلمان کے دین کے لیے جاہ اور مال کی محبت ہے۔

(ابوالحسن) ما ذئبان ضاريان في غنم قد تفرق رعاؤها احدهما في اولها والأخر في اخرها بافسد فيها من حب المال والشرف في دين المسلم. [كا، ص ٥٢٨]

دو خونی بھیڑیے ان بکریوں کے ریوڑ کے لیے جن کے چرواہے اوجھل ہو گئے ہوں، ایک بھیڑیا اس سرے ہو اور دوسرا اس سرے، اتنے مضر نہیں جتنی مضر مسلمان

کے دین کے لیے جاہ و مال کی محبت

ہے۔

دوقسم کے حریص

(ابن مسعود) مرفوعا: منهومان لايشبعان طالب علم و طالب دنيا. [ما (مقدمه)]

دوقسم کے بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے، طالب علم اور طالب دنیا۔

(   ) مرفوعا: منهومان لايشبعان طالب دنيا وطالب علم. [كا ١: ١٠٤]

دوقسم کے بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے، طالب دُنیا اور طالب علم۔

عصبیت

(واثلة بن الاسقع) قلت: يارسول الله ماالعصبية؟ قال: ان تعين قومک على الظلم. [دا (ادب)]

میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! عصبیت کیا چیز ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرو۔

(الزهرى) سئل على بن الحسين عن العصبية؟ فقال: ليس من العصبية ان يحب الرجل قومه ولكن من العصبية ان يعين قومه على الظلم. [كا، ص ٥٢٦]

علی بن حسین سے عصبیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا: اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت نہیں بلکہ ظلم کی بابت میں اپنی قوم کی مدد کرنا عصبیت ہے۔

ظالم جھگڑالو کی اعانت

(ابن عمر) مرفوعا: من اعان على خصومة بظلم فقد باء بغضب من الله. [دا (اقضيه)، ما (احكام)]

جو غیر منصفانہ نزاع کی امداد کرے گا وہ غضب الٰہی کا مستحق ہوگا۔

(على) مرفوعا: ومن تولى خصومة ظالم او اعان عليها ثم نزل بعد ملک الموت قال الله: ابشر بلعنة الله ونار جهنم. [مل ٤: ٥]

جو بے انصاف کے جھگڑے کا ساتھ دے گا یا اس کی اعانت کرے گا پھر اس کے پاس ملک الموت آئیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ: خدا کی پھٹکار اور آتش دوزخ کی خوشخبری سن لو۔

عیب جوئی

(ابن عمر) مرفوعا: يا معشر من اسلم بلسانه ولم يفض الايمان الى قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولاتتبعوا عوراتهم فان من يتبع عورة اخيه المسلم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه ولوفى جوف رحله. [تر (بر)]

اے وہ جو زبان سے تو مسلمان ہوچکا ہے

(ابوعبدالله) مرفوعا: يا معشر من آسلم بلسانه ولم يخلص الايمان الى قلبه لاتذموا المسلمين ولاتتبعوا عوراتهم فانه من تتبع عوراتهم تتبع الله عورته ومن تتبع الله عورته يفضحه ولوفى بيته. [كا، ص ٤٤٥]

اے وہ جو زبان سے تو اسلام لا چکا ہے مگر

مگر ابھی تک اس کے دل تک ایمان نہیں پہنچا ہے مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ اور انہیں شرمندہ نہ کرو اور ان کی پردہ دری کے پیچھے نہ پڑو۔ کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کے پیچھے پڑے گا اس کی پردہ دری کے پیچھے اللہ پڑ جاتا ہے اور جس کی پردہ دری کے پیچھے اللہ پڑ جائے تو وہ اسے رسوا کردیتا ہے خواہ وہ اپنی محمل میں کیوں نہ چھپا ہو۔

ابھی اس کے دل میں ایمان نہیں اُترا ہے، مسلمانوں کی مذمت نہ کرو اور ان کے پردے کی باتوں کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ جو ان کی پردہ دری کے پیچھے پڑے گا اس کی پردہ دری کے پیچھے اللہ پڑ جائے گا اور جس کی پردہ دری کے پیچھے اللہ پڑ جائے اسے وہ رسوا کردیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر میں بند ہو۔

بے جا خوشامد

(مقداد بن عمرو) مُرفوعا: احثوا التراب فی وجوه المداحین. [تر، مس (زهد)، دا، ما (ادب)]

(منہ پر) تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک جھونک دو۔

(علی) مرفوعا: احثوا فی وجوه المداحین التراب. [مل ٤:٢٧٣]

(منہ پر) تعریف کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈال دو۔

نازیبا سلام کا جواب

(عائشه) دخل رهط من الیهود علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا السام علیکم نفهمتها فقلت علیکم

(ابوجعفر) دخل یهودی علی رسول الله صلی علیه وآله وعنده عائشة فقال السام علیکم فقال رسول الله

...سام واللعنة فقال صلی الله علیه ...سلم مهلا یا عائشه ان الله یحب ...رفق فی الامر کله فقلت یارسول ...الله الم تسمع ما قالوا؟ قال قد قلت ...علیکم. [بخ (ادب)، مس (سلام)، دا، تر ...]

...دیوں کی ایک جماعت حضورؐ کے پاس ...ئی اور کہا السام علیکم (تم پر رنج ہو) میں (عائشہ) سمجھ گئی اور بولی کہ تم ہی پر رنج ...اور لعنت ہو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے

صلی الله علیه وآله علیکم ثم دخل آخر فقال مثل ذلک فردّ علیه کما ردّ علی صاحبه ثم دخل اخر فقال مثل ذلک فردّ رسول الله صلی الله علیه وآله کما ردّ علی صاحبیه فغضبت عائشة فقالت علیکم السام والغضب واللعنة یا معشر الیهود یااخوة القردة والخنازیر فقال لها رسول الله علیه وآله یا عائشة ان الفحش لو کان ممثلا لکان مثال سوء ان الرفق لم یوضع علی شئ الازانه ولم یرفع عنه قط الا شانه قالت یارسول الله اما سمعت الی قولهم السام علیکم. فقال بلی اما سمعتِ ما رددتُ قلت علیک فاذا سلم علیکم مسلم فقولوا سلام علیکم واذا سلم علیکم کافر فقولوا علیک.

[کا، ص ٦٧٩]

حضورؐ کے پاس ایک یہودی آیا، اس وقت آپؐ کے پاس عائشہ موجود تھیں۔ اس نے کہا السام علیکم (تم پر رنج ہو) حضورؐ نے فرمایا: علیکم (تم پر ہو) پھر ایک دوسرا

عائشہ ذرا ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے جو کچھ کہا ہے، اسے آپ نے نہیں سنا؟ فرمایا: ہاں سنا اور وعلیکم (تم ہی پر ہو) کہہ دیا۔

یہودی آیا اور اس نے بھی اسی طرح کہا اور حضورؐ نے وہی جواب دیا جو اس کے پہلے ساتھی کو دیا تھا۔ پھر ایک اور یہودی آیا۔ اس نے بھی وہی کچھ کہا اور حضورؐ نے وہی جواب دیا جو اس کے دونوں ساتھیوں کو دیا تھا۔ اس پر عائشہ کو غصہ آیا اور انہوں نے کہا: تم پر رنج، غضب اور پھٹکار ہو اے یہودیو، اے بندروں اور سوروں کے بھائیو! حضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر فحش کلامی مجسم ہوجائے تو بڑی بُری شکل کی ہوگی۔ نرمی جس چیز سے وابستہ ہو وہ آراستہ ہوتی ہے اور جس چیز سے نرمی ہٹالی جائے وہ عیب دار ہوجاتی ہے۔ عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے ان کے الفاظ السام علیکم کو نہیں سنا؟ فرمایا: ہاں سنا مگر کیا تم نے وہ جواب نہیں سنا جو میں نے انہیں دیا؟ میں نے انہیں علیک (تم ہی پر) کہہ دیا۔ پس جو کوئی مسلمان تمہیں سلام کرے تو تم سلام علیکم کہو اور جب کافر سلام کرے تو علیک کہہ دو۔

سلام میں جماعت کی نمائندگی

(علی) مرفوعا: یجزئ عن الجماعة اذا مروا ان یسلم احدهم ویجزئ عن الجلوس ان یرّد احدهم. [دا (ادب)]

اگر ایک گروہ گزر رہا ہو تو اس میں سے ایک کا سلام کرلینا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک بھی جواب دے دے تو کافی ہے۔

(ابوعبدالله) اذا مرت الجماعة بقوم اجزأهم ان یسلم احد منهم واذا سلم علی القوم وهم جماعة اجزائهم ان یرد واحد منهم. [کا، ص ٦٧٨]

اگر ایک جماعت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کرلینا کافی ہے اور وہ ان تمام لوگوں کو سلام کرے تو ان میں سے ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔

کون کسے سلام کرے؟

(ابوهریره) مرفوعا: یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر (وفی روایة) والصغیر علی الکبیر. [بخ، دا، تر (استیذان)، ادب (ادب)، موطا (سلام)]

سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے کثیر تعداد والوں کو (اور دوسری روایت میں) چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

ا. (ابوعبدالله) یسلم الصغیر علی الکبیر والمارّ علی القاعد والقلیل علی الکثیر.

چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

۲. ( ) يسلم الراكب على الماشى والماشى على القاعد...... [كا، ص ٦٧٨]

سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

زیادہ ہنسا

(ابوهريره) مرفوعا: ......ولاتكثر الضحک فان كثرة الضحک تميت القلب. [تر، ما(زهد)]

زیادہ نہ ہنسا کرو۔ ہنسی کی زیادتی دل کو مردہ کردیتی ہے۔

(ابوعبدالله) كثرة الضحک تميت القلب...... [كا، ص ٦٨٦]

ہنسی کی کثرت دل کو مردہ کردیتی ہے۔

حقوق العباد

(۵)

حقوق العباد معاف نہیں ہوتے

(انس) مرفوعا: الظلم ثلثة ظلم لا يغفره الله وظلم يغفره الله وظلم لايتركه الله فاما الظلم الذى لا يغفره الله فالشرک. ان الشرک لظلم عظيم واما الظلم الذى يغفره الله فظلم العباد لانفسهم فيما بينهم وبين ربهم واما الظلم الذى لا يتركه الله فظلم العباد بعضهم بعضا حتى يدين بعضهم من بعض. [بزار]

ظلم تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ ظلم جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا، دوسرا وہ جسے وہ بخش دے گا اور تیسرا وہ ہے، جس کا بدلہ لیے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جو

(ابوجعفر) الظلم ثلثة ظلم يغفره الله وظلم لايغفره الله وظلم لايدعه الله. فاما الظلم الذى لايغفره فالشرک واما الظلم الذى يغفره فظلم الرجل نفسه فيما بينه وبين الله واما الظلم الذى لايدعه فالمداينة بين العباد عنه. [كا، ص ٥٣٥]

ظلم تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ ظلم ہے، جسے اللہ بخش دے گا۔ دوسرے وہ جسے نہیں بخشے گا اور تیسرے وہ جسے وہ (بدلہ لیے بغیر) نہیں چھوڑے گا۔ وہ ظلم

ظلم وہ نہیں بخشے گا، وہ ہے شرک۔ شرک تو بہت ہی بڑا ظلم ہے اور جسے وہ بخش دے گا، وہ وہ ظلم ہے جو بندے اپنے آپ پر کرتے ہیں اور اس کا تعلق ان کے اور ان کے رب کے درمیان ہے۔ رہا وہ ظلم جسے اللہ تعالیٰ (بدلہ لیے بغیر) نہیں چھوڑے گا، تو یہ وہ ظلم ہے جو بندے باہم ایک دوسرے پر کرتے ہیں۔ اسے وہ اس وقت تک نہ چھوڑے گا، جب تک ایک کو دوسرے کا بدلہ نہ دلا دے۔

جسے وہ نہیں بخشے گا، شرک ہے اور جسے وہ بخش دے گا، وہ وہ ظلم ہے جو انسان اپنے اوپر آپ کرتا ہے اور اس کا تعلق اس کے اور اللہ کے درمیان ہے۔ رہا وہ ظلم جسے وہ نہیں چھوڑے گا، وہ وہ ہے جس کا بدلہ وہ بندوں میں ایک دوسرے کو دلوائے گا۔

سب سے زیادہ پسندیدہ دین

(ابن عباس) مرفوعا: احب الدین الی الله الحنیفیة السمحة. [بخ (ایمان)، تر (مناقب)]

(علی) ...... فان احب دینکم الی الله الحنیفیة السمحة السهلة. [مل ۷:۷۰]

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ یکسوئی ہے، جس میں توسع ہو۔

تمہارا سب سے زیادہ پسندیدہ دین اللہ کے نزدیک وہ یکسوئی ہے، جس میں توسع اور آسانی ہو۔

خیر خواہی و نفع رسانی

۱۔ (ابن مسعود) مرفوعا: الخلق کلهم

(ابوعبدالله) مرفوعا: الخلق عیال

... الله فاحبهم الی الله انفعهم لعیاله. [... (شعب)]

... سب (گویا) اللہ کا کنبہ ... جو اس کے کنبے کو زیادہ فائدہ ... گا، وہی اللہ کے نزدیک زیادہ ... ہوگا۔

الله. [کا، ص ٤٥٥]

ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

... (جابر) مرفوعا: خیر الناس انفعهم ... [القضاعی (مسند الشهاب)]

... انسان وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع ...

(ابوعبدالله) مرفوعا: سئل رسول الله صلی الله علیه وآله من احب الناس الی الله، قال انفع الناس للناس. [کا، ص ٤٥٥]

حضورؐ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔

حُبّ و بُغض کے بعض اسباب

... مسعود) مرفوعا: جبلت القلوب ... حب من احسن الیها وبغض من ... الیها. [... (من شعب الایمان)]

... دل کی فطرت ہے کہ جو اس کے ... کرے، اس کی محبت ہو اور جو ... برائی کرے، اس سے نفرت ہو۔

(علی) مرفوعا: جبلت القلوب علی حب من احسن الیها وبغض من اساء الیها. [مل ٤:۳۷۳]

نیکی کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت انسانی دلوں کا فطری تقاضا ہے۔

ماں کے ساتھ حسنِ سلوک

(ابوهریره) قال رجل یا رسول اللهؐ من احق الناس بحسن صحابتی؟ قال امّک. قال ثم من؟ قال ثم امّک. قال ثم من؟ قال ثم امّک. قال ثم من؟ قال ابوک. [بخ (ادب)، مس (بر)]

ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تیری ماں! پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا تیری والدہ۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا تیری ماں۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا تیرا باپ۔

(ابوعبدالله) قال رجل یا رسول الله من ابر؟ قال امک، قال ثم من؟ قال امک، قال ثم من؟ قال امک، قال ثم من؟ قال اباک. [کا، ص ۴۵۳]

ایک شخص نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ میں کس کے ساتھ حسنِ سلوک کروں؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ۔ پوچھا اس کے بعد کس کے ساتھ؟ فرمایا والدہ کے ساتھ۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا والدہ کے ساتھ۔ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا باپ کے ساتھ۔

خالہ کے ساتھ حسنِ سلوک

(ابن عمر) قال رجل یارسول اللهؐ انی اصبت ذنبا عظیماً فهل لی من توبة فقال هل لک من ام؟ قال لا. قال فهل لک من خالة؟ قال نعم. قال لبرها. [تر (بر)]

(ابوعبدالله) جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وآله...... فقال ما کفارة ذلک قال الک ام حیة؟ قال لا، قال فلک خالة حیة؟ قال نعم، قال فابورها. [کا، ص ۴۵۴]

ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، تو کیا اس کی کوئی توبہ بھی ہے؟ فرمایا کیا تیری کوئی ماں ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: پھر کیا تیری کوئی خالہ ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا: جا اس سے حسنِ سلوک کر۔

ایک شخص (جس نے دورِ جاہلیت میں اپنی ایک لڑکی کو زندہ در گور کر دیا تھا) آنحضرتؐ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ اس کا کوئی کفارہ بھی ہے؟ پوچھا کہ کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کیا نہیں۔ پوچھا کیا تیری کوئی خالہ زندہ ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا: اس کے ساتھ حسنِ سلوک کر۔

اولاد کے مال میں باپ کا حق

(عائشه) مرفوعا: ان من اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم. [دا، نس (بیوع)، ما (تجارات)]

سب سے زیادہ پاکیزہ روزی تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری ایک کمائی ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعا: انت ومالک لابیک. [اس ۳:۳۸، تهٔ ۲:۴ ۱۰، کا ۱:۳۶۶، مل ۱:۳۲۶ (بتفاوت یسیر)]

تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے باپ کے ہیں۔

بڑوں کا احترام

۱. (ابوموسیٰ) مرفوعا: ان من اجلال الله اکرام ذی الشیبة المسلم. [دا [illegible]]

بوڑھے مسلمان کا احترام بھی اللہ کا احترام ہے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: من اجلال الله اجلال ذی الشیبة المسلم. [کا، ص (۴۵۶)]

بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا بھی اللہ کی عزت ہے۔

۲. (انس) مرفوعا: لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا. [تر (بر)، دا (ادب)]

(ابوعبدالله) لیس منا من لم یوقر کبیرنا ویرحم صغیرنا. [کا، ص ٤٥٦]

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

جو ہمارے بڑوں کا احترام اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

مسلمانوں کا باہمی تعلق

۱. (النعمان بن بشیر) مرفوعا: مثل المومنین فی تواودهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد. ان اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی. [بخ (ادب)، مس (بر)]

(ابوعبدالله) المومن اخو المومن کالجسد الواحد ان اشتکی شیئا منه وجد الم ذلک فی سائر جسده..... [کا، ص ٤٥٦]

باہمی مودت اور رحمت و لطف میں مومنوں کی مثال پورے جسم کی سی ہے۔ اگر اس کے ایک عضو کو بھی تکلیف ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اور ایک ہی جسم کی طرح ہے۔ اس کا ایک حصہ بھی تکلیف میں ہو تو وہ اپنے سارے جسم میں اس کی اذیت محسوس کرتا ہے۔

۲. (ابوهریره) مرفوعا: المسلم اخو المسلم لا یخذله ولا یکذبه ولا یظلمه. [بخ (مظالم)، تر، مس (بر)، دا (ایمان)، ما (تجارات)]

(ابوعبدالله) المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایخذ له ولایفتابه ولایخونه ولا یحرمه. [کا، ص ٤٥٧]

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اسے نہ بے مدد چھوڑتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے مدد چھوڑتا ہے۔ نہ اس کی غیبت کرتا ہے، نہ اسکی خیانت کرتا ہے، نہ اسے محروم رکھتا ہے۔

۳. (ابوهریره) مرفوعا: للمومن علی المومن ست خصال یعوده اذا مرض ویشهده اذا مات ویجیبه اذا دعاه، ویسلم علیه اذا لقیه، ویشمّته اذا عطس وینصح له اذا غاب اوشهد. [تر [illegible]، نس، ما (جنائز)، مس (سلام)]

(ابوعبدالله) للمسلم علی اخیه المسلم من الحق ان یسلم علیه اذا لقیه ویعود اذا مرض وینصح له اذا غاب، ویشمته اذا عطس ویجیبه اذا دعاه ویتبعه اذا مات...... [کا، ص ٤٥٩]

ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں: جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، مرے تو اس کے جنازے پر جائے۔ بلائے تو چلا جائے۔ ملاقات ہو تو سلام کرے۔ چھینکے تو یرحمکم اللہ کہے، غائب یا حاضر ہو تو خیرخواہی کرے۔

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا حق یہ ہے کہ جب وہ اس سے ملے تو سلام کرے، بیمار ہو تو عیادت کرے، غائب ہو تو بہی خواہی کرے، چھینکے تو رحمک اللہ کہے، بلائے تو چلا جائے، مرے تو جنازے کے ساتھ جائے۔

۴. (انس) مرفوعا: لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه. [بخ (ایمان)، تر (قیامه)، ما (مقدمه)]

(ابوعبدالله) ......ایسرحق منها ان تحب له ما تحب لنفسک وتکره له ماتکره لنفسک. [کا، ص ۳٥٨]

تم میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی

سب سے زیادہ آسان حق یہ ہے کہ تم اس (بھائی) کے لیے وہی پسند کرو، جو اپنے

کچھ پسند نہ کرے، جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۵. (ابنِ عمر) مرفوعا: ان من الشجر شجرة لایسقط ورقها وانها مثل المسلم...... قالوا ما هی یا رسول الله؟ قال هی النخلة. [بخ (مسلم)، مس (منافقین)، تر (امثال)]

درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے، جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہی مسلمان کی مثال ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون سا درخت ہے، یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: کھجور۔

لیے پسند کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرو، وہ اس کے لیے بھی ناپسند کرو۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: المومن کمثل شجرة لایتحاتّ ورقها فی شتاء ولاصیف قالوا یا رسول الله وما هی؟ قال النخلة. [کا، ص ۴۹۲]

مومن کی مثال اس درخت کی سی ہے، جس کے پتے نہ سردیوں میں جھڑتے ہیں، نہ گرمیوں میں۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہؐ! وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا: کھجور۔

مسلمان بھائی سے ترکِ تعلق

(انس) مرفوعا: لایحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلٰث. [بخ (ادب)، مس (بر)، دا (ادب)، تر (بر)، موطا (حسن الخلق)]

مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: لا هجرة فوق ثلٰث. [کا، ص ۵۴۱]

تین دن سے زیادہ (مسلمان بھائی کو) چھوڑے رکھنا جائز نہیں۔

مسلمان کو گالی دینا اور اس سے جنگ کرنا

(ابن مسعود) مرفوعا: سباب المؤمن فسوق وقتاله کفر. [ما (فتن)، مس، بخ (ایمان)، ار (بر)، نس (تحریم)]

مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعا: سباب المؤمن فسوق وقتاله کفر. [کا، ص ۵۴۷، مل ۳۷۳:۳]

مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

مسلمان کو فاسق یا کافر کہنا

(ابوذر) مرفوعا: لا یرمی رجل رجلا بالفسق او الکفر الا ارتدّت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک. [بخ (ادب)]

جب کوئی شخص کسی پر فسق یا کفر کا الزام لگاتا ہے اور درحقیقت وہ ایسا نہ ہو تو وہ (فسق یا کفر) اسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔

(ابوجعفر) ما شهد رجل علی رجل بکفرقط الا باء احدهما. ان شهد علی کافر صدق و ان کان مومنا رجع الکفر علیه فایاکم والطعن علی المومنین. [کا، ص ۵۴۷]

جو شخص بھی کسی کے خلاف کفر کی شہادت دے گا تو دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہو جائے گا۔ اگر کافر ہی کے خلاف بیان دیا ہے تو سچا ہوگا اور اگر وہ مومن ہوا تو اس کا کفر اسی پر لوٹ آئے گا۔ لہٰذا اہلِ ایمان پر طعن کرنے سے بچو۔

مسلم ومومن اور مہاجر کی تعریف

ا. (ابوھریرہ) مرفوعا: المسلم من سلّم المسلمون من لسانه و يده، والمومن من امنه الناس على دمائم واموالهم. [بخ، تر، نس، مس (ایمان)، دا (جهاد)، ما (فتن)]

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی طرف سے لوگ اپنے جان و مال کے بارے میں مطمئن رہیں۔

(ابوجعفر) مرفوعا: الا انبئكم بالمومن؟ من ائتمنه المومنون على انفسهم واموالهم الا انبئكم بالمسلم؟ من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر السيئات وترك ماحرم الله. [کا، ص ٤٩٢]

میں تمہیں بتا نہ دوں کہ مومن کون ہوتا ہے؟ مومن وہ ہے کہ دوسرے مومنین اپنے جان و مال کے بارے میں اسے امانت دار سمجھیں۔ میں بتا نہ دوں کہ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے اور محرماتِ الٰہیہ کو ترک کر دے۔

٢. (ابنِ عمرو بن العاص) مرفوعا: والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه. [نس (ایمان)، بخ (ایمان)، دا (جهاد)]

اور مہاجر وہ ہے جو منہیاتِ خداوندی کو چھوڑ دے۔

پڑوسی کا لحاظ

(ابوھریرہ) مرفوعا: والله لا يومن والله لا يومن والله لا يومن. قيل من يا رسول الله؟ قال الذى لا يأمن جاره بوائقه. [بخ (ادب)، مس (ایمان)، تر (قیامہ)]

بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں۔ سوال ہوا: کون یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: لا ايمان لمن لا يامن جاره بوائقه. [کا، ص ٦٨٨]

اس شخص کا کوئی ایمان نہیں، جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

پڑوسی کی حدود

(ابوھریرہ) مرفوعا: حق الجار اربعين دارا هكذا وهكذا وهكذا يمينا وشمالاً وقدام وخلف. [موصلی]

پڑوسی کے حق کا دائرہ دائیں بائیں، آگے پیچھے چالیس گھروں تک وسعت رکھتا ہے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: كل اربعين دارا جيران من بين يده ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله. [کا، ص ٦٨٩]

آگے پیچھے، دائیں بائیں چالیس چالیس گھروں تک سب پڑوسی ہوتے ہیں۔

پڑوسی کا انتہائی حق

(انس) مرفوعا: ما امن بى من بات شبعان وجاره جائع الى جنبه وهو يعلم [طب (فی الکبیر)]

(ابوجعفر) مرفوعا: ما امن بى من بات شبعان وجاره جائع. [کا، ص ٦٨٩]

اُس شخص کا مجھ پر ایمان ہی نہیں جو خود تو شکم سیر ہو کر رات گزارے اور اسے اس کا علم ہو کہ اس کا پڑوسی بھوکا ہے۔

اس شخص کا مجھ پر ایمان ہی نہیں، جو پیٹ بھر کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

پڑوسی کی ایذا رسانی

(ابوهريره) مرفوعا: ......لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه. [بخ (احكام)، مس (ايمان)]

جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(علی) مرفوعا: من آذى جاره حرم الله عليه ريح الجنة. وماواه جهنم. [مل ٤:٧]

جو اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائے گا، اس پر اللہ جنت کی خوشبو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

پڑوسی اور زیردست کے حقوق

(عائشه) مرفوعا: ما زال جبريل يوصينى بالجار حتى ظننت انه يورثه وما زال يوصينى بالمملوک حتى ظننت انه يضرب له اجلا او اذا بلغه عتق. [به (فى شعب الايمان)]

مجھے جبریل نے پڑوسی کے متعلق اتنی لگاتار وصیت کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے اور مملوک

( ) مرفوعا: ما زال (جبريل) يوصينى بالجار حتى ظننت انه سيورثه وما زال يوصينى بالمملوک حتى ظننت انه سيضرب له اجلا يعتق فيه. [مل ١:٣٢، كا ١:٨]

مجھے جبریل نے پڑوسی کی بابت اتنی مسلسل وصیت کی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے اور مملوک کے بارے

کے بارے میں اتنی مسلسل وصیت کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اس کے لیے ایک ایسی میعاد مقرر کر دیں گے جس کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا۔

میں اتنی لگاتار وصیت کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ بس ایک میعاد مقرر کر دیں گے، جس میں وہ آزاد ہو جائے گا۔

بندوں کا قرض معاف نہیں ہوتا

(ابن عمرو بن العاص) مرفوعا: يُغفر للشهيد كل ذنب الا الدَّين. [مس (امارة)، ما (جهاد)]

شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے، بجز قرض کے۔

( ) اول قطرة من دم الشهيد كفارة لذنوبه الا الدَّين فان كفارته قضاؤه. [مل ٢:١١٢]

شہید کے خون کا پہلا قطرہ اس کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، بجز قرض کے کہ اس کا کفارہ تو ادائے قرض ہی ہے۔

غنی کا ٹال مٹول کرنا

(ابوهريره) مرفوعا: ......مطل الغنى ظلم...... [بخ (حواله)، مس (مساقات)، دا، نس (بيوع)، ما (صدقات)]

خوش حال کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(علی) مرفوعا: مطل الغنى ظلم. [مل (٤:٢٧٢)]

خوشحال کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

صلوٰۃ

(۶)

اولین پُرسش نماز بود

(ابنِ مسعود) مرفوعا: اول ما یحاسب به العبد الصلوٰة...... [نس، تر (صلوٰۃ)]

بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب کتاب ہوگا۔

(ابوجعفر) اول ما یحاسب به العبد عن الصلوٰة. [مل ۱۳٤:۱]

بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب کتاب ہوگا۔

مسواک کی اہمیت

(ابوهریره) مرفوعا: لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلوة. [تر (طہارت)]

اگر مجھے اپنی امت پر بار ہونے کا خطرہ نہ پیدا ہوتا تو میں ہرنماز کے وقت مسواک کا حکم دے دیتا۔

( ) مرفوعا: لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند وضوء کل صلوٰة. [مل ۳٤:۱، کا ۸:۱]

اگر مجھے اپنی امت پر شاق گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وضو کے وقت مسواک کا حکم دے دیتا۔

جان کی قدر و قیمت غسل سے زیادہ ہے

(جابر) فاصاب رجلا منا حجر فشجّه فی راسه ثم احتلم...... فاغتسل فمات ...... فقال: قتلوه قتلهم الله الا سالوا اذا لم یعلموا فانما شفاء العیّ السوال. [دا، ما (طہارت)]

ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور سر کھل گیا۔ اس کے بعد اسے احتلام ہوگیا۔ لوگوں نے اسے بتایا کہ پانی سے تو نہانا ہی پڑے گا) اس نے غسل کیا اور (سردی سے کپکپا کر) مرگیا۔ حضورؐ نے (یہ خبر سن کر) فرمایا کہ لوگوں نے اسے مارڈالا۔ اللہ ان سے خدا سمجھے۔ جب انہیں مسئلہ معلوم نہ تھا تو پوچھ لیتے۔ ناواقفیت کا علاج دریافت کرنا ہے۔

(جعفر) وقیل لرسول الله صلی الله علیه واله یا رسول الله ان فلانا اصابته جنابة وهو مجدود فغسلوه فمات. فقال قتلوه. الا سالوا الایمموه. ان شفاء العی السوال. [مل ۵۹:۱]

حضورؐ کو بتایا گیا کہ فلاں شخص کو زخمی ہونے کی حالت میں حاجتِ غسل ہوگئی اور لوگوں نے اسے نہلا دیا جس سے وہ مرگیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جان لے لی۔ پوچھ کیوں نہ لیا۔ اسے تیمم کیوں نہ کرا دیا۔ ناواقفیت کا علاج دریافت کرلینا ہے۔

بوقتِ اذان کانوں میں انگلیاں ڈالنا

(سعد القرظ) انه صلی الله علیه وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیه فی اذنیه. [...]

(ابوعبدالله) من السنة اذا اذن الرجل ان یضع اصبعیه فی اذنیه. [مل ۱۸٤:۱]

آنحضورؐ نے بلالؓ[1] کو حکم دیا کہ بحالت اذان، اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیا کریں۔

جب کوئی شخص اذان کہے تو سنت یہ ہے کہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لے۔

قبلہ رُو ہوکر بول و براز نہ کرو

(ابوسعید الخدری) ......انه نهی ان یستقبل القبلة بغائط او بول. [ما، دا (طهارت)]

آنحضرتؐ نے بول و براز کے وقت قبلہ رُو ہونے سے منع فرمایا ہے۔

(ابو عبدالله) ......نهی عن استقبال القبلة ببول او غائط. [مل ۱:۱۸۰، ۱:۳۲۶]

آنحضرتؐ نے بول و براز کے وقت قبلہ رُو ہونے سے منع فرمایا ہے۔

باجماعت نماز کا درجہ

(ابوسعید) صلوة الرجل فی جماعة تزید علی صلاته وحده خمسا وعشرین درجة. [مسند ابی یعلی ومستدرك حاكم، مسند احمد]

جماعت سے نماز ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ بلند درجہ رکھتا ہے۔

( ) ......وصلاة الرجل فی جماعة تفضل علی صلاة الرجل وحده بخمس وعشرین درجة فی الجنة [مل ۱:۱٤٥]

جماعت سے نماز ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے جنت میں پچیس گنا زیادہ درجہ رکھتا ہے۔

تارکینِ جماعت پر وعید

(ابوهریره) مرفوعا: ولقد هممت ان آمر بالصلوة فتقام ثم آمر رجلا

(ابوجعفر) مرفوعا: ......لتحضرن المسجد او لاحرقن علیکم منازلکم

[1] حضورؐ کے چار مؤذن تھے: بلال، عبداللہ بن مکتوم الاعمی اور ابومحذورہ (مکے میں) اور سعد القرظ (بلال کی غیر موجودگی میں)۔

فیصلی بالناس ثم انطلق معی برجال معهم حزم من حطب الی قوم لا یشهدون الصلوة فاحرق علیهم بیوتهم بالنار. [بخ (اذان)، مس (مساجد)، دا (صلوٰة)، تر (صلوٰة)، نس (اقامه)، ما (مساجد)]

میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کا حکم دوں پھر جب اقامت کہی جاچکے تو میں کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم دے دوں اور خود چند آدمیوں کو جن کے ساتھ لکڑی کے گٹھر ہوں، ساتھ لے کر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو مسجد میں نہیں آتے، پھر ان کے گھروں کو جلا کر ان پر گرا دوں۔

[مل ۱:۱٤٦]

تم لوگ مسجد کی حاضری دیا کرو ورنہ میں تمہارے گھروں کو جلا کر تمہارے اوپر گرا دوں گا۔

ترکِ صلوٰۃ

(بریدہ) مرفوعا: ......العهد الذی بیننا وبینهم الصلوة فمن ترکها فقد کفر. [تر (ایمان)، نس (صلوٰة)، ما (اقامة)]

ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ترکِ نماز کا فرق ہے۔ لہٰذا جو اسے چھوڑ دے گا وہ مرتکب کفر ہوگا۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: ...... من ترک الصلوة متعمدا فقد بری منه ذمة الله وذمة رسوله. [کا، ص ٥١٦]

جو نماز کو قصداً چھوڑ بیٹھے گا، اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے بری الذمہ ہوجائیں گے۔

مستحق امامت

(ابومسعود البدری) مرفوعا: یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله، فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم اقدمهم هجرة، فان کانوا فی الهجرة سواء فاقدمهم سنًا ولایؤم الرجل فی سلطانه. [نس (امامت)، تر (مواقیت)، ما (اقامه)، مس، بخ، دا (صلوٰۃ)]

جماعت کی امامت وہ کرائے جو ان سب میں زیادہ واقف قرآن ہو۔ اگر واقفیت قرآن میں سب برابر ہوں تو وہ امامت کرائے جو ہجرت میں سبقت لے گیا ہو۔ اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو امام وہ ہو جو عمر میں زیادہ ہو اور کوئی شخص اس کے حلقۂ حکومت میں امامت نہ کرائے۔

(ابوجعفر) ان اولی الناس بالتقدم فی جماعة اقرؤهم للقرآن، وان کانوا فی القراءة سواء فافقههم وان کانوا فی الفقه سواء فاقدمهم هجرة فان کانوا فی الهجرة سواء فاسنّهم فان کانوا فی السن سواء فاصبحهم وجها وصاحب المسجد اولی بمسجده. [مل ۱: ۲۷۳-۲۷۴]

جماعت میں آگے ہونے (امام ہونے) کا زیادہ مستحق وہ ہے جو قرآن سے زیادہ واقف ہو۔ اگر اس واقفیت میں سب برابر نکلیں تو جو زیادہ فقیہ ہو۔ اگر تفقہ میں بھی برابر ہوں تو جو ہجرت میں سبقت رکھتا ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو۔ اگر عمر میں بھی برابر ہوں تو جو زیادہ وجیہہ ہو اور مسجد والا اپنی مسجد (کی امامت) کا زیادہ حقدار ہے۔

کس امام کی نماز قبول نہیں؟

(ابن عمر) مرفوعا: ثلاثه لا یقبل الله

نهی رسول الله صلی الله علیه وآله ان

لهم صلاة، الرجل یؤم قوما وهم له کارهون. [دا (طهارة)، ما (صلاة)]

تین قسم کے آدمیوں کی نماز اللہ قبول نہیں فرماتا (ان میں ایک) وہ شخص ہے جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ اس سے کراہت کرتی ہو۔

یؤم الرجل قوما الاباذنهم.

حضورؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کسی قوم کی اجازت (خوشی) کے بغیر امامت کرے۔

امام کب آگے کھڑا ہو؟

(سمرة بن جندب) امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذاکنا ثلثه ان یتقدمنا احدنا. [تر (صلوٰۃ)]

آنحضرتؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ (بوقت نماز) جب ہم تین ہوں تو ہم میں کا ایک آگے ہوجائے۔

(محمد بن مسلم) سئل (ابوجعفر) عن الرجل یؤم الرجلین قال یتقدمهما ولایقوم بینهما. [مل ۱: ۲۵۲]

ابوجعفر سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دو آدمیوں کی امامت کرارہا ہو تو انہوں نے فرمایا کہ وہ آگے ہو جائے اور ان دونوں کے درمیان کھڑا نہ ہو۔

صف بندی پر نگاہ

(انس) مرفوعا: استووا استووا استووا فو الذی نفسی بیده انی لاراکم من خلفی کما اراکم من بین یدی. [نس (صلوٰۃ)]

(ابوجعفر) مرفوعا: ......اقیموا صفوفکم فانی اراکم من خلفی کما اراکم من قدامی ومن بین یدیّ. [مل ۱: ۱۵۳]

صفیں برابر کرلو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے پیچھے بھی تمہیں اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔

اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو کیونکہ میں جس طرح تمہیں اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اسی طرح اپنے پیچھے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔

افضل صف

(ابوہریرہ) مرفوعا: ......خیر صفوف الرجال اولها وشرها اخرها. [مس، دا (صلوٰة)، تر (مواقیت)، ما (اقامت)، نس (امامت)]

(ابوجعفر) ......افضل الصفوف اولها وافضل اولها من دنى الى الامام. [ال ۲۷۴:۱]

مردوں کے لیے بہتر صف اول ہے اور بدتر صف آخری۔

بہترین صف پہلی صف ہے اور پہلی صف میں بہتر وہ ہے جو امام سے قریب ہو۔

امام سے قریب تر کون کھڑا ہو

(ابومسعود البدری) مرفوعا: لیلینی منکم اولوالاحلام و النھی. [نس (امامت)، مس، دا (صلوٰة)، ما (اقامت)]

(ابوجعفر) ......ولیکن من یلی الامام منکم اولوا لاحلام والتقٰی...... [ال ۲۷۴:۱]

تم میں سے جو لوگ صاحب عقل و دانش ہیں وہی مجھ سے (نماز میں) قریب تر رہیں۔

تم میں سے جو صاحب عقل و تقویٰ ہو وہی امام سے قریب رہے۔

امام سب کے حق میں دعا کرے

(ثوبان) مرفوعا: لا یؤمّ رجل قوما فیخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل فقد خانهم. [دا (طہارة)، تر (صلوٰة)، ما (...)]

(ابوعبدالله) من صلی بقوم فاختص نفسه بالدعاء دونهم فقد خانهم. [مل ۲۶۵:۱، تھ ۱۳۳:۱]

کوئی شخص کسی جماعت کی امامت اس طرح نہ کرے کہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کو دعا کے لیے مخصوص کرلے۔ اگر ایسا کرے گا تو وہ خائن ہوگا۔

جو شخص ایک جماعت کو نماز پڑھائے اور لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کو دعا کے لیے مخصوص کرلے تو وہ خائن ہے۔

مقتدیوں کی رعایت

(جابر) ......ثم جاء یؤم قومه فقرأ البقرة فاعتزل رجل من القوم فصلى فقيل له نافقت يافلان فقال مانافقت وأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان معاذاً يصلى ثم يرجع فيؤمنا فقرأ سورة البقرة فقال يامعاذ افتان انت؟ اقرأ بكذا اقراء بكذا قال ابو الزبير سبح اسم ربك الاعلى، والليل اذا يغشى. [بخ (اذان)، مس، دا (صلوٰة)، نس (افتتاح)، تر (جمعه)]

(ابوعبدالله) وکان معاذ یؤمّ فی مسجد علی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله ویطیل القرأة وانه مربه رجل فافتتح سورة طویلة فقرأ الرجل لنفسه وصلی ثم رکب راحلته فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وآله فبعث الی معاذ فقال یامعاذ ایاک ان تکون فتاناً علیک بالشمس وضحاها وذواتها. [مل ۲۵۵:۱]

...اس کے بعد وہ (معاذ) اپنے محلے کی امامت کرانے آئے اور سورہ بقرہ پڑھنے

حضورؐ کے عہد میں معاذ ایک مسجد میں امامت کرتے تھے اور طویل قرأت کرتے

لگے۔ آخر اس محلے کے ایک آدمی نے الگ ہوکر اپنی نماز ادا کرلی۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تم منافق تو نہیں ہوگئے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ حضورؐ کے پاس جاکر کہنے لگا کہ معاذ (حضور کے پیچھے) نماز پڑھنے کے بعد واپس آئے تو سورہ بقرہ پڑھ ڈالا۔ حضورؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تم فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہو؟ فلاں فلاں سورتیں... سورۂ اعلیٰ و سورۂ لیل وغیرہ پڑھا کرو۔

تھے۔ ایک بار کوئی شخص ان کے پاس سے گزرا تو انہوں نے نماز شروع کرکے طویل سورہ شروع کردیا۔ اس نے اپنے دل میں قرأت شروع کرکے نماز ختم کرلی اور اپنی سواری پر چڑھ کر روانہ ہوگیا۔ حضورؐ کو اس واقعے کی اطلاع ملی تو معاذ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اے معاذ فتنہ جُو ہونے سے بچو۔ سورہ شمس وغیرہ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

گریۂ طفل سے تخفیفِ نماز

(انس) مرفوعا: انی لادخل فی الصلوة ارید ان اطیلها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی لما اعلم من وُجد امه من بکائه. [بخ (اذان)، مس، دا، تر (صلوٰۃ)، نس، ما (اقامہ)]

(ابوعبدالله) ان النبی صلی الله علیه وآله کان ذات یوم یؤمّ اصحابه فیسمع بکاَ الصبی فیخفف صلاته. [مل ۱:۲۲۵]

میں نماز شروع کرکے طول دینا چاہتا ہوں تو بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہٰذا نماز سے جلدی گزر جاتا ہوں کیونکہ میں اس تکلیف کو جانتا ہوں جو ماں کو بچے

آنحضورؐ کسی دن اپنے اصحاب کی امامت کراتے ہوئے بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اپنی نماز میں تخفیف فرمادیتے۔

[illegible] رونے سے ہوتی ہے۔

عورتوں کے لیے سجدے سے سر اٹھانے میں تاخیر

([illegible]هل بن سعد) لقد رایتُ الرجال [illegible] أزرهم فی اعناقهم مثل الصبیان من ضیق الازر خلف النبی صلی الله علیه وسلم فقال قائل یمعشر النساء [illegible]رفعن رؤوسکن حتی یرفع الرجال. [illegible] (صلوٰۃ)]

(علی بن ابی طالب) کان النساء یصلین مع النبی صلی الله علیه وآله فکن یؤمرنَ ان لایرفعن رؤوسهن قبل الرجال لضیق الازر. [مل ۱:۲۵۹]

[illegible] نے مردوں کو دیکھا کہ تہبد چھوٹے ہونے کی وجہ سے بچوں کی طرح اسے اپنی گردنوں سے باندھے ہوئے حضورؐ کے [illegible] (نماز ادا کرنے لگے) ہیں۔ اتنے میں ایک شخص نے آواز دی کہ اے عورتو! مردوں سے پہلے اپنے سر نہ اٹھاؤ۔

آنحضورؐ کے ساتھ عورتیں بھی نماز ادا کیا کرتی تھیں تو انہیں حکم دیا جاتا تھا کہ مردوں سے پہلے اپنے سر نہ اٹھائیں کیونکہ تہبد بہت مختصر تھے۔

عورتوں کے لیے مقامِ نماز

([illegible] مسعود) مرفوعا: صلوٰة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی [illegible]رتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها. [دا (صلوٰۃ)]

(ابو عبدالله) صلوٰة المرأة فی مخدعها افضل صلاتها فی بیتها وصلاتها فی بیتها افضل من صلاتها فی الدار. [مل ۱:۲۵۲]

عورت کی جو نماز کمرے میں ہو، وہ اس سے بہتر ہے جو دالان میں ہو اور اس کی جو نماز کوٹھری میں ہو، وہ اس سے بہتر ہے جو کمرے میں ہو۔

عورت کی نماز جو کوٹھری میں ہو، اس نماز سے بہتر ہے جو کمرے میں ہو اور اس کی جو نماز کمرے میں ہو، وہ اس سے بہتر ہے جو دالان میں ہو۔

عورتوں کے لیے بہترین مقامِ نماز

(امر سلمه) مرفوعا: خیر مساجد النساء قعربیوتهن. [بہ، اح]

عورتوں کی بہترین مسجد گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔

(ابوعبدالله) خیر مساجد نسائکم البیوت. [مل ۱:۱۵٤، تھ ۱:۳۲۵]

تمہاری عورتوں کی بہترین مسجد گھر ہیں۔

بحالتِ نماز حضورؐ کے سامنے عائشہؓ

(عائشه) کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورِجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتهما والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح. [بخ (صلوٰة)، مس (صلوٰة)، نس (طهارة)]

میں کبھی اس طرح حضورؐ کے سامنے سوتی تھی کہ میرے پاؤں حضورؐ کے سامنے ہوتے۔ پھر حضورؐ سجدہ فرماتے تو مجھے اشارہ فرما دیتے اور میں پیروں کو سمیٹ لیتی۔ جب حضور کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی۔ ان ایام میں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

(ابوعبدالله) ......ان النبی صلی الله علیه وآله کان یصلی وعائشة مضطجعة بین یدیه وهی حائض وکان اذا اراد ان یسجد غمز رجلیها فرفعت رجلیها حتی یسجد. [مل ۱:۱۵۹]

آنحضورؐ نماز ادا فرماتے ہوتے اور عائشہؓ حضورؐ کے سامنے بحالتِ ایام لیٹی ہوتیں۔ جب حضورؐ سجدہ ادا کرتے تو ان کے پیروں کو اشارہ فرماتے اور وہ اپنے پاؤں کو سمیٹ لیتیں تاکہ آپ سجدہ فرمالیں۔

وتر کی دعائے قنوت

(حسن ابن علی بن ابی طالب) علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمات اقولهم فی الوتر: اللهم اهدنی فی من هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی ولایقضی علیک وانه لایذل من والیت. (ولا یعز من عادیت) تبارک ربنا وتعالیت سبحانک رب البیت. [نس، تر، دا (وتر)، ما (اقامة)]

حضورؐ نے مجھے وہ کلمات سکھائے ہیں جو میں وتر میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) اے اللہ مجھے ہدایت دے کر ہدایت یافتوں میں بنا۔ عافیت دے کر عافیت یابوں میں

( ) کان النبی صلی الله علیه وآله یقول فی قنوت الوتر: اللهم اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شرما قضیت فانک تقضی ولایقضی علیک سبحانک رب البیت استغفرک واتوب الیک واومن بک واتوکل علیک لاحول ولاقوة الابک یارحیم. [مل ۱:۳۰۸]

آنحضورؐ وتر کے قنوت میں یوں فرماتے تھے (ترجمہ) اے اللہ مجھے ہدایت دے کر ہدایت یافتوں میں بنا اور عافیت دے کر عافیت یابوں میں بنا اور جن کو تو نے

بنا اور تُو نے جن کو دوست بنایا ہے، ان کی طرح مجھے بھی بنا اور تُو نے مجھے جو کچھ دیا ہے، اس میں برکت دے اور اپنے فیصلوں کے شر سے مجھے بچا، اس لیے کہ تو دوسروں کا فیصلہ کر دیتا ہے لیکن تیرا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ جس کا تو دوست ہو، اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا (اور جس کا تُو دشمن ہو، اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا) تُو بابرکت ہے، بلند ہے، پاک ہے، اے رب البیت!

اپنا دوست بنایا ہے، ان کی طرح مجھے بھی بنا اور تُو نے مجھے جو کچھ دیا ہے، اس میں برکت عطا فرما اور اپنے فیصلوں کے شر سے مجھے بچا، کیونکہ تُو دوسروں کا فیصلہ کرتا ہے اور کوئی تیرا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تو پاک ہے اے رب البیت! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے رحیم! برائی سے گریز اور نیکی پر قدرت تیری ہی توفیق سے وابستہ ہے۔

جمعے کی موت کی برکات

(ابن عمر) مرفوعا: ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الاوقاه الله فتنة القبر. [تر (جنائز)]

جو مسلمان بھی جمعے کو یا شبِ جمعہ کو مرے گا، اسے اللہ تعالیٰ فتنۂ قبر سے محفوظ رکھے گا۔

(ابوجعفر) ......ومن مات یوم الجمعة کتب الله له، براءة من عذاب القبر. [مل ۱:۵۳]

جو جمعے کے دن مرے گا، اس کے لیے اللہ تعالیٰ عذابِ قبر سے نجات لکھ دے گا۔

عیدین میں کھانے کا وقت

(بریدة) کان النبی صلی الله علیه

(ابوعبدالله) کان علی علیه السلام

وسلم لایخرج یوم الفطر حتی یطعم ولایطعم یوم الاضحی حتی یصلی. [تر (...)، ما (صیام)]

آنحضرتؐ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے روز نماز ادا کیے بغیر کچھ نہ کھاتے تھے۔

یاکل یوم الفطر قبل ان یغدو الی المصلی ولا یاکل یوم الاضحی حتی یذبح. [مل ۱:۳۲۱]

حضرت علیؑ عید الفطر کے دن عیدگاہ روانہ ہونے سے پہلے کھا لیتے تھے اور عید الاضحیٰ کے روز جب تک قربانی نہ کر لیتے کچھ نہ کھاتے تھے۔

عیدین میں اذان واقامت نہیں

(جابر بن سمرہ) صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم العیدین غیر مرة ولامرتین بغیر اذان ولااقامة. [مس، دا، (...) (صلوٰة)]

میں نے حضورؐ کے ساتھ بارہا عیدین پڑھی ہیں، بغیر اذان واقامت کے۔

(ابوعبدالله) ......لیس فیهما (ای العیدین) اذان ولا اقامة. [مل ۱:۳۳۲، نه ۱:۳۳۵]

عیدین میں نہ اذان ہے، نہ اقامت۔

نمازِ عیدین کا سُترہ

(ابن عمر) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج العنزة یوم الفطر ویوم الاضحی یرکزها فیصلی الیها. [(...) (صلوٰة)]

(ابوجعفر) کانت لرسول الله صلی الله علیه وآله عنزة فی اسفلها عکاز یتوکاء علیها ویخرجها فی العیدین یصلی الیها. [مل ۱:۳۲۳]

آنحضرتؐ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن برچھی دار عصا نکالتے تھے جس کو گاڑ دیتے اور اس طرف رُخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

آنحضرتؐ کے پاس ایک عصا تھا، جس کے نیچے برچھی لگی تھی۔ حضورؐ اس پر ٹیک بھی لگاتے اور عیدین کے موقعے پر اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

عیدین سے واپسی کا راستہ

(ابوھریرہ) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ. [تر (صلوٰۃ)]

(ابوعبداللہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کان اذا خرج الی العید لم یرجع فی الطریق الذی بدأ فیہ یاخذ فی طریق غیرہ. [مل ۱:۳۳۳]

جب آنحضورؐ عید کے دن ایک راستے سے (عیدگاہ) جاتے تو دوسرے راستے سے واپس آتے۔

آنحضرتؐ جب عید کے لیے نکلتے تو اس راستے سے واپس نہ آتے جس سے گئے تھے، بلکہ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔

اگر جمعے کو عید ہو

(ابوھریرہ) مرفوعا: اجتمع فی یومکم ھذا عیدان، فمن شاء اجزأہ من الجمعۃ وانا مجمعون. [دا (صلوٰۃ)، ما (اقامہ)]

(ابوعبداللہ) اجتمعا (احدالعیدین ویوم الجمعۃ) فی زمان علی علیہ السلام فقال: من شاء ان یأتی الجمعۃ فلیأت ومن قعد فلا یضرہ. (ولیصل الظھر). [مل ۱:۳۲۳]

آج دو عیدیں (جمعہ اور عید) یکجا ہو گئی ہیں جو چاہے اس کے لیے یہ عید ہی کافی ہے (جمعہ کی ضرورت نہیں) مگر ہم تو دونوں ہی ادا کریں گے۔

حضرت علیؑ کے زمانے میں دونوں عیدیں (عید اور جمعہ) یکجا ہو گئیں تو آپ نے کہا جو جمعے میں آنا چاہے وہ آئے اور اگر وہ گھر بیٹھا رہے تو بھی کوئی حرج نہیں (مگر وہ ظہر پڑھ لے)۔

نماز میں کپڑا لٹکنا

(ابوھریرہ) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن السدل فی الصلاۃ. [دا، ... (صلوٰۃ)]

(ابوجعفر بن علی) ......ایاکم وسدل ثیابکم. [مل ۱:۱٦٨]

حضورؐ نے نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) سے منع فرمایا ہے۔

سدلِ ثوب سے بچو۔

نماز میں قتلِ موذی

(ابوھریرہ) مرفوعا: ......اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب. [دا (صلوٰۃ) تر (مواقیت)]

(زرارہ عن ابی جعفر) قال لہ: رجل یری العقرب والافعی والحیۃ وھو یصلی ھل یقتلھا؟ قال: نعم ان شاء فعل. [مل ۱:۱٦٧]

نماز کی حالت میں اسودین یعنی سانپ اور بچھو کو مار سکتے ہو۔

زرارہ نے پوچھا کہ ایک شخص بحالتِ نماز بچھو، افعی اور سانپ کو دیکھتا ہے تو کیا وہ اسے مار سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اگر چاہے۔

بحالتِ نماز اگر تھوکنا پڑے

(طارق بن عبدالله المحاربی) مرفوعا: اذا صليت فلا تبزقن بين يديک ولاعن يمينک ولكن ابزق عن يسارک اوتحت قدمک. [ما (اقامه)، بخ (عمل فی الصلوٰة)، مس (مساجد)، تر (جمعه)، نس (طهارت)]

جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے یا دائیں نہ تھوکو، بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکو۔

(ابوجعفر) لايبزقن احدكم قِبل وجهه ولا عن يمينه وليبزق عن يساره وتحت قدمه اليسرى. [مل ۱:۱۸۰]

کوئی شخص (نماز میں) سامنے یا دائیں نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ

۱. (عطأ بن يسار) مرفوعا: اللهم لاتجعل قبری وثنا يعبد. [موطا]

اے اللہ میری قبر کو بت نہ بننے دینا، جس کی پرستش ہو۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: لاتتخذوا قبری قبلة ولامسجدا فان الله عزوجل لعن اليهود حيث اتخذوا قبور انبيائهم مساجد. [مل ۱:۱۱٤]

میری قبر کو قبلہ یا عبادت گاہ نہ بنانا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود پر اس لیے لعنت بھیجی ہے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔

۲. (عائشه) مرفوعا: لعن الله اليهود والنصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد. [بخ (جنائز)، نس، مس (مساجد)]

اللہ ان یہودیوں پر لعنت کرے، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔

گرہن کا کسی زمینی حادثے سے تعلق نہیں

(عائشه) مرفوعا: ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد. ولا لحياته ولكنهما آيتان من آيات الله تعالىٰ يريهما عباده فاذا رايتم ذلك فافزعوا الى الصلوٰة.[1] [بخ، نس، مس (کسوف)، دا (...)، ما (اقامه)]

سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے، یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ لہٰذا جب تم یہ (گرہن) دیکھو تو نماز (کسوف) کی طرف لپکو۔

( ) مرفوعا: ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله تجريان بتقديره وتنتهيان الى امره ولا تنكسفان لموت احد ولا لحياة احد فاذا انكسف احدهما فبادروا الى مساجدكم. [مل ۱:۳٤۱، روضة الكافی طبع هند ۱:٤۰]

سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں۔ دونوں اللہ کی تقدیر (قانونِ قدرت) کے مطابق چلتے ہیں اور اسی کے حکم کے مطابق رُک جاتے ہیں۔ کسی کی موت یا کسی کی زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ پس جب کوئی ایک گہنائے تو اپنی مسجدوں

---

[1] یہ خطبہ حضور اکرمؐ نے اس وقت دیا جب ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات کے بعد سورج گرہن ہوا اور بعض لوگوں نے گرہن کو اس وفات کا نتیجہ قرار دیا۔

کی طرف لپکو۔

اہلِ قبور کو سلام

(عائشه) ......قلت كيف اقول لهم يا رسول الله قال: قولى السلام على اهل الديار من المومنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستاخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون. [مس (جنائز)]

میں نے پوچھا اہلِ قبور کو میں کس طرح (کیا) کہوں؟ فرمایا: یوں کہو! (ترجمہ) اس دیار کے اہلِ ایمان و اہلِ اسلام پر سلامتی ہو۔ ہم میں جو آگے اور پیچھے جانے والے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اللہ نے چاہا تو ہم تم ہی سے ملیں گے۔

(جراح المداينى) قال ياعبدالله كيف التسليم على اهل القبور فقال تقول: السلام على اهل الديار من المومنين والمسلمين رحم الله المتقدمين منا والمتاخرين وانا ان شاء الله بكم لاحقون. [مل ۱:۱۱٤، كا ۱:٦٢]

اے ابوعبداللہ! اہلِ قبور کو کس طرح سلام کیا جائے؟ کہا: یوں کہو! (ترجمہ) اس دیار کے اہلِ ایمان و اہلِ اسلام پر سلامتی ہو اور ہم میں جو آگے یا پیچھے جانے والے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور خدا نے چاہا تو ہم تم سے مل جائیں گے۔

تین دن سے زیادہ غم نہیں

(ام عطية) كنا ننهى ان نُحدّ على ميت فوق ثلث الا على زوج اربعة اشهرو عشرا. [بخ (جنائز)، مس (رضاع)، دا، نس، ما (طلاق)]

ہمیں کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا جاتا تھا، مگر شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس دن کا سوگ [illegible]

(ابوعبدالله) ليس لاحد ان يحد اكثرمن ثلثه ايام الاالمراة على زوجها حتى تقضى عدتها. [مل ۱:۱۱٦]

ہم میں سے کسی کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ منانا روانہیں بجز عورت کے جو اپنے شوہر کا سوگ اپنی عدت گزارنے تک منائے گی۔

حدودِ نجاست ماہواری

([illegible]) قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ناولينى الخمرة من [illegible] فقلت انى حائض فقال ان [illegible] ليست فى يدكِ. [مس ([illegible])، دا، تر، نس (طهارة)]

[illegible] حضورؐ نے مسجد سے (آواز دے [illegible]) فرمایا کہ مجھے (خُمرہ چھوٹی چٹائی) [illegible] دو۔ میں نے عرض کیا: میں تو مہینے [illegible] ہوں۔ فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ [illegible] تو نہیں لگا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله لبعض نسائه: فارلينى الخمرة فقالت انا حائض. فقال لها: احيضكِ فى يدك. [مل ۱:٤٠]

حضورؐ نے اپنی ایک بیوی سے فرمایا کہ ذرا مجھے خمرہ (چھوٹی چٹائی) پکڑا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں مہینے سے ہوں۔ فرمایا: کیا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں لگا ہے؟

بچوں سے کب نماز پڑھوائی جائے

([illegible]) مرفوعا: فأمروا اولادكم بالصلوٰة وهم ابناء سبع سنين...... [دا ([illegible])]

(ابوعبدالله) فأمروا صبيانكم بالصلوٰة اذا كانوا ابناء سبع سنين...... [مل ۱:۱۸۲]

تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو۔

تمہاری اولاد جب سات سال کی ہو جائے تو نماز کا حکم دو۔

سخت گرمی میں نمازِ ظہر کا وقت

(ابوذر) كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى سفر فاذّن بلال بصلاة الظهر فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا بلال ابردثم ابرد. [تر، دا (صلوٰة)، بخ (مواقيت)]

ہم حضورؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بلالؓ نے ظہر کی اذان دے دی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بلال! ٹھنڈا اور خاصا ٹھنڈا وقت اختیار کرو۔

(ابوعبدالله) كان الموذن ياتى النبى صلى الله عليه وآله الحر فى صلاة الظهر فيقول له رسول الله صلى الله عيله وآله ابرد ابرد. [مل ۷:۱۴۴]

جب مؤذن حضورؐ کے پاس گرمیوں کی ابتدا ظہر میں آتا تو حضورؐ فرماتے کہ ٹھنڈا وقت اختیار کرو، ٹھنڈا وقت۔

صرف تین مساجد کے لیے سفر

(ابوهريره) مرفوعا: لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجدى هذا والمسجد الاقصٰى. [بخ (مسجد مكه)، مس (حج)، دا (مناسك)، تر (صلوٰة)، نس (مساجد)، ما (اقامه)]

تین مسجدوں کے سوا اور کہیں کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے۔ مسجدِ حرام، مسجدِ (نبوی) اور مسجدِ اقصیٰ۔

(على) لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد. المسجد الحرام ومسجد رسول الله صلى الله عليه وآله ومسجد الكوفة. [مل ۱:۱۵۰]

تین مسجدوں کے سوا کہیں اور کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے۔ مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ کوفہ۔

دُعاء

(۷)

دُعا عین عبادت ہے

۱. (نعمان بن بشیر) مرفوعا: الدعاء هوالعبادة ثم قرأ: وقال ربكم اوعونى استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتى سيدخلون جهنم داخرين. [ما (دعا)، تر (تفسیر)]

دُعا ہی عبادت ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) "تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ سے دُعا کرو، میں قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں، وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہوکر داخل ہوں گے۔"

(ابو هريره) مرفوعا: ليس شئ اكرم على الله من الدعاء.

(ابو جعفر) ان الله عزوجل يقول ان الذين يستكبرون عن عبادتى سيدخلون جهنم داخرين قال هوالدعاء. افضل العبادة الدعاء.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (ترجمہ آیت) "جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ جلد ہی خوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے، پھر کہا: یہ دُعا ہے۔ سب سے افضل عبادت دُعا ہے۔

کوئی چیز ایسی نہیں، جو اللہ کے نزدیک دُعا سے زیادہ برگزیدہ ہو۔

آدابِ دُعا

(فضالة بن عبيد) مرفوعا: اذا صلى احدكم فليبدأ بتحميد الله و الثناء عليه ثم ليصل على النبى (صلى الله عليه وسلم) ثم ليدع بعد ماشاء. [تر (دعوات)، دا (وتر)]

جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے تو اللہ کی حمد و ثنا سے آغاز کرے۔ پھر نبیؐ پر درود بھیجے۔ اس کے بعد جو دُعا مناسب ہو مانگے۔

(ابو عبد الله) اياكم اذا اراد احد كم ان يسأل من ربه شياء من حوائج الدنيا والاخرة حتى يبدأ بالثناء على الله عزو جل و المدح له و الصلوة على النبى صلى الله عليه و آله ثم يسأل الله حوائجه. [کا، ص ۵۹۷]

تم میں سے کوئی اپنے رب سے کوئی دُنیوی یا اخروی حاجت اس وقت تک نہ طلب کرے جب تک اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرکے نبی پر درود نہ بھیج لے۔ یہ کرنے کے بعد پھر اپنی حاجت طلب کرے۔

قبولیت دُعا کے لیے جلدی نہ مچاؤ

(ابو هريره) مرفوعا: يستجاب لاحدكم مالم يعجل يقول قد دعوت ربى فلم يستجب لى. [بخ (دعوات)، مس (ذکر)، دا (وتر)، ما (دعا)]

(ابو عبدالله) ان العبد اذا دعا لم يزل الله تبارک و تعالىٰ فى حاجته مالم يستعجل. [کا، ص ۵۹۳]

بعضوں کی دُعا اس وقت قبول ہوتی ہے، جب وہ جلدی مچاتا ہوا یہ نہ کہے کہ میں نے اپنے رب سے دُعا تو کی مگر اس نے قبول نہ کی۔

بندہ جب دُعا کرتا ہے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے، بشرطیکہ وہ جلدی نہ مچائے۔

افضل اعمال

(ابن مسعود) مرفوعا: افضل العبادة انتظار الفرج. [تر (دعوات)]

افضل عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔

(علی) احبّ الاعمال الی الله عزوجل انتظار الفرج. [مل ٤:٢٧٤]

پسندہ ترین عمل اللہ کے نزدیک کشادگی کا انتظار ہے۔

جلد قبول ہونے والی دُعا

١. (عمرو بن العاص) مرفوعا: ان اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب. [دا (دعا)، تر (بر)، ما (مناسك)]

سب سے زیادہ جلدی وہ دُعا قبول ہوتی ہے جو ایک غائب دوسرے غائب کے لیے کرے۔

١. (ابو عبدالله) مرفوعا: لیس شیٔ اسرع اجابة من دعوة غائب لغائب. [كا، ص ٦٠٨]

سب سے زیادہ جلدی وہ دُعا قبول ہوتی ہے جو غائب غائب کے لیے کرے۔

٢. (ابو هريره) مرفوعا: ثلثة لاترد، دعوة الصائم حتى يفطر والامام العادل، و دعوة المظلوم يرفعها الله

٢. (ابوجعفر) خمس دعوات لايحجبن من الرب تبارک و تعالیٰ دعوة الامام المقسط، ودعوة

فوق الغمام و يفتح لها ابواب السماء و يقول الرب تعالیٰ لانصرتک ولو بعد حين. وفی رواية ثلث دعوات مستجابات لاشک فی اجابتهن. دعوة المظلوم ودعوة المسافرو دعوت الوالد على الولد. [تر (دعوات)، ما (صيام)]

تین قسم کی دُعائیں رَدّ نہیں ہوتیں۔ روزے دار کی دُعا تا آنکہ وہ روزہ کھول دے۔ امام عادل کی دُعا اور مظلوم کی دُعا کو تو اللہ تعالیٰ بادل سے اوپر لے جاتا ہے اور آسمان کے دَر اُن کے لیے کھول دیتا ہے اور رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری مدد کر کے رہوں گا، خواہ کچھ دیر بعد ہی کیوں نہ ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ تین دُعائیں ایسی ہیں جو قبول ہوتی ہیں اور ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دُعا اور مسافر کی دُعا اور ماں باپ کی بددُعا اولاد کے حق میں۔

المظلوم، يقول الله عزّوجل لانتقمن لک ولو بعد حين......

پانچ دُعائیں ایسی ہیں، جو رب تعالیٰ سے حجاب میں نہیں رہتیں۔ امام عادل کی دُعا اور مظلوم کی دُعا کو تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ میں تیرا انتقام لے کر رہوں گا۔ اگرچہ کچھ عرصے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

٣. (ابوعبدالله) مرفوعا: اربعة لاتردلهم دعوة حتى تفتح لهم

ابواب السماء وتصير الى العرش الوالد لولده والمظلوم على من ظلمه والمعتمر حتى يرجع والصائم حتى يفطر. [کا، ص ٦٠٨]

چار دُعائیں رَدّ نہیں ہوتیں حتیٰ کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچ جاتی ہیں۔ باپ یا ماں کی دُعا اولاد کے حق میں۔ مظلوم کی بددُعا ظالم کے حق میں۔ عمرہ ادا کرنے والے کی دُعا تاآنکہ وہ واپس آ جائے اور روزے دار کی دُعا تاآنکہ وہ افطار کر لے۔

دُعا رائیگاں نہیں جاتی

(سلمان) ان ربكم حيى كريم يستيحى من عبده اذا رفع يديه ان يردهما صفرين خائبتين. [دا (وتر)، تر (دعوات)، ما (دُعا)]

(ابوجعفر) مابسط عبد يديه الى الله عزّوجل الا واستحيى الله ان يردها اصفرا حتى يجعل فيها من فضله ورحمته مايشاء. [مل ۱:۲۱۳، کا، ص ۵۹۳]

اللہ تعالیٰ حیّ اور سخی ہے جب بندہ اس کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے خالی اور

جب بندہ اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ وہ اپنی

امراد واپس کرتے اسے عار آتی ہے۔

مرضی کے مطابق اپنی کچھ رحمت و فضل کیے بغیر ہی اسے خالی واپس کر دے۔

دُعا کا لاانتہا اثر

(ابن عمر) مرفوعا: الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل ولايرد القضاء الاالدعاءُ فعليكم بالدعاء. [تر (دعوات)، ما (مقدمہ) بلفظ 'القدر']

۱. (ابوعبدالله) ان الدعاء يرد القضاء. [کا، ص ۵۹۱]

دُعا اس مصیبت میں بھی نفع بخش ہے، جو نازل ہو چکی ہو اور اس میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو اور تقدیر کو دُعا کے سوا کوئی نہیں بدل سکتی۔ لہٰذا دُعا کا التزام رکھو۔

دُعا تو تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔

۲. (على ابن الحسين) الدعاء يدفع البلاء النازل ومالم ينزل. [کا، ص ۵۹۱]

نازل شدہ اور غیرنازل شدہ دونوں طرح کی مصیبتوں میں دُعا نفع بخش ہوتی ہے۔

سونے اور جاگنے کے وقت کی دُعا

(حذیفة) ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اوىٰ الى فراشه قال باسمک اللهم احيىٰ اموت واذا

(　　) كان رسول الله صلى الله عليه وآله اذا اوىٰ الىٰ فراشه قال باسمک اللهم احيىٰ وباسمک

اصبح قال الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور. [بخ، تر (دعوات)، دا (ادب)، مس (ذکر)، ما (دعاء)]

جب حضورؐ اپنے بستر پر جاتے تو یوں فرماتے: (ترجمہ) اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے زندہ ہوں اور مروں گا بھی۔ اور جب صبح ہوتی تو یوں فرماتے: (ترجمہ) تمام حمد اسی اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور (مر کر) لوٹنا بھی اسی کی طرف ہے۔

اموت. فاذا استیقظ قال الحمد لله الذی احیانی بعد ما اماتنی والیه النشور. [مل ۱:۳۰۴، کا ۲:۵۳۹]

جب آنحضرتؐ اپنے بستر پر جاتے تو یوں فرماتے: (ترجمہ) اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے زندہ ہوں اور تیرے ہی نام پر مروں گا۔ اور جب جاگتے تو یوں فرماتے: ساری حمد اس خدا کے لیے ہے، جس نے مجھے موت دینے کے بعد زندگی دی اور (مرکر) لوٹنا بھی اسی کی طرف ہوگا۔

حضرت عمرؓ کا اندازِ استسقاء

(انس) ان عمر کان اذا قحطوا استسقی بالعباس فقال: اللهم انا کنا نتوسل الیک بنبیک فتسقینا فانا نتوسل الیک بعم نبیک فاسقنا فیسقون. [بخ (استسقاء)]

جب قحط پڑتا تو حضرت عمرؓ جناب عباسؓ سے بارش کی دُعا کراتے اور کہتے کہ اے اللہ ہم پہلے تیرے نبی کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرتے تھے اور تو ہمیں

(ابوجعفر عن بن عباس) ان عمر بن الخطاب خرج یستسقی فقال للعباس قم فادع ربک واستسق وقال اللهم انا نتوسل الیک بعم نبیک. [مل ۱:۳۴۰]

حضرت عمرؓ بن خطاب بارش مانگنے کے لیے نکلے تو عباسؓ سے کہا کہ اُٹھو اور اپنے رب سے دُعا کر کے پانی مانگو، اور خود یہ کہا کہ اے اللہ ہم تیرے نبیؐ کے چچا کے

سیراب کرتا تھا۔ پس اب ہم تیرے نبیؐ کے چچا کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں سیراب کر، اس کے بعد بارش سے لوگ سیراب ہوتے۔

ذریعے تیرا قرب حاصل کرتے ہیں۔

بحری سفر کے وقت کی دُعا

(حسین بن علی) مرفوعا: امان امتی من الغرق اذارکبوا البحران یقولوا: بسم الله مجریها ومرسٰها ان ربی لغفور رحیم وما قدروا الله حق قدره. الخ [موصلی]

میری امت جب بحری سفر میں جائے تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لیے یہ کہے: بسم الله مجریها الخ۔ یعنی اللہ ہی کے نام سے ہے اس کشتی کا چلنا اور کھڑے ہونا، اور بلاشک میرا رب غفور رحیم ہے۔

(ابوجعفر) اذا عزم الله لک علی البحر فقل الذی قال الله عزّوجل بسم الله مجریها ومرسٰها ان ربی لغفور رحیم...... [مل ۱:۲۹۲]

جب تمہیں اللہ بحری سفر پر لے جانے لگے تو وہی کہو جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یعنی بسم الله مجریها الخ۔ یعنی اس کشتی کا چلنا اور رُکنا اللہ کے نام کے ساتھ ہے اور بے شک میرا رب غفور رحیم ہے۔

جماہی اور چھینک

۱. (ابوهریره) مرفوعا: ان الله یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد لله فحق علی کل مسلم سمعه ان یقول یرحمک الله

(الرضا) التثاؤب من الشیطان والعطسة من الله عزوجل. [کا، ص ۶۸۲]

واما التشاؤب فانما هومن الشيطن.
[بخ، تر، ما (ادب)، مس (سلام)، دا (صلوة)]

اللہ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جماہی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی چھینک کر الحمد لِلّٰہ کہے تو ہر سننے والے مسلمان پر یرحمک اللہ کہنا ضروری ہے۔ رہی جماہی تو وہ ایک شیطانی اثر ہے۔

جماہی شیطانی اور چھینک رحمانی اثر ہے۔

۲. (علی) مرفوعا: من بادر العطاس بالحمد عوفی من وجع الخاصرة ولم يشتک ضرسه ابدا. [طب (فی الاوسط)]

جو چھینکنے کے فوراً بعد الحمد لِلّٰہ کہے، وہ کمر اور ڈاڑھ کے درد سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے۔

۲. (سعد بن ابی خلف) کان ابوجعفر اذا عطس فقيل له يرحمک الله قال يغفر الله لكم ويرحمكم واذا عطس عنده انسان قال يرحمک الله عزّوجل. [کا، ص ٦٨٢]

ابوجعفر جب چھینکتے اور یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ یغفر اللّٰہ لکم و یرحکم کہتے اور جب آپ کے سامنے کوئی چھینکتا تو یرحمک اللّٰہ کہتے۔

۳. (علی) من قال اذا عطس "الحمد لِلّٰہ رب العالمين على كل حال" لم يجد وجع الاذنَين والاضراس. [کا، ص ٦٨٢]

جو شخص چھینک کر الحمد اللّٰہ رب

العالمين على كل حال کہہ دیا کرے، اسے کانوں اور ڈاڑھوں کا درد نہیں ہوگا۔

سجدہ اور قرب الٰہی

(ابوهريره) مرفوعا: اقرب ما يكون العبد من ربه تعالٰی وهو ساجد. [مس (صلوة)، نس (تطبيق)]

بندہ اپنے رب سے اس وقت سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدے (کی حالت) میں ہوتا ہے۔

(ابوعبدالله عن ابيه) ان اقرب مايكون العبد من الرب عزّوجل وهو ساجد. [کا، ص ٥٩٧]

بندہ اپنے رب سے اس حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔

توبہ

۱. (عبدالله) مرفوعا: الندم توبة. [ما (زهد)]

ندامت خود توبہ ہے۔

(ابوجعفر) ......كفى بالندم توبة. [کا، ص ٥٧٤]

توبہ کے لیے ندامت کافی ہے۔

۲. (ابوعبد الله بن عبدالله عن ابيه) مرفوعا: التائب من الذنب كمن لاذنب له. [ما (زهد)]

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے، جیسے اس نے گناہ ہی نہ کیا ہو۔

(ابوجعفر) التائب من الذنب كمن لاذنب له. [کا، ص ٥٧٧]

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے گناہ ہی نہ کیا ہو۔

۳. ان الله يحب العبد المومن المفتن التواب. [اح]

(ابوعبد الله) ......ان الله يحب من عباده المفتن التواب. [کا، ص ٥٧٦]

اللہ تعالٰی اس مومن بندے کو پسند کرتا ہے جو آزمائش گناہ میں پڑنے کے بعد خوب توبہ کرے۔

اللہ اپنے بندوں میں سے اسے پسند فرماتا ہے، جو فتنہ گناہ میں پڑنے کے بعد اچھی طرح توبہ کرے۔

۴. (اعزمزینة) مرفوعا: انی لاستغفر الله واتوب الیه فی الیوم سبعین مرة. [ما (ادب)، بخ (دعوات)، تر (تفسیر)]

اللہ کے آگے میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں۔

(ابوعبدالله) کان رسول الله صلی الله علیه وآله یتوب الی الله عزّوجل فی کل یوم سبعین مرة. [کا، ص (۵۷۸)]

آنحضورؐ اللہ کے آگے ہر روز ستر بار توبہ فرماتے تھے۔

اگر گناہ اور توبہ نہ ہوتے

(ابوهریره) مرفوعا: والذی نفسی بیده لولم تذنبوا لذهب الله بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون فیغفرلهم. [مس (توبه)، تر (دعوات)]

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم سے کوئی گناہ ہی نہ ہوتا تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایک ایسی مخلوق پیدا کر دیتا جو گناہ کر کے استغفار کرتی اور وہ ان کی بخشش فرماتا۔

(ابوجعفر) مرفوعا: لولا انکم تذنبون فستغفرون الله لخلق الله خلقا حتی یذنبوا ثم یستغفروا الله فیغفرلهم. [کا، ص ۵۷۳، ۵۷۴]

اگر تم گناہ کر کے استغفار کرنا ترک کر دیتے تو اللہ ایک ایسی مخلوق پیدا فرما دیتا جو گناہ کر کے استغفار کرتی اور وہ ان کی مغفرت فرماتا۔

نیکی اور بدی کی جزا

(ابوهریره) مرفوعا: یقول الله: اذا

(زراره عن احدهما) ......من همّ

اراد عبدی ان یعمل سئیة فلا تکتبوها علیه حتی یعملها فان عملها فاکتبوها بمثلها وان ترکها من اجلی فاکتبوها له حسنة واذا اراد ان یعمل حسنة فلم یعملها فاکتبوها له حسنة فان عملها فاکتبوها له بعشر امثالها الی سبعمائة. [بخ (توحید)، مس (ایمان)، تر (تفسیر)]

اللہ نے تو فرشتوں کو یہ کہہ رکھا ہے کہ اے فرشتو! جب میرا بندہ کوئی برائی کرنے کا ارادہ کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک وہ اسے کر نہ لے۔ جب کر چکے تو اتنا ہی لکھو اور اگر میری خاطر وہ اسے چھوڑ دے تو ایک نیکی لکھ لو۔ اور جب کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے مگر کر نہ سکے تو ایک نیکی لکھو اور اگر کر لے تو دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھو۔

بحسنة ولم یعملها کتبت له حسنة ومن همّ بحسنة وعملها کتبت له حسنة ومن همّ حسنة وعملها کتبت له عشراً ومن همّ بسیئة ولم یعملها لم تکتب علیه ومن همّ بها وعملها کتبت علیه سیئة. [کا، ص ۵۷۵]

جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور کر نہ سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اسے کر بھی لے تو (کم از کم) دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو کسی برائی کا ارادہ کر لے، مگر کرے نہ تو کوئی برائی نہیں لکھی جاتی اور جو کسی برائی کا ارادہ کرے اور کر بھی لے تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

خوشحالی میں دُعا

(ابوهریره) مرفوعا: من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء. [تر (دعوات)]

(ابوعبدالله) من سره ان یستجاب له فی الشدة فلیکثر الدعاء فی الرخاء. [کا، ص ۵۹۲]

جسے یہ پسند ہو کہ اللہ مصیبت میں اس کی سنے، وہ خوشحالی میں کثرت سے دُعا کرتا رہے۔

جسے یہ پسند ہو کہ مصیبت میں اس کی سنی جائے، وہ خوشحالی میں بھی بکثرت دُعا کرتا رہے۔

مومن کا ہتھیار

(جابر) مرفوعا: الا ادلکم ما ینجیکم من عدوکم ویدرلکم ارزاقکم؟ تدعون الله فی لیلکم ونهارکم فان الدعا سلاح المومنین. [موصلی]

میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور روزی کو فراخ کر دے؟ (سنو) اللہ سے دن رات دُعا کرتے رہو کیونکہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: الا ادلکم سلاحا ینجیکم من اعدائکم ویدر ارزاقکم؟ قالوا بلی. قال: تدعون ربکم باللیل والنهار فان سلاح المومن الدعاء. [کا، ص ۵۹۱]

میں تمہیں ایک ایسا ہتھیار نہ بتادوں جو تمہیں دشمنوں سے بچائے اور روزی کو فراخ کر دے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا: اپنے رب سے روز و شب دُعا کرتے رہو کیونکہ مومن کا ہتھیار دُعا ہے۔

دُعا کا انداز کیا ہو

(ابوهریره) مرفوعا: ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان الله لایستجیب دعاء من قلب غافل لاهٍ. [تر (دعوات)]

(ابوعبدالله) ان الله عزوجل لایستجیب دعاء بظهر قلب لاهٍ فاذا دعوت فاقبل بقلبک ثم استیقن بالاجابة. [کا، ص ۵۹۳]

اللہ سے دُعا اس طرح مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین بھی ہو۔ یہ سمجھ لو کہ اللہ ایسی دُعا کو قبول نہیں فرماتا جو غافل اور بے حضور دل سے نکلے۔

اللہ ایسی دُعا کو قبول نہیں فرماتا جو بے حضور اور اوپر کے دل سے نکلے۔ لہٰذا جب دُعا کرو تو دل سے کرو اور قبولیت کا یقین بھی رکھو۔

کسی جاندار کی پیاس بجھانا

(سراقہ بن جعشم) سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ضالة الابل تغشی حیاضی قد لطتها لابلی فهل لی من اجر ان سقیتها؟ قال: نعم فی کل ذات کبد حراء اجر. [ما (ادب)]

میں نے حضورؐ سے پوچھا کہ غیروں کی بھٹکی ہوئی اونٹنیاں میرے حوض کے گرد آ جاتی ہیں جو میں نے اپنی اونٹنیوں کے لیے تیار کیا ہے۔ اگر میں ان اونٹنیوں کو بھی سیراب کروں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ فرمایا: ہر پیاسے جگر کو سیراب کرنے کا اجر ملے گا۔ (کیونکہ اس کے دل سے دُعا نکلتی ہے)۔

(ابوجعفر) ......من سقی کبدا حری من بهیمة اوغیرها اظله الله تعالٰی فی ظل عرشه یوم لا ظلل الا ظله. [مل ۲:۳٦، کا ۱:۱۷۸]

جو شخص کسی پیاسے جگر کو سیراب کرے گا خواہ وہ چوپایہ ہو یا اور کچھ، تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن اپنے عرش کے زیرِ سایہ کر لے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

فرشتوں کی ہر روز کی دُعا

(ابوهريره) مرفوعا: ما من يوم يصبح فيه العباد الا ملكان ينزلان يقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ويقول الأخراعط ممسكا تلفا. [بخ، مس (زكوة)]

بندوں پر کوئی ایسی صبح نہیں گزرتی جب کہ دو فرشتے نازل ہو کر دُعا نہ کرتے ہوں۔ ایک یہ دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ ہر انفاق کرنے والے کو جزائے انفاق دے اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ اے اللہ ہر کنجوس پر بربادی نازل فرما۔

(ابوجعفر) مرفوعا: وينادى منادٍ كل ليلة هل من تائب هل من سائل، هل من مستغفر؟ اللهم اعط كل منفق خلفا واعط كل ممسك تلفا. [مل ٢:٦٠]

ایک ندا دینے والا ہر شب یہ ندا دیتا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کوئی سوال کرنے والا؟ ہے کوئی مغفرت کا طلب گار؟ اے اللہ ہر انفاق کرنے والے کو جزائے انفاق دے اور کنجوس پر تباہی نازل کر۔

صدقات وزکات

(٨)

دینے والے اور لینے والے ہاتھوں کا فرق

(عقبہ بن عامر جهنی) مرفوعا: اليد العليا خير من اليد السفلى. [بخ، مس، دا، تر، نس (زكات)]

اوپر کا (دینے والا) ہاتھ، نیچے کے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

(علی) مرفوعا: اليد العليى خير من اليد السفلى. [مل ٤:٢٧١]

اوپر کا (دینے والا) ہاتھ نیچے کے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

حصولِ رزق کا ایک طریقہ

(علی) مرفوعا: استنزلوا الرزق بالصدقة. [به (فی شعب الايمان)]

صدقے کے ذریعے نزولِ رزق کی طلب کرو۔

(علی) مرفوعا: استنزلوا الرزق بالصدقة. [مل ٤:٢٧٣]

صدقے کے ذریعے نزول رزق کی طلب کرو۔

صدقے سے مال کم نہیں ہوتا

(ابوهريره) مرفوعا: ما نقص صدقة من مال. [مس، تر (بر)]

(علی) مرفوعا: ما نقص مال من صدقة. [مل ٤:٢٧٣]

صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں پیدا کرتا۔

صدقے سے مال میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

آگ سے بچنے کا طریقہ

(عدی بن حاتم) مرفوعا: اتقوا النار ولو بشق تمرة. [بخ (ادب)، مس، نس (زکات)، تر (زهد)، ما (مقدمه)]

آگ سے بچو خواہ چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دے کر کیوں نہ ہو۔

(علی) مرفوعا: اتقوا النار ولو بشق تمرة. [مل ٤:٢٧٢]

آگ سے بچو خواہ چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دے کر کیوں نہ ہو۔

انفاق کے اوّلین حقدار

(حکیم بن حزام) مرفوعا: ابدأ بمن تعول. [مس، دا (زکات)]

(انفاق کا) آغاز اس سے کرو، جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

(علی) مرفوعا: ابدأ بمن تعول. [مل ٤:٢٧٢]

(انفاق کا) آغاز اس سے کرو، جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

پہلے قریبی رشتہ دار کو صدقہ دو

(ابوھریرہ) مرفوعا: لا یقبل الله صدقة من رجل وله قرابة محتاجون الی صلته ویصرفها الی غیرهم. [طب (فی الاوسط)]

اللہ اُس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے قرابت مند تو اس کے صلہ رُحمی کے محتاج ہوں اور وہ غیروں کو صدقہ دیتا پھرے۔

(علی) مرفوعا: لا صدقة وذو رحم محتاج. [مل ٤:٢٧٣]

رشتے دار محتاج ہوں تو (دوسروں کو دیا) کوئی صدقہ نہیں۔

صدقے کی معنوی وسعت

(ابن عباس) مرفوعا: کل معروف صدقة والدال علی الخیر کفاعله والله یحب اغاثة اللهفان. [به (شعب الایمان)]

ہر نیکی صدقہ ہے، اور خیر کا راستہ دکھانے والا بھی ایسا ہی ہے، جیسا اس پر عمل کرنے والا اور اللہ تعالیٰ غمزدہ کی مدد کو پسند فرماتا ہے۔

(علی) کل معروف صدقة والدال علی الخیر کفاعله والله یحب اغاثة اللهفان. [مل ٢:٣٠، کا ١:١٦٩]

ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی کی رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والا جیسا ہے اور اللہ غمزدہ کی مدد کو پسند فرماتا ہے۔

محض زکوٰۃ کافی نہیں

(فاطمه بنت قیس) مرفوعا: ان فی المال لحقا سوی الزکاة. [تر (زکات)]

مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہوتا ہے۔

(ابوعبدالله) المعروف شئی سوی الزکاة فتقرّبوا الی الله عزّوجل بالبر وصلة الرحم. [مل ٢:٣٠، کا ١:١٦٩]

معروف (نیکی) زکوٰۃ کے علاوہ چیز ہوتی ہے۔ لہٰذا نیکی اور صلہ رُحمی کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔

صدقات کے کئی ضروری پہلو

(حکیم بن حزام) مرفوعا: افضل

(ابوجعفر) مرفوعا: افضل الصدقة

(حکیم بن حزام) مرفوعا: افضل الصدقة ما كان عن ظهر غنًى واليد العليٰ خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول. [مس، نس، دا (زكوٰة)، بخ (نفقات)]

بہترین صدقہ وہ ہے جو غنا کو باقی رکھتے ہوئے دیا جائے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ آغاز (داد و دہش کا) ان سے کرو، جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعا: افضل الصدقة على ظهر غنًى وابدأ بمن تعول واليد العليٰ خير من اليد السفلىٰ [مل ۲:۳۰، کا ۱:۱۶۹]

بہترین صدقہ وہ ہے جو غنا کو باقی رکھ کر ہوئے دیا جائے اور اس کا آغاز ان سے کرو، جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

فقر گداگری کا نتیجہ ہے

(ابوهريره) مرفوعا: لا يفتح احدكم علىٰ نفسه باب المسئلة الا فتح الله عليه باب فقر. [موصلی]

تم میں سے جو بھی (اپنے اوپر) سوال کا دروازہ کھولے گا، اس پر اللہ تعالیٰ فقر کا دروازہ کھول دے گا۔

(علی) مرفوعا: من فتح علىٰ نفسه باب مسئلة فتح الله عليه باب فقر [مل ۲:۴۰، کا ۱:۱۶۷]

جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولے گا، اس پر اللہ تعالیٰ فقر کا دروازہ کھول دے گا۔

پوشیدگی سے صدقہ دینا

(ابوامامه) مرفوعا: ......صنائع المعروف تقى مصارع السوء وصدقة

(ابوجعفر) البر و الصدقة ينفيان الفقر ويزيدان فى العمر ويدفعان عن

السر تطفى غضب الرب[1] وصلة الرحم يزيد فى العمر. [طب (فى الكبير)]

معروف (نیکی) بری موت سے بچاتا ہے اور پوشیدگی کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور صلۂ رحمی سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔

صاحبهما سبعين ميتة سوء. [مل ۲:۳۷، کا ۱:۱۶۲، ته ۱:۳۸۱]

نیکی اور صدقہ فقر کو دور کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں اور ستر قسم کی بری موت سے بچاتے ہیں۔

تنگدست کا صدقہ

(ابوهريره) قال يا رسول اللهؐ اىّ الصدقة افضل؟ قال جهد المقل. [دا، نس (زكوٰة)]

ابوہریرہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ بہترین صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا: وہ جسے ایک تنگدست بہ مشکل ادا کرے۔

(ابوعبدالله) سئل اى الصدقة افضل؟ قال جهد المقل. [مل ۲:۴۰، کا ۱:۱۶۶]

کسی نے پوچھا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے، کہا وہ جسے ایک تنگدست بہ مشکل ادا کرے۔

اسپ سوار بھی مستحق امداد ہوسکتا ہے

(علی) مرفوعا: للسائل حق ولوجاء على فرس. [دا (زكوٰة)]

سائل اگر گھوڑے پر بھی آئے تو اس کا کچھ نہ کچھ حق ہے۔

(ابوجعفر) اعط السائل ولو على ظهر فرس. [مل ۲:۳۹، کا ۱:۱۶۶، ته ۱:۳۸۰]

سائل کو دو اگرچہ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر آیا ہو۔

---

[1] صدقة السر تطفى غضب الرب جل جلاله۔ ل (۲:۳۸)، کا (۱:۳۶)، ته (۱:۳۷۸) میں بھی ہے۔

درہم و دینار کی زکوٰۃ

(علی) مرفوعا: اذا کانت لک مائتا درهم وحال علیها الحول ففیها خمسة دراهم ولیس علیک شئ فی الذهب حتی یکون لک عشرون دیناراً وحال علیها الحول ففیها نصف دینار. [دا (زکوۃ)]

اگر تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہوں گے اور سونے پر اس وقت تک کچھ (زکوٰۃ) نہ ہوگا، جب تک تمہارے پاس بیس دینار نہ ہو جائیں۔ پس اگر تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور اس پر سال گزر جائے تو نصف دینار واجب ہوگا۔

۱. (ابوجعفر وابوعبدالله) لیس فیما دون العشرین مثقالا من الذهب شئ فاذا کملت عشرین مثقالا ففیها نصف مثقال...... [اس ۲:۱۲، تہ ۱:۲۱۹، کا ۱:۱۴۵]

بیس مثقال سونے سے کم پر کچھ نہیں۔ ہاں جب بیس مثقال پورے ہو جائیں تو نصف مثقال واجب ہوگا۔

۲. ( ) ...... وفی الدراهم فی کل مائتی درهم خمسة دراهم. [اس ۲:۱۲، تہ ۱:۳۵۰، کا ۱:۱۴۵]

دراہم میں ہر دو سو درہم پر پانچ درہم واجب ہوں گے۔

۳. (ابوعبدالله) ......کذلک الرجل لایودی عن ماله الا ما حال علیه الحول. [اس ۲:۹، تہ ۱:۲۵۰]

اس طرح آدمی اپنے اسی مال کا حصہ ادا کرے گا، جس پر سال گزر چکا ہو۔

تحریر رقبہ

(ابوهریره) ایما رجل اعتق امراء مسلما استنقذ الله بکل عضومنه عضوا من النار. (وفی روایة) حتی فرجه بفرجه. [بخ، مس، ما (عتق)، تر (نذور)، دا (اعتاق)، نس (جهاد)]

جو شخص ایک مسلمان کو آزاد کرے گا، اس کے ہر عضو کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اسی عضو کو آتشِ دوزخ سے بچا لے گا (ایک دوسری روایت میں ہے) حتیٰ کہ اس کی شرمگاہ کے عوض اسکی شرمگاہ کو بچالے گا۔

(ابوعبدالله) ......ومن اعتق رقبة مومنة وَقی کل عضو عضواً من النار حتی ان الفرج یقی الفرج. [کا، ص ۴۶۲]

جو کسی مومن غلام کو آزاد کرے گا، اس کے ہر عضو کے مقابلے میں اس کا وہی عضو آگ سے محفوظ ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ شرمگاہ کے عوض شرمگاہ محفوظ ہو جائے گی۔

پیداوار کی زکوٰۃ

(ابن عمر) مرفوعا: فیما سقت السماء والعیون اوکان عثریا العشر و ما

(احمد هما) مرفوعا: الزکٰوة فیها العشرفیما سقت السماء اوکان سیحا

سقی بالنضح نصف العشر. [بخ، مس، دا، ما، موطا (کلھم فی الزکوۃ)]

جس کھیت کو بارش یا چشمے سیراب کریں یا وہ کشتِ بارانی ہو، اس میں دسواں حصہ ہے اور جسے اونٹوں یا دوسرے چوپایوں کے ذریعے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

ونصف العشر فیما سقی بالغرب والنواضح. [اس ۲:۱٤، تہ ۱:٤٥١]

جس کھیتی کو آسمان (بارش) یا قدرتی بہتا پانی سیراب کرے، اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس کو چرسہ یا اونٹوں کے ذریعے سیراب کیا جائے، اس میں بیسواں حصہ ہے۔

گھوڑوں پر بھی زکوٰۃ ہے

(جابر) مرفوعا: فی الخیل السائمة فی کل فرس دینار. [طب (فی الاوسط)]

چرنے والے گھوڑوں میں ہر ایک پر ایک دینار (سالانہ) واجب ہے۔

(ابوجعفر وابوعبدالله) وضع امیر المومنین علیه السلام ......فی البرازین دیناراً. [اس ۲:۱۲، تہ ۱:۳٦٧، کا ۱:۱٥٠]

حضرت علیؑ نے ٹٹوؤں پر ایک[1] دینار لگا دیا تھا۔

بنی ہاشم کے لیے صدقات جائز نہیں

(عبدالمطلب بن ربیعه) مرفوعا: ان هذه الصدقة لا تنبغی لأل محمد انما هی اوساخ الناس. [مس، نس (زکوۃ)]

(ابوجعفر وابوعبدالله) مرفوعا: ان الصدقة اوساخ ایدی الناس...... لا تحل لبنی عبدالمطلب. [اس ۲:۳٥، تہ ۱:۳٦٥، کا ۱:۱٧٩]

[1] آپ نے بڑے اور خوشنما گھوڑے پر دو دینار صدقہ واجب کیا تھا۔

صدقہ خاندانِ محمد ﷺ کے لیے مناسب نہیں، یہ تو لوگوں کا میل ہے۔[1]

صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے...... بنی عبدالمطلب (ہاشمیوں) کے لیے حلال نہیں۔

صدقۂ فطر

(ابن عمر) فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم زکٰوة الفطر صاعا من تمر اوصاعا من شعیر علی العبدو الحرو الذکر والانثیٰ والصغیر والکبیر من المسلمین وتودی قبل خروج الناس الی المصلی. [بخ، مس، دا، تر، نس، ما، موطا (کلھم فی الزکوۃ)]

آنحضرتؐ نے زکوٰۃ (فطرے) کو ضروری قرار دیا ہے جو ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو ہو۔ یہ ہر مسلمان غلام و آزاد، مرد و زن، خرد و کلاں کی طرف سے ہوگا، اور لوگوں کے عیدگاہ روانہ ہونے سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔

(ابوعبدالله) علی الصغیر والکبیر والحرو العبد عن کل انسان صاع من حنطة اوصاع من تمر اوصاع من زبیب. [اس ۲:٤٦، تہ ۱:۳٧١، کا ۱:۲١١، فقیه، ص ۱٤٩]

چھوٹے بڑے، آزاد و غلام ہر انسان کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع منقیٰ صدقۂ فطر ضروری ہے۔

[1] شیعوں کے ہاں بھی اور سنیوں میں قاضی ابویوسف کے نزدیک بھی ہاشمی ہاشمی کو صدقہ دے سکتا ہے۔ یعنی ہاشمی کے لیے صرف غیر ہاشمی کا صدقہ ناجائز ہے۔ میرے نزدیک بھی یہی مسلک صحیح ہے۔ ہر شخص کے صدقات کے اوّل مستحقین اس کے ذوی القربیٰ ہیں۔ قرآن کا بھی یہی حکم ہے۔ ذوی القربیٰ تمام دوسری اصناف یتامیٰ، مساکین، ابن سبیل وغیرہ پر مقدم ہیں۔ لہٰذا ہاشمی کے صدقے کے اوّل مستحقین ہاشمی ہی ہیں۔

فطرانہ کس کس کی طرف سے؟

(ابوسعید) کنا نخرج زکوة الفطر ورسول الله صلی الله علیه وسلم فینا عن کل صغیر وکبیر حرو مملوک...... [وفی ابی داؤد ذکر او انثی، بخ، مس، دا، تر، نس، ما (زکوة)]

ہم لوگ حضورؐ کی موجودگی میں ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے فطرانہ نکالا کرتے تھے (اور ہر مرد وزن کی طرف سے)۔

(ابوعبدالله) ......الفطرة واجبة علی کل من یعول من ذکر اوانثی صغیر اوکبیر حر او مملوک. [مل ۲:۱۱۶، ۱:۳۶۹، کا ۱:۲۲۱]

جس کا (مومن) کفیل ہو، وہ خواہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، ان سب پر فطرہ واجب ہے۔

ایک کے لیے صدقہ، دوسرے کے لیے ہدیہ

(عائشه) تصدق علی بریرة بلحم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: هولها صدقة ولناهدیة. [بخ (هبه)، مس، نس (زکوة)]

بریرہ کو صدقے کا گوشت دیا گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ ہے، لیکن (اگر وہ ہمیں دے) تو وہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

(ابوعبدالله) ......قالت (عائشه) یارسول الله صدق به (بلحم) علی بریرة وانت لاتاکل الصدقة. فقال علیه السلام: هولها صدقة ولنا هدیة. [مل ۳:۷۹، ته ۲:۳۱۸، کا ۲:۲۸۴]

عائشہ نے کہا، یا رسول اللہ! وہ گوشت ہے، جو بریرہ کو بطور صدقہ ملا ہے اور حضورؐ صدقے کی چیز کھاتے نہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

صوم

(۹)

چاند کو دیکھ کر روزہ وعید

(ابوهریره) مرفوعا: اذا رائیتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا فان غُم علیکم فصوموا ثلثین یوما. [بخ (صوم)، مس، نس، ما (صیام)]

جب چاند کو دیکھ لو تو (رمضان کے) روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو عید مناؤ۔ اگر ابر چھایا ہو تو (رمضان کے) تیس روزے پورے کرلو۔

(ابوعبدالله) صم لرویة الهلال وافطر لرویته...... [اس ۲:۶۴، ته ۱:۳۹۵]

ہلال دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرو۔

افطار اور مغرب کا وقت

(عمر) مرفوعا:... اذا جاء الیل من ههنا (الی المغرب) وزاد مسدد وغابت الشمس فقد افطر الصائم. [دا (صیام)]

(علی) اذا غاب القرص افطر الصائم ودخل وقت الصلوٰة. [مل ۲:۸۱]

علیه وسلم کان اذا افطر قال اللهم لک صمت وعلی رزقک افطرت.

(ایضاً) اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

روزہ سپر ہے

(عائشه) مرفوعا: الصوم جُنّة من النار. [نس (صوم)]

روزہ جہنم کے مقابلے میں سپر ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعا: الصوم جُنّة من النار...... [اس ٢:٤٤، کا ١:١٧٩، ؟ ١:٣٩٣]

روزہ دوزخ کے مقابلے میں سپر ہے۔

جسم کی زکوۃ

(ابوهریره) مرفوعا: لکل شیٔ زکوٰة وزکوٰة الجسد الصوم. [ما (صیام)]

ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔

(ابوجعفر) ......ولکل شیٔ زکوٰة و زکوٰة الابدان الصیام. [اس ٢:٤٨]

ہر شے کی زکوۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوۃ روزے ہیں۔

روزے دار کی قسمت

(ابوهریره) مرفوعا: کل عمل بن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمأة ضعف الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من

(ابوجعفر) مرفوعا: قال الله تبارک و تعالیٰ: الصوم لی وانا اجزی به وللصائم فرحتان حین یفطر وحین یلقی ربه عزّوجل والذی نفس محمد

اجلی. للصائم فرحتان فرحة عند فطوره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک. [بخ، تر (صوم)، مس، ماء نس (صیام)]

اللہ کا کہنا ہے: انسان کی نیکی بڑھتے بڑھتے دس سے لے کر سات سو گنا تک ہو جاتی ہے، بجز روزے کے کیونکہ روزہ تو خاص میرے ہی لیے (خدا کے لیے) ہوتا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ وہ (روزہ دار) اپنی خواہشوں اور اپنے کھانے کو محض میری خاطر ترک کر دیتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک وہ جو افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری وہ جو پروردگار سے ملتے وقت ہوگی اور روزے دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

بیده لخلوف فم الصائم عند الله اطیب من ریح المسک. [تھ ١:٣٩٤، کا ١:١٨٠]

اللہ کا کہنا تو یہ ہے کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

حرام روزے

١. (عمر) ......سمعتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن صوم هذین الیومین. اما یوم الفطر ففطرکم

(علی بن الحسین) ......واما الصوم الحرام فصیام یوم الفطر و یوم الاضحی وثلثة ایام من ایام التشریق.

من صومکم وعید المسلمین واما یوم الاضحی فکلوا من لحوم نسککم. [دا، تر، بخ (صوم)، مس (صیام)]

میں نے آنحضورؐ کو ان دونوں دنوں کے روزے سے منع فرماتے سنا ہے۔ یومِ فطر تو اس لیے کہ یہ صیامِ رمضان سے افطار کا دن ہے، اور مسلمانوں کی عید ہے۔ رہا یومِ اضحیٰ تو تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

[اس ٢:١٣١، ته ١:٤٣٥، کا ١:١٨٥، … ١:١٢٧]

حرام روزے یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق کے تین دن کے روزے ہیں۔

٢. (سلیمان بن یسار) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن صوم ایام التشریق. [موطا (صیام)]

آنحضرتؐ نے ایامِ تشریق کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

سفر میں روزہ

١. (جابر) مرفوعا: لیس البر ان تصوموا فی السفر. [بخ، دا (صوم)، مس، نس (صیام)]

سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

(ابوعبدالله) لم یکن رسول الله صلی الله علیه وآله یصوم فی السفر فی رمضان ولاغیره (وکان یوم بدر فی شهر رمضان (وکان الفتح فی شهر رمضان). [اس ٢:٢٠٢، ته ١:٤١٩]

آنحضرتؐ سفر میں کبھی روزے نہ رکھتے تھے، خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان۔ معرکۂ بدر بھی ماہِ رمضان ہی میں پیش آیا تھا اور فتحِ مکہ بھی رمضان ہی میں ہوئی تھی۔

٢. (ابوسعید) بلغ النبی صلی الله علیه وسلم عام الفتح مر الظهران فاذننا بلقاء العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعین. [تر (صوم)]

آنحضرتؐ فتح مکہ والے سال جب مرظہران پہنچے تو ہم لوگوں کو دشمنوں کے مقابلے سے ہوشیار کرتے ہوئے، روزہ توڑ دینے کا حکم دیا اور ہم سب لوگوں نے توڑ دیا۔

صوم الدہر

(عبدالله بن الشخّیر) مرفوعا: من صام الابد فلا صام ولا افطر. [نس (صیام)، ما (صوم)]

جو ہمیشہ روزے رکھے، اس کا نہ روزہ ہوتا ہے نہ افطار۔

(ابوعبدالله) سأل زرارة ابا عبدالله علیه السلام عن صوم الدهر فقال لم یزل مکروها. [مل، کا ١:١٨٩]

زرارہ نے ابوعبداللہ سے صومِ دہر (ہمیشہ روزے رکھنے) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہمیشہ ہی مکروہ رہا ہے۔

علیه وسلم، فقال: اشتکت عینی اناکتحل؟ قال نعم...... [تر(صوم)]

آنحضورؐ کے پاس ایک (روزے دار) شخص نے آ کر پوچھا کہ: میری آنکھ میں تکلیف ہے، کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ حضورؐ نے جواب دیا ہاں۔

عن الکحل للصائم قال لاباس به انه لیس بطعام یوکل. [اس ۲:۸۹، ... ۱:۴۲۵، کا ۱:۱۹۳]

میں نے ابوعبداللہ سے روزے دار کے سرمہ لگانے کے بارے میں پوچھا تو کہا کوئی حرج نہیں، وہ کوئی کھانا تو نہیں جو کھایا جا رہا ہو۔

روزے میں بوسہ

(عمر) ......قلت یا رسول الله صنعت الیوم امراً عظیما قبلّت وانا صائم قال ارایت لو مضمضت بالماء وانت صائم: قال لاباس به قال: فمه...... [دا (صوم)]

میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! آج مجھ سے بڑی بھاری غلطی ہو گئی، میرا روزہ تھا اور میں نے (بیوی کا) بوسہ لے لیا۔ فرمایا: اگر تم روزہ میں کلی کرو تو تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کیا: اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ فرمایا: بس جاؤ۔

(ابوجعفر) لا تنقض القُبلة الصوم. [اس ۲:۹۰، ته ۱:۴۲۵]

بوسہ روزے کو نہیں توڑتا۔

دو موقعے دو فتوے

(ابوهریره) ان رجلاً سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المباشرة للصائم فرخصه واتاه اخر فسأله فنهاه فاذا الذی رخص له شیخ واذا الذی نهاه شابّ. [دا (صوم)]

ایک شخص نے روزے دار کے لیے (بیوی سے) بغل گیر ہونے کے بارے میں حضورؐ سے دریافت کیا، تو آپؐ نے اجازت دے دی۔ پھر دوسرے شخص نے آ کر یہی پوچھا تو آپؐ نے منع فرما دیا۔ معاملہ یہ تھا کہ جسے حضورؐ نے اجازت دی، وہ بوڑھا تھا اور جسے منع فرمایا، وہ جوان تھا۔

(ابوجعفر) لا باس بالقبلة للصائم للشیخ الکبیر. فاما الشابّ الشبق فلا فانه لا یؤمن ان تسبقه شهوته. [۲:۷۰]

بڑے بوڑھے روزہ دار کے لیے (بیوی کا) بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن کثیر الشہوت جوان ایسا نہ کرے کیونکہ وہاں اس بات کا اطمیان نہیں کہ اس پر شہوت غالب نہ ہو جائے گی۔

روزے میں مسواک

(عامر بن ربیعه) رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاک وهو صائم مالا اعد ولااحصی. [بخ، دا، تر (الایام فی الصوم)]

(الحلبی) قال سألت ابا عبدالله ایستاک الصائم بالمأ او بالعود الرطب یجد طعمه فقال لاباس. [اس ۲:۹۱، ته ۱:۴۲۶]

میں نے آنحضورؐ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے اتنی بار دیکھا ہے، جس کی تعداد میں نہیں بتا سکتا۔

میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی میں تر کر کے یا ایسی ہری ٹہنی سے جس کا مزہ بھی محسوس ہو، مسواک کر سکتا ہے؟ تو کہا: کوئی حرج نہیں۔

عمداً روزہ توڑنے کے کفارے

(ابوهريره) بينا نحن جلوس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل فقال يا رسول الله هلكت قال: ما لك؟ قال: وقعت على امرأتى وانا صائم. قال: هل تجد رقبة تعتقها. قال: لا. قال: فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين؟ قال: لا. قال: هل تجد اطعام ستين مسكينا؟ قال: لا. قال: اجلس. فاتى النبى صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر. قال: اين السائل؟ قال: انا. قال: خذ هذا فتصدق به. فقال: اعلى افقر منى يا رسول الله؟ فوالله مابين لا بتيها يريد الحرتين اهل بيت افقر من اهل بيتى فضحك النبى صلى الله عليه وسلم

(ابوعبدالله) ......ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وآله فقال هلكت يا رسول الله فقال ما لك قال النار يا رسول الله قال و ما لك؟ فقال وقعت على اهلى فقال: تصدق واستغفر ربك فقال الرجل: والذى عظّم حقك ما تركت فى البيت شيئا قليلا ولاكثيرا قال ندخل رجل من الناس بمكتل من تمر فيه عشرون صاعا. فقال له رسول الله عليه وآله خذ هذا التمر فتصدق به فقال يا رسول الله على من اتصدق به وقد اخبرتك انه ليس فى بيتى قليل ولاكثير. قال: فخذه فاطعمه عيالك واستغفر الله عزّوجل. قال: فلما

حتى بدت انيابه ثم قال اطعمه اهلك. [بخ، دا، تر (صوم)، مس، موطا (صيام)]

ہم لوگ آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آ کر کہنے لگا، یا رسول اللہؐ! میں تو برباد ہو گیا۔ پوچھا: خیر تو ہے؟ بولا میں روزہ (رمضان) کی حالت میں اپنی بیوی سے مواصلت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی غلام (قیدی) ہے، جسے تو آزاد کرے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تو دو ماہ مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ بولا: نہیں۔ فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اچھا بیٹھ جا۔ اس کے بعد حضورؐ ایک تھیلا لائے، جس میں کھجوریں بھری تھیں۔ پھر فرمایا: مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ بولا: میں ہوں۔ فرمایا: اسے لے جا اور محتاجوں میں تقسیم کر دے۔ بولا: اپنے آپ سے زیادہ محتاج ہی کو تو دوں گا؟ لیکن ان دونوں گوشوں یعنی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی خاندان میرے گھرانے سے زیادہ محتاج نہیں۔ اس

خرجنا قال اصحابنا انه بدأ بالعتق قال اعتق اوصم او تصدق. [اس ۲:۸۱، تہ ۱:۴۱۰، کا ۱:۱۹۱]

ایک شخص آنحضورؐ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہؐ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ پوچھا کیا ہوا تجھے؟ کہنے لگا: آگ، یا رسول اللہؐ! پوچھا آخر تجھے ہوا کیا ہے؟ بولا: میں (بحالتِ صومِ رمضان) اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ فرمایا: صدقہ ادا کر اور اللہ سے مغفرت طلب کر۔ اس نے کہا: قسم ہے اس خدا کی جس نے آپؐ کے حق کو عظمت بخشی ہے، میرے گھر میں کوئی کم یا زیادہ شے موجود نہیں۔ اس کے بعد ایک شخص ایک زنبیل لے کر آیا، جس میں بیس صاع کھجوریں تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا: کھجوریں لے جا کر صدقہ ادا کر دے۔ اس نے عرض کیا میں یہ صدقہ کسے دوں؟ ابھی تو عرض کر چکا ہوں کہ خود میرے گھر کے اندر کوئی کم یا زیادہ شے موجود نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر لے جا اور اپنے عیال کو ہی کھلا دے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت

پر آنحضور کو ہنسی آ گئی اور دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا کہ اچھا جا کر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔

طلب کر۔ راوی (جمیل بن دارج) کہتا ہے کہ جب ہم لوگ ابوعبداللہ کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے تو ہمارے ساتھیوں نے بتایا کہ آپؑ نے ابتداء غلام کی آزادی سے کی تھی، یعنی یوں کہا تھا کہ یا تو غلام کو آزاد کر یا روزے رکھ یا صدقہ دے۔

۲. (ابوعبدالله) قال فی رجل افطر فی شهر رمضان متعمداً یوما واحداً من غیر عذر. یعتق نسمة اویصوم شهرین متتابعین اویطعم ستین مسکینا فان لم یقدر تصدق بمایطیق. [اس ۹۶:۲، تہ ۴۱۰:۱، کا ۱۹۱:۱، مل ۱۳۵:۱]

ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے ایک دن بغیر کسی عذر کے قصداً رمضان میں روزہ توڑ دیا، ابوعبداللہ نے کہا ہے کہ وہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو مہینے متواتر روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو جتنے کی طاقت رکھتا ہو، اتنا ہی صدقہ ادا کرے۔

اگر بحالتِ جنابت صبح ہو جائے

(عائشة وام سلمة) ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصبح جنبا من جماع غیر احتلام فی رمضان ثم یصوم. [بخ (صوم)، مس، ما، مؤطا (صیام)، س (طهارت)]

کبھی حضورؐ مواصلت، نہ کہ احتلام، کے بعد بھی رمضان میں صبح تک بحالتِ جنابت رہتے اور روزہ جاری رکھتے تھے۔

(الرضا عن ابیه) قالت عائشة ان رسول الله علیه وآله اصبح جنبا من جماع غیر احتلام. [اس ۸۵:۲، تہ ۴۱۲:۱]

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے بحالتِ جنابت بھی بعض اوقات صبح کر لی ہے اور یہ جنابت مواصلت سے ہوئی تھی، نہ کہ احتلام سے۔

جن تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(ابوسعید) مرفوعا: ثلث لا یفطرن الصائم الحجامة والقیئ والاحتلام. [ز (صوم)]

تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: حجامت (پچھنا لگوانا)، قے ہو جانا اور احتلام ہوجانا۔

(ابوعبدالله) ثلثة لا یفطرن الصائم القیئ والاحتلام والحجامة...... [اس ۹۰:۲، تہ ۲۲۵:۱]

تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: قے، احتلام اور پچھنا لگوانا۔

روزے میں بھول کر کھا پی لینا

(ابوسعید) سُئل النبی صلی الله علیه وسلم عن صائم اکل وشرب ناسیا فلم

(ابوعبدالله) سُئل عن رجل نسی فاکل وشرب ثمه ذکر قال: لایفطر

بامره بالقضاء وقال انما ذلک طعام اطعمه الله. [طب (فی الاوسط)]

حضورؐ سے اس روزے دار کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس نے بھولے سے کھا پی لیا ہو، تو آپؐ نے (جواب میں) قضا کا حکم نہ فرمایا، بلکہ یوں فرمایا کہ یہ ایک کھانا ہے، جو اسے اللہ نے کھلا دیا۔

انما هو شئ رزقه الله فلیتم صومه. [مل ۲:۷٤، تھ ۱:٤٣]

اس شخص (روزے دار) کے بارے میں پوچھا گیا، جو بھول کر کھا پی لے، اس کے بعد اسے یاد آئے تو انہوں نے (ابوعبداللہ نے) جواب دیا کہ یہ اس کا افطار نہیں ہوگا۔ یہ تو ایک نعمت ہے، جو اللہ نے اسے دی ہے، لہٰذا اپنا روزہ (شام تک) پورا کر لے۔

ابر میں افطار کے بعد اگر سورج نظر آ جائے

(اسماء بنت ابی بکر) افطرنا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم غیم ثم طلعت الشمس قیل لهاشم افامروا بالقضاء؟ قال بد من قضاء. [بخ، دا (صوم)]

عہدِ نبویؐ میں ہم لوگوں نے ایک ابر آلود دن میں روزہ افطار کر لیا۔ اس کے بعد سورج نظر آ گیا۔ ہاشم سے پوچھا گیا کہ کیا لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے

(ابوالصباح الکنانی) سالت ابا عبدالله علیه السلام عن رجل صام ثم ظن ان الشمس قد غابت وفی السماء علة فافطر ثم ان السحاب انجلی فاذا الشمس لم تغب. قال تم صومه. ولایقضیه. [اس ۲:۱۱٥، ته ۱:٤٢٨، مل]

میں نے ابوعبداللہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا، جس نے روزہ رکھا اور اس نے سمجھا کہ سورج چھپ چکا ہے۔ مطلع ابر آلود تھا۔ اس لیے

کہا، قضا کی ضرورت نہ تھی۔

افطار کر لیا، اس کے بعد ابر ہٹا تو معلوم ہوا کہ سورج ابھی چھپا نہیں ہے۔ آپ نے جواب دیا: اس کا روزہ پورا ہو گیا اور وہ قضا نہیں کرے گا۔

روزہ کھلوانے کا اجر

(ابوهریره) مرفوعا: من فطّر صائماً کان له مثل اجره غیرانه لا ینقص من اجر الصائم شیئا. [تر (صوم)، ما (صیام)]

جو کسی روزے دار کا روزہ کھلوائے، اسے اس (روزے دار) جیسا ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ اس کے روزے کے ثواب میں کوئی کمی آئے۔

(ابوعبدالله) من فطر (صائما) فله مثل اجره. [مل ۲:۸٥، ته ۱:٤٠٩، کا ۱۸۱]

جو کسی (روزے دار) کا روزہ کھلوائے گا، اس کے لیے ویسا ہی ثواب ہے، جیسا روزے دار کے لیے۔

میّت کی طرف سے روزے رکھنا

(عائشه) مرفوعا: من مات وعلیه صوم صام عنه ولیه. [دا، بخ (صوم)، مس (صیام)]

جو مر جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں، تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔

(ابوعبدالله) اذا مات الرجل وعلیه صوم شهر رمضان فلیقض عنه من شاء من اهله. [مل ۲:۹۸]

جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے ماہِ رمضان کا روزہ ہو تو اس کے خاندان میں جو چاہے، وہ اسکی طرف سے روزہ رکھ لے۔

اعتکافِ رمضان سنّت ہے

(عائشه) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان. [بخ (اعتکاف)، مس، ما، دا (صیام)، تر (صوم)]

آنحضورؐ رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(ابوعبدالله) کان رسول الله صلی الله علیه وآله اذا کان العشر الاواخر اعتکف فی المسجد. [مل ۲:۱۲۰، اس ۲:۱۳۰، ته ۱:۴۳۳]

جب (رمضان کا) عشرۂ اخیرہ ہوتا تو حضورؐ مسجد میں اعتکاف فرماتے۔

معتکف کے لیے مسجد سے باہر آنا

(عائشه) ......ولا یخرج لحاجة الا لما لابد منه ولا اعتکاف الا بصوم ولااعتکاف الا فی مسجد جامع. [دا (صیام)]

(معتکف) مسجد سے کسی ضرورت کے لیے باہر نہ جائے بجز اس ضرورت کے جس سے مفر نہ ہو اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور جامع مسجد کے سوا اور کہیں اعتکاف نہیں ہوتا۔

(ابوعبدالله) لا ینبغی للمعتکف ان یخرج عن المسجد الجامع الا لحاجة لابد منها ثم لا یجلس حتی یرجع والمراة مثل ذلک. [اس ۲:۱۲۶، ته ۱:۴۳۴، کا ۱:۲۱۲]

معتکف کے لیے جامع مسجد سے باہر آنا صرف اسی ضرورت کے لیے درست ہے جس سے مفر نہ ہو۔ پھر (فارغ ہوکر) واپس آنے سے پہلے کہیں نہ بیٹھے۔ یہی حکم عورتوں کے لیے بھی ہے۔

کسب ومعاش

(۱۰)

محنت کی روزی

(انس) ...... وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الی اهلک واشتر بالآخر قدوما فأتنی به فاتاه به فشد فیه صلی الله علیه وسلم عُودا بیده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارینک خمسة عشر یوما ففعل وجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشتری ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال له صلی الله علیه وسلم هذا خیر لک من ان تجیء المسئلة نکتة فی وجهک یوم القیامة...... [دا (زکوة)، ما (تجارت)]

(ایک انصاری نے حضورؐ سے سوال کیا۔ حضورؐ نے پوچھا کیا تمہارے گھر کے اندر

(ابوعبدالله) ...... ثم ذهب الرجل فاستعار مِعولا ثم اتی الجبل فصعده فقطع حطبا ثم جاء به فباع بنصف مد من دقیق فرجع به فاکله ثم ذهب من الغد فجاء باکثر من ذلک فباع فلم یزل یعمل ویجمع حتی اشتری معولا ثم جمع حتی اشتری بکرین وغلاما ثم اثری حتی ایسر...... [کا، ص ۴۴]

حضورؐ کے ایک صحابی کی حالت بہت غیر ہوگئی تو ان کو ان کی بیوی نے حضورؐ کے

کوئی چیز موجود ہے؟ اس نے کہا، ایک بوریا ہے، جسے اوڑھتا ہوں اور بچھاتا ہوں اور ایک پانی پینے کا پیالہ ہے۔ فرمایا، لے آؤ۔ وہ لایا تو حضورؐ نے اسے دو درہم میں وہیں فروخت کیا اور دونوں درہم سائل کو دے کر فرمایا کہ) ایک درہم کا کھانا خرید کر اپنے بال بچوں کو دے آؤ اور دوسرے کا ایک کلہاڑے کا پھل لے آؤ۔ وہ لے کر آیا تو حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے اس میں لکڑی کا دستہ لگایا اور فرمایا کہ جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو اور میں پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں۔ اس نے یہی کیا اور دس درہم کما کر اس سے کچھ کپڑا اور کچھ کھانا خریدا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تمہارے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ سوال کر کے بروزِ حشر اپنے چہرے کو داغدار کرو۔

پاس جانے کی رائے دی۔ وہ آئے تو حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا کہ جو مجھ سے سوال کرے، اس میں دے دیتا ہوں، لیکن جو استغنا اختیار کرے، اسے اللہ غنی کر دیتا ہے۔ وہ سمجھ گئے کہ حضورؐ کا اشارہ میری طرف ہے۔ وہ واپس گئے۔ بیوی نے پھر دوسرے اور تیسرے دن بھیجا اور ہر بار حضورؐ نے اسے دیکھ کر وہی بات فرمائی) آخر انہوں نے واپس جا کر ایک کلہاڑا مستعار لیا اور پہاڑی پر چڑھ کر لکڑیاں کاٹیں اور اسے نصف مُد آٹے کے عوض فروخت کیا اور پیٹ بھر لیا۔ دوسرے دن پھر گئے اور اب کے کچھ زیادہ لکڑیاں کاٹ لائے۔ اس طرح وہ برابر کرتے رہے اور کچھ پس انداز کر کے ایک کلہاڑا خرید لیا اور اس طرح پس انداز کر کے دو گر (بارِ حمار) غلہ اور ایک غلام خرید لیا اور صاحبِ ثروت و خوشحال ہو گئے۔

ایک پیغمبر اور محنت کی کمائی

(المقدام) ......وان نبی الله داؤد كان

یاکل عمل یدیه. [بخ (بیوع)]

اور خدا کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

(ابوعبدالله) ......فكان (داؤد) يعمل كل يوم درعا فيبيعها بالف درهم. [مل ۳:۹۹، تہ ۲:۹۹، کا ۱:۳٤۸]

داؤدؑ ہر روز ایک زرہ بنا کر ایک ہزار درہم میں فروخت کرتے تھے۔

صبح تڑکے اُٹھنے کی برکتیں

(ابن عمر) مرفوعا: اللهم بارک لامتی فی بکورها. [تر (بیوع)، ما (تجارات)]

اے اللہ میری اُمت کو فجر کی برکتیں عطا فرما۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: اللهم بارک لامتی فی بکورها. [مل ۳:۹۵]

اے اللہ میری اُمت کو سویرے کی برکتیں عطا فرما۔

تھوڑا اور زیادہ سامانِ زندگی

(عقبه بن عامر) مرفوعا: ما قل وکفی خیر مما کثرو الهی. [به (فی الدلائل)]

تھوڑا جو کافی ہو، اس بہت سے بہتر ہے جو غافل کر دے۔

(علی) مرفوعا: ما قل وکفی خیر مما کثروا لهی. [مل ٤:۲۷۱]

تھوڑا جو کافی ہو، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کر دے۔

صنعت و حرفت کا درجہ

(ابن عمر) مرفوعا: ان الله یحب المؤمن المحترف. [طب (فی الکبیر و الاوسط)]

(علی) ان الله یحب المحترف الامین. [مل ۳:۹۵]

اللہ مومن صنعت کار کو پسند کرتا ہے۔

اللہ امانت دار صنعت کار کو پسند کرتا ہے۔

زمین کا حق دار کون ہے؟

۱. (عروه) مرسلا: من احيا ارضا ميتة فهي له...... [بخ (حرث)، دا (امارة)، تر (احکام)، موطا (اقضیہ)]

جو کسی مردہ زمین کو زندہ کرے، وہ اسی کے لیے ہے۔

۱. (ابوعبدالله) مرفوعا: من غرس شجرا اوحفر واديا بدئيالم يسبقه اليه احد ادا حيیٰ ارضا ميتة فهي له قضاء من الله عزّوجل ورسوله. [اس ۳:۱۰۷، تہ ۲:۱۵۹، کا ۱:۴۱۰، مل ۳:۱۵۱]

جس نے پہلے درخت بویا یا نالہ کھودا اور اس سے پہلے کسی نے یہ نہ کیا ہو یا مردہ زمین کو زندہ کیا ہو تو وہ اسی کے لیے ہے، یہی اللہ اور اس کے رسولؐ کا فیصلہ ہے۔

۲. (عروه) اشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الارض ارض الله والعباد عباد الله فمن احيى مراتها فهو احق به...... [دا (خراج)]

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آنحضورؐ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ زمین اللہ کی ہے اور بندے بھی اس کے ہیں۔ لہٰذا جو اس کے مردہ حصے کو زندہ کرے، وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۲. (ابو عبدالله) مرفوعا: من احيا مراتها فهوله. [اس ۳:۱۰۸، تہ ۲:۱۵۹، کا ۱:۴۰۹، مل ۳:۱۵۱]

جو کسی مردہ زمین کو زندہ کرے، وہ اسی کے لیے ہے۔

۴. (سعيد بن زيد) مرفوعا: من احيا ارضاً عجز صاحبها عنها وتركها مهلكة فهي له. [زرین ( )]

جو شخص کسی ایسی زمین کو زندہ کرے، جسے اس کے مالک نے ناکام رہ کر بے کار چھوڑ دیا ہو، تو وہ اسی (زندہ کرنے والے) کے لیے ہے۔

۳. (ابوعبدالله) ......فان كانت ارضا للرجل قبله غاب عنها فتركها واخربها ثم جاء بعد يطلبها فان الارض لله عزّوجل ولمن عمر. [اس ۳:۱۰۸، تہ ۲:۱۵۹، کا ۱:۴۰۹]

پس اگر کوئی زمین پہلے کسی دوسرے شخص کی ہو جسے وہ چھوڑ کر غائب ہو گیا ہو اور اسے ضائع کر دیا ہو، پھر (آباد ہونے کے بعد) وہ اس کا مطالبہ کرنے آئے تو زمین اللہ کی ہے اور اس کے لیے ہے، جو اسے آباد کرے۔

زمین کی بلاوجہ فروخت

(معقل بن يسار) مرفوعا: من باع عقر دارمن غير ضرورة سلط الله على ثمنها تالفا يتلفه. [طب (فی الاوسط)]

جو بلاضرورت کسی محلے کا حصہ فروخت کرے گا، اس کے دام پر اللہ ایسی آفت مسلط کر دے گا، جو اسے تباہ کر کے رکھ

(ابوعبدالله) لما دخل رسول الله صلى الله عليه وآله المدينة خط دورها برجله ثم قال: اللهم من باع بتعة من ارض فلا تبارک فيه. [مل ۳:۱۰۵، کا ۱:۳۵۳]

حضورؐ جب مدینے تشریف لے گئے تو اپنے پاؤں سے گھروں کے نشان لگائے، پھر فرمایا: اے اللہ جو زمین کا کوئی حصہ

دے۔

بیچے، اس کو برکت نہ دے۔

تاجر مال کا نقص بتا دے

(عقبه بن عامر) مرفوعا: المسلم اخو المسلم لايحل لمسلم باع من اخيه بيعا فيه عيب الابينه له...... [ما (تجارات)]

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ناقص مال فروخت کرے اور اس کا نقص واضح نہ کرے۔

(ابوعبدالله) فى الرجل الذى يكون عنده نوعان من طعام واحد سعرهما شتى و احدهما خير من الاخر فيخلطهما جميعا ثم يبيعهما بسعر واحد قال لا يصلح له ان يفعل...... [مل ۱۲۹:۳، تھ ۱۲۷:۲، کا ۳۸۰:۱]

ایک شخص کے پاس دو طرح کے غلے ہوں، جن کی قیمتیں بھی جداگانہ ہوں اور دونوں میں ایک بہتر قسم کا ہو، پھر وہ دونوں کو مخلوط کر کے سب کو ایک ہی دام سے فروخت کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں ابوعبداللہ نے کہا: اس کے لیے یہ مناسب نہیں۔

تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں

(رجل من المهاجرين) مرفوعا: المسلمون شركاء فى ثلث الماء والكلأ والنار. [دا (بیوع)، ما (رهون)]

تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں:

(ابوالحسن) ان المسلمين شركاء فى الماء والنار والكلأ. [مل ۱۵۱:۳]

تمام مسلمان پانی، آگ اور گھاس میں

پانی، گھاس اور آگ۔

شریک ہیں۔

تجارت کی عالمگیر وسعت

(نعیم بن عبدالرحمٰن الازدی) مرفوعا: تسعة اعشار الرزق فى التجارة[1]. [سنن سعید بن منصور]

روزی کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت سے وابستہ ہیں۔

(ابوعبدالله) ان تسعة اعشار الرزق فى التجارة. [مل ۱٤۷:۳]

روزے کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت سے متعلق ہیں۔

شرائط کی پابندی

المسلمون عند شروطهم. [بخ (اجاره)، دا (القضیه)]

مسلمانوں کو اپنی شرطوں کا پابند رہنا چاہیے

(عبد صالح) مرفوعا: المومنون عند شروطهم. [اس ۲۳۲:۳، تھ ۲۱۹:۲]

اہلِ ایمان کو اپنی شرطوں پر قائم رہنا چاہیے۔

مجبوروں کا استحصال

سياتى على الناس زمان عضوض يعض الموسرفيه على ما فى يده ويتبايع المضطرون ولم يومروا بذلک قال تعالىٰ "ولا تنسوا الفضل بينكم" وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع المضطر. [دا (بیوع)]

(ابوعبدالله) ياتى على الناس زمان عضوض يعض كل امرئ على ما فى يديه وينسى الفضل وقد قال الله تعالىٰ "ولاتنسوا الفضل بينكم" ثم ينبرى فى ذلک الزمان اقوام يبايعون المضطرين اولئک هم شرار الناس. [اس ۷۱:۳،

[1] دیلمی کی مسند فردوس کے الفاظ یوں ہیں: تسعة اعشار رزق امتى فى البيع والشراء.

[ته ۱۲۳:۲، کا ۱:۴۱۸]

عنقریب لوگوں پر ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا کہ خوش حال اپنے قبضے کی چیز کو اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑے ہوئے ہوگا اور مجبور لوگ سودا کریں گے، حالانکہ انہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "باہمی فضل کو فراموش نہ کرو" اور رسول کریمؐ نے مجبور سے سودا کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

لوگوں پر ایک ایسا سخت دور آنے والا ہے کہ ہر شخص اپنے قبضے کی چیز کو دانتوں سے مضبوط پکڑے ہوگا، اور فضل کو فراموش کر جائے گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ آپس کے فضل کو فراموش نہ کرو۔ اُس دور میں ایسے لوگ سامنے آئیں گے، جو مجبوروں سے سودا کریں گے۔ یہ لوگ بدترین انسان ہیں۔

بیوپار اور احتکار کا فرق

(عمر) مرفوعا: **الجالب مرزوق والمحتكر ملعون.** [دا (بیوع)، ما (تجارات)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: **الجالب مرزوق والمحتكر ملعون.** [اس ۱۱۴:۳، ته ۱۶۱:۲، کا ۱:۳۷۵، مل ۱۶۹:۳]

بیوپاری کو رزق ملتا ہے اور احتکار کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

بیوپاری کو رزق ملتا ہے اور احتکار کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

انسانوں کی تجارت

(عمرو بن العاص) مرفوعا: **ثلثة انا خصمهم يوم القيٰمة... رجل باع حرا فاكل ثمنه.** [بخ (بیوع)، ما (تجارات)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: ......**شر الناس من باع الناس.** [اس ۶۳:۳، ته ۱۰۹:۲، کا ۳۶:۱]

تین قسم کے آدمیوں کا میں بروزِ حشر مخالف ہوں گا...... (دوسرا وہ) آدمی ہے، جو کسی آزاد کو بیچ کر اس کے دام کھا جائے۔

بدترین انسان وہ ہے جو انسانوں کی تجارت کرتا ہے۔

کچھ کھا لینے سے پہلے پھلوں کا سودا

(ابن عباس) **نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان تباع ثمرة حتى تطعم (او كل).** [بخ، مس، دا، نس (کلهم فی البیوع)]

(ابوعبدالله) **لا تشتر النخل حولا واحدا حتى تطعم......** [اس ۸۵:۳، ته ۱۴۲:۲]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے، تاآنکہ اس میں سے کچھ چکھ نہ لیا جائے۔

صرف ایک سال کے لیے کھجور کے درخت کا سودا نہ کرو، جب تک اس میں سے کچھ چکھ نہ لیا جائے۔

محاقلہ[1] و مزابنہ[2]

(جابر) **نهى النبى صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة[3] وعن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه وان لاتباع الا بالدينار والدراهم الا العرايا[4].** [بخ، مس، دا، تر، نس (کلهم فی البیوع)]

۱. (ابوعبدالله) **نهى رسول الله صلى الله عليه وآله عن بيع المحاقلة والمزابنة.** [اس ۹۱:۳، ته ۱۵۷:۲، کا ۱:۴۰۸]

---

[1] محاقلہ: رقم یا غلے کے عوض زمین دینا یا خوشے آنے پر کھیتی کا غلے کے عوض سودا کرنا۔

[2] مزابنہ: درخت میں لگی ہوئی تازہ کھجوروں کا چھواروں کے عوض سودا کرنا۔ مؤخر الذکر دونوں صورتوں میں ناپ تول کا اندازہ اٹکل پر ہوتا ہے۔

[3] مخابرہ: زمین کو بٹائی پر دینا۔

[4] دیکھئے اگلے صفحے پر

(جابر) نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة وعن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه وان لاتباع الا بالدینار والدراهم الا العرایا. [بخ، مس، دا، تر، نس (کلهم فی البیوع)]

آنحضورؐ نے مخابرے، محاقلے اور مزابنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز "صلاحیت" نمایاں ہونے سے پہلے پھلوں کا سودا کرنے اور دینار و درہم کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض اس کا سودا کرنے سے بھی روکا ہے، بجز عرایا کے۔

۱. (ابوعبدالله) نهی رسول الله صلی الله علیه وآله عن بیع المحاقلة والمزابنة. [اس ۹۱:۳، ته ۱۵۷:۲، کا ۴۰۸:۱]

آنحضورؐ نے بیع محاقلہ و مزابنہ سے روکا ہے۔

۲. (ابوجعفر) رخص رسول الله صلی الله علیه وآله فی العرایا بان تشتری بخرصها تمرا. [اس ۹۱:۳، ته ۱۵۷:۲، کا ۴۰۸:۱]

آنحضورؐ نے عرایا کا سودا کرنے کی اجازت دی ہے، بشرطیکہ کھجوروں کا صحیح اندازہ کر کے چھواروں کے عوض فروخت

(پچھلے صفحے سے منسلک): عرایا: (جمع عریہ کی): کھجور کے اس درخت کو کہتے ہیں، جو کسی غریب کو پھل کھانے کو دے دیا جائے۔ وہ لگی ہوئی کھجوریں اندازہ کر کے چھواروں کے عوض فروخت کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے لیے کھجوریں پکنے کا انتظار دشوار ہو سکتا ہے یا اس کا بار بار وہاں آنا جانا خود اس غریب یا ہبہ کرنے والے کے لیے ناگوار ہو سکتا ہے۔

کر دیا جائے۔

درخت میں لگے ہوئے پھلوں کا بے اجازت کھا لینا

(عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده) ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال من اصابها منه من ذی حاجة غیر متخذ خُبنة فلا شئی علیه. [دا (لقطه)، بخ (حدود) نس (قطع السارق)، ما (تجارات)]

آنحضرتؐ سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ حاجت مند کچھ کھا لے، مگر کپڑے میں چھپا کر نہ لے جائے تو اس پر کوئی داروگیر نہیں۔

(محمد بن مروان) قال قلت لابی عبدالله علیه السلام: اَمُرّ بالثمرة فآکل منها. قال کل منها ولاتحمل. [اس ۹۰:۳، ته ۱۴۳:۲، مل ۱۱۰:۳].

میں (محمد بن مروان) نے ابوعبداللہ سے کہا کہ میں پھلوں (کے باغ) سے گزرتا ہوں تو اس میں سے کچھ کھا لیتا ہوں۔ آپؑ نے جواب دیا کہ کچھ کھا لو، مگر ساتھ لے کر نہ جاؤ۔

مشورہ نہ کہ حکم

(زید بن ثابت) کان الناس فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم یتبایعون الثمار فاذا جذالناس وحضرتقاضیهم قال المبتاع انه اصاب الثمر الدمان، اصاب مراض اصابه تشام عاهات یحتجون بها فقال صلی الله علیه

(الحلبی) سئل ابوعبدالله...... عن الرجل یشتری الثمرة المسماة من ارض فهلک تلک الارض کلها؟ قال: اختصوا فی ذلک فلما رآهم لایدعون الخصومة نهاهم عن ذلک البیع حق تبلغ الثمرة ولم یحرمه

وسلم لما كثرت عنده الخصومة فى ذلك فامالا فلا تبايعوا حتى يبدو صلاح الثمرة كالمشورة يشير بها لكثرة خصومتهم. [بخ، دا (بيوع)]

عہد نبوت میں لوگ پھلوں کے سودے کیا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ پھل توڑ لیا کرتے اور تقاضے کا وقت آتا تو خریدار کہتا کہ پھل خراب ہو گئے، اسے بیماریاں لگ گئیں، اس پر آفتیں آ گئیں۔ ایسی ہی دلیلیں پیش کرتے تھے، تو آنحضرتؐ کے پاس جب ایسے جھگڑے بہت ہونے لگے تو بطور مشورہ فرمایا کہ جب تک صلاحیت واضح نہ ہو جائے، تم لوگ پھلوں کا سودا نہ کیا کرو۔ یہ مشورہ ان کے جھگڑو ... تھا۔

ولكن فعل ذلك من اجل خصومتهم. [اس ۸۷:۳، ته ۱۴۱:۲، کا ۳۷۸:۱، مل ۲۷۹:۳]

ابوعبداللہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو ایک زمین کے معین پھلوں کو خریدتا ہے، پھر وہ ساری زمین برباد ہو جاتی ہے۔ آپؑ نے جواب دیا کہ رسول اللہؐ کے پاس اس بارے میں لوگ جھگڑتے تھے اور لوگ ان جھگڑوں کا تذکرہ کرتے تھے۔ پھر جب حضورؐ نے دیکھا کہ یہ لوگ جھگڑنے سے باز نہیں آتے، تو ایسے سودے سے روک دیا تاآنکہ پھل پکنے پر نہ آ جائیں۔ ایسی بیع کو آپؐ نے حرام نہیں کیا، بلکہ لوگوں کے جھگڑوں کی وجہ سے یہ حکم دیا تھا۔

...ل سودا کرنا

حلیه ... ر حتى يبدو ... مس، دا، تر (كلهم فى

(ابوعبدالله) قال...... لاتباع الثمرة حتى يبدو صلاحها. [اس ۸۸:۳، ته ۱۴۱:۲، کا ۳۸۷:۱]

آنحضورؐ نے پھلوں کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے، تاآنکہ اس کی صلاحیت واضح نہ ہو جائے۔

پھلوں کا سودا اس وقت تک نہ ہو، جب تک اس کی صلاحیت واضح نہ ہو جائے۔

پکنے سے پہلے پھلوں کا سودا

(انس) ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمر (النخل) حتى تزهو فقلنا مازهوها؟ قال: تحمر وتصفر...... [مس، نس، موطا (بيوع)، ما (تجارات)]

آنحضرت صلعم نے پھل (کھجور) کا سودا کرنے سے منع فرمایا ہے تاآنکہ اس میں "زہو" آ جائے۔ ہم نے دریافت کیا کہ "زہو" کی کیا حد ہے؟ فرمایا: سرخ و زرد ہو جائے۔

(الحسن بن على الوشا) قال سالت ابا الحسن الرضاؑ: هل يجوز بيع النخل اذا حمل؟ فقال لايجوز بيعه حتى يزهو. قلت ماالزهو؟ يحمر ويصفر وشبه ذلك. [اس ۸۷:۳، ته ۱۴۱:۲، کا ۳۸۷:۱، مل ۱۳۳:۳]

حسن (ابن علی الوشا) نے ابوالحسن رضا سے پوچھا کہ پھل آنے کے بعد کھجور کا سودا کرنا جائز ہے؟ کہا اس کا سودا کرنا جائز نہیں جب تک اس میں "زہو" نہ ہو۔ میں نے پوچھا: "زہو" کیا ہے؟ کہا: سرخ و زرد ہو جائے، یا اس جیسا ہو جائے۔

غلے کا اٹکل سودا

(ابن عمر) مرفوعا: من اشترى طعاماً فلايبيعه حتى يستوفيه وكنا نشترى من

(ابوعبدالله) ما كان من طعام سميت فيه كيلا فلا يصلح مجازفة. [اس

الرکبان جزافا. فنهانا ان نبیعه حتی نتقله من مکانه. [بخ، مس، نس (کلهم فی البیوع)، ما (تجارات)]

٣:٢٠١٠، ته ٢:١٥١، مل ٣:٢٨٢]

جوشخص غلّہ خریدنا چاہے، وہ اس کا حق پورا ہونے سے پہلے سودا نہ کرے۔ ہم لوگ پہلے ہی سواروں سے اٹکل سودا کر لیا کرتے تھے۔ پھر آنحضورؐ نے ایسے سودے سے منع فرما دیا تا آنکہ ہم اسے اس کی جگہ سے اتار نہ لیں۔

جس غلے میں ناپ تول معیّن ہو سکے، اس کا اٹکل سے سودا کرنا مناسب نہیں۔

ملاوٹ اور دھوکا

(ابوهريره) مرفوعا: ليس منا من غشنا. [مس (ایمان)، دا، تر (بیوع)، ما (تجارات)]

(   ) مرفوعا: ليس منا من غش مسلما. [مل ٣:١٧٣]

جوہم سے (سودے میں) دھوکا کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

جو کسی مسلمان سے (سودے میں) دھوکا کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

منڈی میں پہنچنے سے پہلے سودا کر لینا

(ابنِ عمر) مرفوعا: لا تلقوا السلع حتی يهبط بها الى الاسواق. [بخ، مس، دا، نس (بیوع)]

(   ) مرفوعا: لايتلقى احدكم طعاما خارجها من المصر...... [مل ٣:١٧٤، ته ٢:١٦١، كا ١:٣٧٦]

جب تک منڈیوں میں مال اتار نہ لیا جائے، تب تک باہر ہی باہر اس کا سودا نہ کرو۔

تم میں سے کوئی شہر سے باہر ہی باہر غلے کا سودا نہ کرلیا کرے۔

گوشت کے بدلے جانور کی بیع

(ابن المسيب) ان النبی صلی الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان باللحم. [موطا (بیوع)]

(جعفر بن محمد عن ابيه) ان عليا عليه السلام كره بيع اللحم بالحيوان. [مل ٣:١٧٦]

حضورؐ نے گوشت کے عوض جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

حضرت علیؓ نے گوشت کے عوض جانور کی خرید وفروخت کو ناپسند فرمایا ہے۔

فسخ بیع کا اختیار

(ابنِ عمر) مرفوعا: ان المتبايعين بالخيار ما لم يتفرقاً...... [بخ، دا، تر، موطا (کلهم فی البیوع)]

(ابوعبدالله) قال له فضيل: ما الشرط فى الحيوان؟ فقال: ثلثة ايام للمشترى. قال فما الشرط فى غير الحيوان؟ قال: البائعان بالخيار مالم يتفرقا فاذا افترقا فلا خيار بعد الرضا منهما. [اس ٣:٧٢، ته ٢:٢٤، كا ١:٣٧٦، مل ٣:٢٧٧]

خریدار وفروشندہ اس وقت تک اختیار (فسخ بیع کا) رکھتے ہیں، جب تک وہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہو جاتے۔

ابوعبداللہ سے فضیل نے پوچھا کہ حیوان میں کیا شرط ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ خریدار کے لیے تین دن ہیں۔ پوچھا: غیرحیوان میں کیا شرط ہے؟ کہا: دونوں کو اس وقت تک اختیارِ فسخ ہے، جب تک وہ

الگ نہیں ہو جاتے۔ پھر جب الگ ہو جائیں، تو دونوں کی رضامندی کے بعد کوئی اختیار نہیں رہتا۔

سودا پکا کرنے کا ایک طریقہ (تالی)

(عمرو بن العاص) مرفوعا: البّیعان بالخیار مالم یتفرقا الا ان یکون صفقة خیار. [دا، تر، نس (کلھم فی البیوع)]

خریدار و فروشندہ کو خیارِ فسخ اس وقت تک ہے جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں، بجز اس کے کہ رضامندی کی تالی بج جائے۔

(علی) اذا صفق الرجل علی البیع فقد وجب وان لم یفترقا. [اس ۷۳:۳، لہ ۱۸۱:۲]

جب آدمی سودے پر تالی بجا دے، تو وہ واجب (پکا) ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ جدا نہ ہوئے ہوں۔

شہری دیہاتی کی طرف سے سودا نہ کرے

(جابر) مرفوعا: لایبیع حاضر لبادٍ ودعوا الناس یرزق الله بعضھم من بعض. [بخ، مس، دا، نس، ما (کلھم فی البیوع)]

کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے سودا نہ کرے۔ ان سب کو آزاد چھوڑ دو تاکہ اللہ تعالیٰ ایک کو دوسرے کے لیے ذریعۂ رزق بنائے۔

( ) مرفوعا: ......لایبیع حاضر لبادٍ ذروا المسلمین یرزق الله بعضھم من بعض. [مل ۱۷٤:۳، تہ ۱٦۱:۲، کا ۲۷٦:۱]

کوئی شہری کسی دیہاتی کی طرف سے سودا نہ چکائے۔ مسلمانوں کو کھلا چھوڑ دو، تاکہ اللہ تعالیٰ ایک کو دوسرے کے لیے ذریعۂ روزی بنائے۔

تفاضل کے ساتھ حیوانات کا دست بدست سودا

(جابر) مرفوعا: لایصلح الحیوانان اثنان بواحد نسئیةً ولاباس به یدابّید. [تر (بیوع)]

دو جانوروں کا ایک جانور سے ادھار سودا مناسب نہیں۔ ہاں دست بدست میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ابوجعفر) البعیر بالبعیرین والدابة بالدابتین یدابّید لیس به بأس. [اس ۱۰۰:۳، تہ ۱۵۰:۲، کا ۳۸۲:۱]

ایک اونٹ کا دو اونٹوں سے، ایک جانور کا دو جانوروں سے دست بدست سودا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

خوش دلی سے خراب سکّوں کے بدلے اچھے سکّے دینا

(ابنِ عمر) استلف دراھم فقضی صاحبھا خیرا منھا فابی ان یاخذ وقال ھذه خیر من دراھمی فقال ابنِ عمر قد علمت ولکن نفسی بذلک طیبه. [ما (بیوع)]

عبداللہ بن عمر نے کچھ درہم قرض لیے اور جب ادا کیے تو بہتر درہم دیے۔ اس نے لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ میرے درہموں سے بہتر ہیں۔ فرمایا: مجھے معلوم ہے، لیکن میں یہ خوش دلی کے ساتھ دے رہا ہوں۔

(ابوعبدالله) عن الرجل یقرض الرجل الدراھم الغلة فیاخذ منه الدراھم الطانجة طیبة بھا نفسه فقال لاباس به وذکر ذلک عن علی علیه السلام. [مل ۱۸۱:۳، تہ ٦۳:۲، کا ٤۰۲:۱]

ایک شخص کسی کو خراب درہم قرض دیتا ہے اور عمدہ درہم خوش دلی کے ساتھ لیتا ہے، تو اس کے بارے میں (ابوعبداللہ نے) کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ بات انہوں نے حضرت علیؑ کے حوالے سے بیان کی۔

اگر صنف مختلف ہو اور سودا دست بدست ہو

(ابنِ الصامت) مرفوعا: الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعيرو التمر بالتمر والملح بالملح مِثلاً بمثل سواءً بسواء يداً بيد فاذا اختلف هذه الاصناف فبيعوا كيف شئتم اذا كان يداً بيد. [مس، دا، تر، نس (بیوع)، ما (تجارات)]

مبادلہ سونے کا سونے سے، چاندی کا چاندی سے، گندم کا گندم سے، جَو کا جَو سے، خرمے کا خرمے سے، نمک کا نمک سے جائز ہے جب کہ دونوں طرف ایک جیسی چیز ہو، برابر برابر اور دست بدست ہو۔ (تفاضل ناجائز ہے)۔ لیکن اگر صنفیں بدلی ہوئی ہوں (مثلاً گندم اور نمک کا مبادلہ ہو) تو جس طرح چاہو، معاملہ کرلو بشرطیکہ دست بدست ہو۔

(ابوعبدالله) ما كان من طعام مختلف اومتاع او شئى من الاشياء يتفاضل فلا باس ببيعه مثلين بمثل يداً بيد فاما نَظِرةً فانه لايصلح. [مل ۱۷۷:۳، لہ ۱٤۳:۲، کا ۳۸۳:۱]

غلہ یا سامان یا کوئی چیز بھی اگر مختلف نوعیتوں کی ہوتو دست بدست تفاضل کے ساتھ، دوگنے کے فرق سے بھی سودا کرنے میں مضائقہ نہیں۔ ہاں ادھار ایسا کرنا مناسب نہیں۔

رہن کردہ جانور کا حکم

(ابوهريره) مرفوعا: يركب الرهن نفقة ويشرب لبن الدّر اذا كان مرهونا

وعلى الذى يشرب ويركب النفقة. [بخ، ما (رھون)، دا، تر (بیوع)]

رہن شدہ جانوروں پر جو اخراجات ہوتے ہیں، ان کے عوض سواری کی جاسکتی ہے۔ اگر ان کا دودھ ہو تو اسے بھی پیا جاسکتا ہے۔ جو دودھ پیے یا سواری کرے، اسی کے ذمے ان کے اخراجات ہوں گے۔

(على) مرفوعا: الظهر يركب اذا كان رهونا وعلى الذى يركبه نفقة والدّر يشرب اذا كان رهونا وعلى الذى يشرب نفقة. [مل ۱۹۵:۳، تہ ۱٦٥:۲]

رہن شدہ جانور کی سواری درست اور اس جانور کا خرچہ سواری کرنے والے پر ہوگا۔ اسی طرح رہن شدہ جانور کا دودھ پینا بھی درست ہے، اور دودھ پینے والے پر اس کے اخراجات ہوں گے۔

اخراجات میں میانہ روی

(ابنِ مسعود) مرفوعا: ما عال من اقتصد. [اَخ]

جو شخص (اخراجات میں) میانہ روی اختیار کرتا ہے، وہ محتاج نہیں ہوتا۔

(ابوعبدالله) ضمنت لمن اقتصد ان لايفتقر. [مل ۱۰۲:۳]

جو (اخراجات میں) میانہ روی اختیار کر لے، میں اس کے محتاج نہ ہونے کی ضمانت دیتا ہوں۔

فقر کے خطرات

(انس) مرفوعا: كاد الفقر ان يكون كفرا. [حلیۃ ابی نعیم]

محتاجی کفر سے قریب تر ہو جاتی ہے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: كاد الفقر ان يكون كفرا...... [کا، ص ٥٢٥]

محتاجی کفر سے قریب تر ہو جاتی ہے۔

قرض کی واپسی اضافے کے ساتھ

(ابوهريره) مرفوعا: ان خيركم

(ابوعبدالله) خيرالقرض الذى يجر

احسنکم قضاء...... [بخ (هبه)، استقراض، وکالت، مس، تر (بیوع)، ما (صدقات)، مؤطا (بیوع)]

بہترین آدمی وہ ہے، جو بہتر قرض ادا کرے۔

النفعة...... [اس ۳:۹، ته ۲:٦٤، کا ۱:۲:۱۰۲]

بہترین قرض وہ ہے، جو نفع کے ساتھ واپس ہو[1]

قرض اور ترکے کی حیثیت فتح مکہ سے پہلے اور بعد

(جابر) ......فاتی بمیت فقال: اعلیه دین؟ قالوا نعم علیه دیناران. قال صلّوا علی صاحبکم. فقال ابوقتادة، هما علّی یارسول الله. فصلی علیه. فلما فتح الله علی رسوله قال: انا اولی بکل مومن من نفسه فمن ترک دَینا فعلّی قضاؤه ومن ترک مالا فلورثته. [بخ (نفقات)، تر (جنائز)، مس (جمعه)]

حضورؐ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا، تو آپؐ نے پوچھا کہ اس پر قرض تو نہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ دو دینار اس کے ذمے قرض ہیں۔ فرمایا: اچھا تو تم ہی لوگ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ ابوقتادہ نے کہا کہ

(ابوعبدالله) انه ذکرلنا ان رجلا من الانصار مات وعلیه دینار ان دَینا فلم یصل علیه النبی صلی الله علیه وآله وقال: صلوا علی اخیکم، حتی ضمنها بعض قراباته...... ثم قال (ابوعبدالله) ان رسول الله صلی الله علیه وآله انما فعل ذلک لیتعاطوا ولیرد بعضهم علی بعض ولئلا یستخفّوا بالدین...... [مل ۳:۱۱۱، ته ۲:٥٩، کا ۱:۳٥۳]

ہمیں بتایا گیا کہ ایک انصاری کا انتقال ہوا جن پر دو دینار کا قرض تھا، تو حضورؐ نے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ آخر ان کے ایک قرابت مند نے اس کی

[1] مالم یکن شرطاً، اس (۳:۱۰) (بشرطیکہ زیادہ واپس کرنے کی شرط نہ ہو) ورنہ وہ ربا ہو جائے گا۔

یارسول اللہؐ اس کی ادیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ تو حضورؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لی۔ لیکن جب اللہ نے اپنے رسولؐ کو فتح مندی بخشی تو حضورؐ نے اعلان فرما دیا: میں ہر مومن کا اس کی اپنی ذات سے بھی زیادہ ذمے دار ہوں۔ لہٰذا جو قرض چھوڑے اس کا ذمے دار میں ہوں اور جو مال چھوڑے، وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

ضمانت لی...... اس کے بعد ابوعبداللہ نے کہا: حضورؐ نے اس لیے ایسا کہا کہ لوگ (اس کی وجہ) سوچیں۔ ایک دوسرے کو (قرض) لوٹا دیں اور قرض کو بہت معمولی چیز نہ خیال کریں۔

مسلمان بار بار دھوکا نہیں کھاتا

(ابوهریره) مرفوعا: المؤمن لایلدغ من جُحر مرتین. [بخ، (ادب)، مس (زهد)، دا (ادب)، ما (فتن)]

مومن ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

(ابوعبدالله) المؤمن لاینسع من جُحر مرتبین. [کا، ص ٤۹٦]

مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

ربا کی ہمہ گیر ملعونیت

(ابنِ مسعود) لعن النبی صلی الله علیه وسلم آکل الربوا وموکله وشاهدیه وکاتبه. [مس (مساقات)، دا، تر (بیوع)، ما (تجارات)]

حضورؐ نے ربا کے کھانے والے، کھلانے والے، گواہوں اور کاتب سب ہی پر لعنت

(   ) مرفوعا: آکل الربوا وموکله وکاتبه وشاهداه فی الوزر سواء. [مل ۲:۱۷٤، کا ۱:۳٦۹]

ربا کھانے والا، کھلانے والا، کاتب اور دونوں گواہ سب کے سب اس گناہ میں

فرمائی ہے۔

برابر ہیں۔

بدترین کمائی سود خواری ہے

(عقبہ بن عامر) مرفوعا: شر الكاسب كسب الربا...... [بہ (الدلائل)]

بدترین کمائی ربا کی کمائی ہے۔

(علی) مرفوعا: شر الكاسب كسب الربا. [مل ٤:٢٧٢]

بدترین کمائی ربا کی کمائی ہے۔

ربا کی سب سے ہلکی قسم

(ابوھریرہ) مرفوعا: الربا سبعون حُوبا ايسرها ان ينكح الرجل اُمّه. [ما (تجارات)]

ربا (سود خواری) کی ستر قسمیں ہیں۔ اس کی سب سے ادنیٰ قسم ایسی ہے، جیسے کوئی اپنی ماں سے جنسی تعلق قائم کرے۔

(علی) مرفوعا: الربا سبعون جزأ فايسرها مثل ان ينكح الرجل اُمّه فی بيت الله الحرام. [مل ٤:٤٦٦]

ربا (سود خواری) کی ستر قسمیں ہیں۔ اس کی سب سے ادنیٰ قسم ایسی ہے، جیسے کوئی اپنی ماں سے کعبے شریف کے اندر جنسی تعلق قائم کرے۔

یتیم کا مال کھانا

(عقبہ بن عامر) مرفوعا: شر المآكل مال اليتيم. [بہ (فی الدلائل)]

بدترین کھانا یتیم کا مال ہے۔

(علی) مرفوعا: شر المآكل اكل مال اليتيم ظلما. [مل ۴:۴۷۲]

بدترین کھانا یتیم کا مال ناحق کھانا ہے۔

لقطے کا حکم

(زید بن خالد) سئل النبی صلی الله

(علی بن جعفر) ......وسالته عن الرجل

عليه وسلم عن لقطة[1] الذهب والورق فقال عرّفها سنةً فان لم تعرف فاستنفقها ولتكن وديعة عندک فان جاء طالبها يوما من الدهر فاوّها اليه......

[بخ، مس، ہما، دا (لقطہ)، تر (احکام)]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سونے اور چاندی کی پڑی ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ایک سال تک اعلان کرتے رہو۔ اگر اعلان نہ کرو تو اسے خرچ کر ڈالو، لیکن وہ تمہارے ذمے ودیعت رہے گی۔ زندگی میں جب بھی اس کا مطالبہ کرنے والا مل جائے، تو اسے ادا کر دو۔

يصيب درهما او ثوبا او دابة كيف يصنع؟ قال: يعرّفها سنةً فان لم يعرّف جعلها فی عرض ماله حتی يجئی طالبها فيعطيها اياه فان مات اوصی بها وهولها ضامن. [مل ۳:۱۸٦، ته ۲:۱۱۸]

میں نے (موسیٰ بن جعفر) سے پوچھا کہ ایک شخص کوئی درہم یا کپڑا یا جانور پائے تو کیا کرے؟ کہا: ایک سال تک اعلان کرتا رہے۔ اگر اعلان نہ کرے تو اپنے مال و اسباب میں رکھ چھوڑے، یہاں تک کہ اس کا مطالبہ کرنے والا آ جائے اور وہ اسے اس کے حوالے کر دے۔ اگر مرے تو اس کے بارے میں وصیت کر جائے اور وہ اس کا ذمے دار ہو گا۔

---

[1] لقطہ گری پڑی چیز کو کہتے ہیں۔

نکاح وطلاق

(۱۱)

شادی اور ایمان کا ربط

(انس) مرفوعا: من تزوج فقد استكمل نصف الايمان فليتق الله في النصف الباقي. [طب (في الاوسط)]

جو شادی کرتا ہے، وہ نصف ایمان کی تکمیل کرتا ہے، اب باقی نصف میں بھی وہ تقویٰ اللہ اختیار کرے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: من تزوج احرز نصف دينه فليتق الله في النصف الباقي. [مل ۳: ۲۴۱، کا ۲: ۳]

جس نے شادی کی، اس نے نصف دین کو محفوظ کر لیا۔ اب باقی نصف میں بھی وہ تقویٰ اللہ اختیار کرے۔

شادی کے وقت دین پیشِ نظر رہنا چاہیے

(ابوهريره) مرفوعا: تنكح المرأة لاربع: لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين. [دا، نس (نكاح)]

(ابوعبدالله) مرفوعا: اذا تزوج الرجل المرأة لمالها اوجمالها لم يرزق ذالک فان تروج لدينها رزقه الله جمالها ومالها. [مل ۳: ۲۴۸، ته ۲: ۲۲۷، کا ۲: ٦]

چار اسباب ہیں، جن کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: مال، حسب، جمال اور دین۔ تو تم دیندار عورت کو حاصل کرو۔

آدمی اگر عورت کے مال یا جمال کی وجہ سے شادی کرتا ہے تو اسے یہ (دین) نہیں ملے گا اور اگر اس کے دین کی وجہ سے شادی کرتا ہے تو اللہ اسے اس کا مال اور جمال بھی عطا کر دیتا ہے۔

کس قسم کی عورت سے شادی کی جائے

(معقل ابن يسار) مرفوعا: تزوجوا الودود الولود (فاني مكاثر بكم الامم). [دا، نس (نكاح)]

خوب جننے والی اور محبت کرنے والی عورت سے شادی کرو۔ (کیونکہ میں دوسری اُمتوں کے مقابلے میں اپنی امت کی کثرت پر ناز کروں گا)۔

(ابوعبدالله) ان من خير نسائكم الولود الودود. [مل ۳: ۲۴٦]

تمہاری بہترین عورتیں وہ ہیں، جو خوب جننے والی اور محبت کرنے والی ہیں۔

رضاعت کے رشتے

(عائشه) مرفوعا: يحرم من الرضاع مايحرم من النسب. [مس (رضاع)، بخ، دا، ما (نكاح)]

جو رشتہ (نسباً) حرام ہے، وہ رضاعاً بھی حرام ہے۔

(ابوعبدالله) .....وما يحرم من النسب من النساء فانه يحرم من الرضاع...... [مل ۳: ٦٦، اس ٤: ۱۷، ته ۲: ۳۱٦]

نسبی لحاظ سے جو (عورتیں) حرام ہیں، وہ رضاعی لحاظ سے بھی حرام ہیں۔

رضاعت اور یتیمی کی میعاد

۱. (علی) مرفوعا: لایتم بعد احتلام. [دا ( )]

بلوغ کے بعد یتیمی نہیں۔

(علی) مرفوعا: لارضاع بعد فطام ولایتم بعد احتلام. [مل ۳:۲٦۰]

دودھ چھوڑنے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغ کے بعد یتیمی نہیں۔

۲. (ابن مسعود) لارضاعة الا ما کان فی الحولین. [مؤطا (رضاع)]

رضاعت وہی ہے، جو دو سال کے اندر اندر ہو۔

شرائطِ نکاح کی تکمیل ضروری ہے

(عقبہ ابن عامر) مرفوعا: احق ما اوفیتم به من الشروط ما استحللتم به الفروج. [بخ، مس، دا، تر، نس (شروط نکاح)]

جن شرطوں کا پورا کرنا تمہارے لیے ضروری ہے، ان میں سب سے زیادہ ضروری ان شرطوں کا پورا کرنا ہے، جن کی وجہ سے تم عورتوں کو بیوی بنا لیتے ہو۔

(علی) ان احق الشروط ان یوفی بها ما اسحللتم به الفروج. [مل ۳:۲٥۲]

ان شرطوں کو پورا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے، جن کی وجہ سے تم عورتوں کو اپنے لیے جائز کر لیتے ہو (نکاح میں لے آتے ہو)۔

عورتوں سے حسنِ سلوک

(ابوبکر ابن خلف) مرفوعا: خیرکم

خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی. [ما (حسن معاشرة النساء)]

تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو اہل و عیال کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے اہل و عیال کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔

( ) مرفوعا: خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی. [مل ۳:۲٦۲]

تم میں سے بہتر وہ ہے، جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے اہل و عیال کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔

غیر باکرہ اپنی پسند میں آزاد ہے

(ابن عباس) مرفوعا: الایّم احق بنفسها من ولیها. [دا، تر، مؤطا (نکاح)]

بیوہ اپنے ولی سے زیادہ اپنی ذات کی حقدار ہے۔

(ابوعبدالله) مرفوعا: سئل عن المرأة الثیب تخطب الی نفسها؟ قال: هی املک بنفسها تولی امرها من شاء ت اذا کان کفوا. [مل ۳:۲٥۱، اس ۳:۲۳۹، ته ۲:۲۲۲، کا ۲:۲٥]

ثیبہ جو خود اپنا پیغامِ نکاح بھیجے، اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے۔ وہ اپنے معاملے کا مختار جسے چاہے بنادے، بشرطیکہ وہ کفو ہو۔

باکرہ اور ثیبہ کے اختیاراتِ نکاح

(ابنِ عباس) مرفوعا: الایّم احق بنفسها من ولیها والبکر تستاذن فی نفسها واذنها صماتها. [دا، تر، ما، مؤطا (کلهم فی النکاح)]

۱. (ابوعبدالله) لا بأس ان تزوج المرأة اذا کانت ثیبا بغیر اذن ابیها اذا کان بأس بما صنعت. [اس ۳:۲۳٥، ته ۲:۳۲۳]

بیوہ اپنے ولی سے زیادہ اپنے بارے میں اختیار رکھتی ہے اور باکرہ سے اس کے متعلق اجازت لینی چاہیے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

عورت اگر ثیبہ ہو تو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس کے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ اس کے اس عمل میں کوئی دوسری خرابی نہ ہو۔

۲. (ایض) لا تزوج ذوات الآباء من الابکار الا باذن آبائهن. [اس ۲۳۵:۳، ته ۲۲۱:۲، کا ۲۵:۲، مل ۳۱٤:۳]

جس باکرہ کا باپ موجود ہو، وہ اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔

۳. (ایض) فی رجل یزوج اخته قال: یؤامرها فان سکتت فهو اقرارها وان ابت لم یزوجها. [اس ۲۳۹:۳، ته ۲۲۳:۲، کا ۲۵:۲، مل ۳۱۵:۳]

کوئی شخص اپنی بہن کا نکاح کرانا چاہے تو وہ اس سے اِذن لے لے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اقرار ہے، اگر انکار کرے تو وہ نکاح نہیں کرا سکتا۔

نکاحِ ثانی کے بعد باری کی صورتیں

(انس) من السنة اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندها سبعاً وقسم واذا

(محمد بن مسلم) قال قلت لابی جعفر: رجل تزوج امرأة وعنده امرأة

تزوج ثیبا اقام عندها ثلاثا ثم قسم. [بخ، دا، ما، موطا (کلهم فی النکاح)، مس (رضاع)]

سنت یہ ہے کہ جب ثیبہ کی موجودگی میں کوئی شخص باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن رہنے کے بعد باری تقسیم کرے اور اگر وہ ثیبہ ہو تو اس کے پاس تین دن رہ کر پھر باری مقرر کرے۔

فقال: اذا کانت بکراً فلیبیت عندها سبعا وان کانت ثیبا فثلاثا. [اس ۲٤۱:۳، ته ۲۳۱:۲]

میں نے ابوجعفر سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو ایک عورت کے ہوتے ہوئے ایک اور شادی کرے تو جواب دیا کہ وہ باکرہ ہو تو اس کے پاس سات راتیں گزارے اور اگر ثیبہ ہو تو تین راتیں۔

ناپسندیدہ عورت کی واپسی اور مہر

(عمر) ایما رجل تزوج بامراة وبها جنون اوجذام اوبرص فمسّها فلها صداقها کاملاً وذلک لزوجها غرم علی ولیها. [موطا (نکاح)]

جو شخص بھی کسی سے شادی کرے اور (بعد میں) جنون، جذام یا برص ثابت ہو اور وہ مواصلت کر چکا ہو، تو اسے پورا مہر دیا جائے گا۔ اور یہ عورت کے ولی پر اس کے شوہر کی طرف سے جرمانہ ہوگا۔

(ابوعبدالله) ......انما یردّ النکاح من البرص والجذام والجنون والعَفل...... ولها المهر بما استحلّ من فرجها ویغرم ولیها الذی انکحها مثل ما ساقها الیه. [اس ۲٤۷:۳، ته ۲۳۳:۲، کا ۲۹:۲، مل ۳۲۲:۳]

برص، جذام، جنون اور عفل کا علم ہونے کے بعد منکوحہ واپس کی جا سکتی ہے اور شوہر نے اس سے جو جنسی استفادہ کیا، اس کی وجہ سے اسے مہر دیا جائے گا اور یہ اس کے ولی پر جس نے اس کا نکاح کرایا،

اتنا ہی جرمانہ لگایا جائے، جو شوہر نے اسے ادا کیا ہے۔

مہر میں بدنیتی کرنے پر وعید

(میمون عن ابیه) مرفوعا: ایما رجل تزوج امرأة علی ما قلّ من المهر اوکثر لیس فی نفسه ان تودّی الیها حقها لقی الله یوم القیامة وهو زان.
[طب (فی الاوسط والصغیر)]

جو شخص کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر شادی کرے اور دل میں یہ حق ادا نہ کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو، وہ بروزِ حشر زانی شمار ہوکر اللہ سے ملے گا۔

(الصادق) من تزوج امرأة ولم ینوان یوفیها فهو عند الله عزّوجل زان. [مل ۲۵۲:۳، کا ۲۲:۲]

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے اور اس کا مہر ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو، وہ اللہ کے نزدیک زانی شمار ہوگا۔

مطلقہ کب تک بچے کی حقدار ہے؟

(عمرو بن شیب عن ابیه عن جده) ان امرأة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان ابنی هذا (بطنی له وعاء...... الخ) وان اباه طلقنی واراد ان ینزعه منی فقال انتِ احق منه مالم تنکحی.
[دا (طلاق)]

(حفص ابن غیاث) سالت ابا عبدالله عن رجل طلق امرأته وبینهما ولد ایّهما احق به؟ قال: المرأة احق مالم تتزوج. [مل ۲۷۵:۲، اس ۳۲۰:۳، ته ۲۷۸:۲، کا ۹٤:۲]

ایک عورت نے حضورؐ کی خدمت میں فریاد کی کہ یہ میرا فرزند ہے۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اسے مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، جب تک تو عقدِ ثانی نہیں کرتی، تب تک تو اس کی زیادہ حق دار ہے۔

حفص ابن غیاث نے ابوعبداللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھا جس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی ہو اور ان دونوں کے درمیان اولاد ہو تو اس کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟ آپ نے کہا، عورت اس وقت تک زیادہ حقدار ہے، جب تک وہ نکاحِ ثانی نہیں کر لیتی۔

طلاقِ حائضہ کی کراہت

(ابنِ عمر) انه طلق امرأته وهی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلی الله علیه وسلم فتغیظ فقال لیراجعها ثم یمسکها حتی تطهر ثم تحیض فتطهر. فان بداله ان یطلقها فلیطلقها قبل ان یمسها فتلک العدة کما امر الله عزّوجل. [بخ، مس، دا، تر، نس، مؤطا (کلهم فی الطلاق)]

عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو بحالتِ حیض طلاق دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو حضور کو جلال آ گیا۔ فرمایا: وہ رجوع کر لیں، پھر اس وقت تک

(ابوعبدالله) ان رسول الله صلی الله علیه وآله ردّ علی عبدالله بن عمر امرأته طلقها ثلثا وهی حائض فابطل رسول الله صلی الله علیه وآله ذلک الطلاق. [اس ۳۸۸:۳، ته ۲٦٥:۲، کا ۹۸:۲]

آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عمر کی طرف ان کی بیوی کو لوٹا دیا۔ انہوں نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ حضورؐ نے اس طلاق کو باطل قرار

اسے روکے رکھیں کہ وہ پاک ہو جائے اور پھر حائضہ ہو کر پاک ہو جائے۔ اس کے بعد ان کا ارادہ ہو کہ طلاق دیں تو مواصلت سے پہلے دیں۔ یہ حکمِ الٰہی کے مطابق عدت کا طریقہ ہے۔

دیا۔

مشتبہ اولاد کس کی ہو گی؟

(عائشه) وعمرو بن شعيب عب ابيه عن جده) مرفوعا: الولد للفراش وللعاهر الحجر. [بخ (وصايا، بيوع، مغازئ فرائض، حدود احكام)، مس، دا، تر (رضاع، وصايا)، نس (طلاق)، ما (نكاح و وصايا)، موطا (اقضيه)]

بچہ اسی (شوہر) کا سمجھا جائے گا، جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کے لیے محرومی (یا پتھر) ہے۔

(ابوعبدالله) الولد للفراش وللعاهر الحجر. [اس ۳:۳٦۸، ته ۲:۲۹٦، کا ۲:۵٦، مل ۲:۳۲٦]

بچہ اسی (شوہر) کا سمجھا جائے گا، جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کے لیے محرومی (یا پتھر) ہے۔

قضایا

(۱۲)

قاضیوں کی اقسام

(بريرة) مرفوعا: القضاة ثلثة. واحد فى الجنة واثنان فى النار. فاما الذى فى الجنة فرجل عرف الحق وقضى به و رجل عرف الحق وجار فى الحكم فهو فى النار ورجل قضى للناس على جهل فهو فى النار. [دا (اقضيه)]

قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک جنتی اور دو دوزخی۔ جو جنت میں جائے گا، وہ ایسا شخص ہے، جو حق کو پہچانتا بھی ہے اور اس کے مطابق فیصلہ بھی دیتا ہے اور وہ شخص جو حق کو پہچان لے، پھر بھی فیصلے میں زیادتی کرے، وہ جہنم میں جائے گا

(ابوعبدالله) القضاة اربعة. ثلثة فى النار و واحد فى الجنة. رل قضى بجور وهو يعلم فهو فى النار ورجل قضى بجور وهولايعلم فهو فى النار ورجل قضى بحق وهولا يعلم فهو فى النار. ورجل قضى بحق وهو يعلم فهو فى الجنة. [مل ۳:۳، ته ۲:٦۸، کا ۲:۳۵۷]

قاضی چار قسم کے ہوتے ہیں، تین تو دوزخی ہیں اور ایک بہشتی۔ جو جان بوجھ کر غیر منصفانہ فیصلہ دے، وہ دوزخی ہے اور جو لاعلمی سے غلط فیصلہ دے، وہ بھی دوزخی ہے اور جو لاعلمی میں صحیح فیصلہ دے، وہ بھی دوزخی ہے۔ جنت میں وہ (قاضی) جائے

اور وہ شخص بھی دوزخ میں ہو گا جو ناواقفیت کے باوجود لوگوں کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائے۔

گا، جو سمجھ بوجھ کر صحیح فیصلہ دے گا۔

غصے میں فیصلہ

(ام سلمه) مرفوعا: لایحکم احد بین اثنین وھو غضبان. [مس (اقضیه)، نس (قضاة)، تر، ما (احکام)]

کوئی شخص جب غصے میں ہو، تو دو کے درمیان فیصلہ نہ دے۔

(   ) مرفوعا: من ابتلی بالقضاء فلایقضین وھو غضبان. [مل ۳:۶، نه ۲:۷۰، کا ۲:۳۵۹]

جو منصبِ قضا کی آزمائش میں پڑے، وہ بحالتِ غصہ کبھی فیصلہ نہ دے۔

نہ ظالم بنو اور نہ مظلوم

(ابنِ عباس) مرفوعا: لاضرر ولا ضرار. [ما (احکام)]

نہ نقصان اٹھانا، نہ نقصان پہنچانا۔

(ابو عبدالله) مرفوعا: لاضرر ولا اضرار.[1] [مل ۳:۴۵، نه ۲:۱۶۳، کا ۱:۴۱۰]

نہ نقصان اٹھانا، نہ نقصان پہنچانا۔

بارِ ثبوت اور قسم

(ابنِ عمرو بن العاص) مرفوعا: البیّنة علی المدعی والیمین علی المدعٰی علیه. [تر، بخ (رھن)، تر، ما (احکام)]

بارِ ثبوت مدعی کے ذمے ہے اور مدعا علیہ پر قسم ہے۔

(   ) مرفوعا: البینة علی المدعی والیمین علی المدعٰی علیه. [مل ۳:۲۰، نه ۲:۷۲، کا ۲:۳۶۰]

بارِ ثبوت مدعی کے سر ہے اور قسم مدعا علیہ کے ذمے۔

[1] وفی مل ج ۳ صفحہ ۱۴۷ "ضرار" بدل "اضرار" وھو مروی عن ابی جعفر مرفوعا۔

جب عدالت گواہی کے لیے بلائے

(عمران بن حصین) مرفوعا: من دعی الی حاکم من حکام المسلمین فامتنع فھو ظالم او قال لاحق له. [بزار]

جس شخص کو کسی مسلمان حاکم کے پاس (گواہی کے لیے) بلایا جائے اور وہ نہ جائے تو وہ ظالم ہے۔ (یا اسے اس کا حق نہیں)۔

(ابوعبدالله) لاینبغی للذی یدعی الی شھادة ان یتقاعس عنھا. [مل ۳:۳۴، ته ۲:۸۴، کا ۲:۳۴۹]

جس شخص کو گواہی کے لیے بلایا جائے، اس کو گواہی سے کترانا نہیں چاہیے۔

دونوں فریقوں کا بیان سنو

(علی) مرفوعا: ......فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الأخر کما سمعت من الاول فانه احری ان یتبین لک القضاء. [تر (حکام)، دا (اقضیه)]

جب تمہارے سامنے دو جھگڑنے والے بیٹھ جائیں تو اس وقت تک فیصلہ نہ دو، جب تک دوسرے کا بیان اسی طرح نہ سن لو، جس طرح پہلے کا سنا تھا۔ واضح فیصلے

(ابوعبدالله) مرفوعا: اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض الاول حتی تسمع من الأخر فانک اذا فعلت ذلک تبین لک القضاء. [مل ۳:۷، ته ۲:۷۱]

جب تم سے دو شخص فیصلے کے طالب ہوں، تو پہلے کے لیے اس وقت تک فیصلہ نہ دو، جب تک دوسرے کی بھی نہ سن لو۔ جب تم ایسا کرو گے تو فیصلہ بہت واضح ہو

کے لیے یہ طریقہ مناسب تر ہے۔

جائے گا۔

عدالت میں مقدمہ آنے سے پہلے مجرم کو مدعی معاف کرسکتا ہے

(صفوان بن امیه) ......فقدم صفوان المدینة فنام فی المسجد وتوسد رداءهٔ فجاءهٔ سارق فاخذ رداءهٔ فاخذ صفوان السارق فجاء به الی النبی صلی الله علیه وسلم فامر به صلی الله علیه وسلم ان تقطع فقال صفوان انی لم ارد هذٰا یارسول الله هو علیه صدقة فقال صلی الله علیه وسلم فهلّا قبل ان تاتینی به؟ فقطعه النبی صلی الله علیه وسلم. [دا، ما (حدود)، نس (قطع السارق)]

(   ) وکان صفوان بن امیة بعد اسلامه نائما فی المسجد فسوق رداؤه فتبع اللص واخذ منه الرداء وجاء به الی النبی صلی الله علیه واله واقام بذلک شاهدین عدلین علیه فامر علیه السلام بقطع یمینه فقال صفوان یارسول الله اتقطعه من اجل ردائی؟ قد وهبته له فقال علیه السلام الا کان هذا قبل ان ترفعه الیّ؟ فقطعه. [کا ۳:۱۹۳]

صفوان بن امیہ مدینے آ کر مسجد میں سوئے اور اپنی چادر کا تکیہ بنا لیا۔ کوئی چور آیا اور چادر چرا لی۔ صفوان نے چور کو پکڑ لیا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضورؐ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میرا یہ مقصد (ہاتھ کٹوانا) نہ تھا۔ یہ چادر اس کے لیے صدقہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: یہ فیصلہ اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں کیا؟ پھر حضورؐ نے ہاتھ کٹوا دیا۔

صفوان بن امیہ اسلام لانے کے بعد مسجد میں سوئے ہوئے تھے کہ ان کی چادر چرا لی گئی، انہوں نے چور کا پیچھا کیا اور اس سے چادر چھین کر حضورؐ کی خدمت میں لائے اور دو عادل گواہ بھی پیش کر دیے۔ حضورؐ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، تو صفوان بولے: یا رسول اللہ کیا محض ایک چادر کے لیے اس کا ہاتھ کٹوائیں گے؟ میں نے اسے یہ چادر بخش دی! فرمایا، میرے پاس مقدمہ لانے سے پہلے یہ کہا ہوتا۔ پھر حضورؐ نے قطع کی سزا دے دی۔

ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ

(ابوهریره) ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بالیمین مع الشاهد الواحد. [دا، تر، ما (احکام)، دا، موطا (اقضیه)]

(   ) قضی رسول الله صلی الله علیه واله بشهادة شاهد ویمین المدعی...... [مل ۳:۳۳]

حضورؐ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

آنحضرتؐ نے ایک مدعی کے ایک گواہ کی گواہی اور قسم پر فیصلہ دیا ہے۔

دونوں فریقوں میں برابری

(ام سلمه) مرفوعا: اذا ابتلی احدکم بالقضا فلیسّو بینهم بالنظر والمجلس والاشارة. [موصلی، طب (فی الکبیر)]

(   ) مرفوعا: من ابتلی بالقضاء فلیسا وبینهم فی الاشارة والنظر. وفی المجلس... [مل ۳:۸، ته ۲:۷۰، کا ۳:۳۵۹]

اگر تم میں سے کوئی منصب قضا کی آزمائش میں پڑے تو دیکھنے میں، بیٹھک میں اور اشارے میں سب کے ساتھ برابری قائم رکھے۔

جو منصب قضا کی آزمائش میں پڑے، وہ اشارے میں، دیکھنے میں اور بیٹھک میں سب کے ساتھ برابری قائم رکھے۔

خصی کی گواہی

(المتوکل) ان الجارود شهد علی قدامة انه شرب الخمر فقال عمر هل معک شاهد اخر فقال لا فقال عمر یا جارود ما اراک الا مجلودا قال یشرب ختنک وأجلَدنا؟ فقال علقمة الخصی لعمر اتجوز شهادة الخصی؟ قال وما بال الخصی لاتقبل شهادة؟ قال فانی اشهد انی قدرأیتها یقیها فقال عمر ماقاء ها حتی شربها. فاقامه ثمه جلده للحد. [عبدالرزاق (فی مصنفه)]

(ابوجعفر) اتی عمر بن الخطاب بقدامة بن مظعون قد شرب الخمر فشهد علیه رجلان احدهما خصی وهو عمرو التیمی والأخر المعلی بن الجارود شهد انه رآه یشرب وشهد الأخر انه رآه یقیئ الخمر فارسل عمر الی اناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه واله فیهم علی بن ابی طالب علیه السلام فقال لعلی ماتقول یا اباالحسن فانک الذی قال رسول الله علیه وآله اعلم هذه الامة و اقضاها بالحق فان هذین قد اختلفا فی شهادتهما وماقأها حتی شربها فقال یجوز شهادة الخصی؟ فقال ماذهاب انثیه الاکذهاب بعض اعضائه. [مل ۳:۲۶،۲۷، تہ ۲:۸۵، کا ۲:۳۵۵]

جارود نے قدامہ کے خلاف یہ گواہی دی کہ اس نے شراب پی ہے۔ عمرؓ نے پوچھا، تمہارے ساتھ کوئی دوسرا گواہ بھی

ہے؟ کہا نہیں۔ فرمایا: میں تو تمہیں کوڑوں کا سزا وار سمجھتا ہوں۔ کہا، شراب پیے آپ کا داماد اور کوڑے لگیں مجھے۔ علقمہ نے جو خصی تھا، عمرؓ سے پوچھا کہ کیا خصی کی گواہی درست ہے؟ فرمایا: خصی کا کیا قصور ہے، جو اس کی گواہی نہ قبول ہو؟ کہا: پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اسے شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا: اس نے پی تھی، جب ہی تو وہ قے میں نکلی۔ اس کے بعد اسے کھڑا کر کے کوڑے کی حد لگائی۔

عمرؓ بن خطاب کے پاس قدامہ بن مظعون لائے گئے، جنہوں نے شراب پی تھی۔ ان کے خلاف دو آدمیوں نے گواہی دی، ان میں ایک خصی تھا، یعنی عمرو تیمی اور دوسرا گواہ معلّٰی بن جارود تھا، جس نے گواہی دی کہ اس (قدامہ) نے شراب پی ہے اور دوسرے نے شراب کی قے کرنے کی گواہی دی۔ عمرؓ نے چند اصحاب رسول کو بلوا بھیجا، جن میں علیؑ بن ابی طالب بھی تھے۔ علیؑ سے آپؓ نے کہا کہ اے ابوالحسن آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اس امت میں سب سے زیادہ واقف کار اور حق فیصلہ دینے والے ہیں۔ یہ دونوں دو قسم کی شہادت دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ پیے بغیر شراب کی قے نہیں ہو سکتی پھر کہا: کیا خصی کی شہادت جائز ہے؟ علیؑ نے کہا کہ اس کے اُنثیین کا نہ ہونا، ایسا ہی ہے، جیسے اور کسی عضو کا نہ ہونا۔

خزیمہ کی گواہی کا وزن

(خزیمه بن ثابت) ان النبی صلی الله علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستبعه الی منزله لیقبضه ثمن فرسه فاسرع النبی صلی الله علیه وسلم

(عمارة بن خزیمة بن ثابت) قال ان عمه حدثه وهو من اصحاب النبی صلی الله علیه وآله ابتاع فرسا من اعرابی فاسرع النبی صلی الله علیه

المشی رابطأ الاعرابی بالفرس فطفقت رجال یعترضون الاعرابی لیسا ومونه بالفرس وهم لایشعرون ان النبی صلی الله علیه وسلم ابتاعه فقال ان کنت مبتاعا هذا الفرس والا فبعته فقام النبی صلی الله علیه وسلم حین سمع نداء الاعرابی فقال اولیس قد ابتعته منک؟ قال الاعرابی لا والله مابعتک فقال صلی الله علیه وسلم بلی قد ابتعته منک فطفق الاعرابی یقول هلم شهیدا فقال خزیمة انا اشهد انک قد بایعته فاقبل النبی صلی الله علیه وسلم علی خزیمة فقال لم تشهد؟ فقال بتصدیقک یا رسول الله. فجعل صلی الله علیه وسلم شهادة خزیمة بشهادة رجلین. [دا (قضیه)، نس (بیوع)، بخ (جهاد)]

وسلم المشی لیقبضه ثمن فرسه فابطأ الاعرابی فطفق رجال یعترضون الاعرابی فیساومونه بالفرس وهم لایشعرون ان النبی صلی الله علیه وسلم ابتاعه حتی زاد بعضهم الاعرابی فی السوم علی الثمن فنادی الاعرابی فقال: ان کنت مبتاعا لهذا الفرس فابتعه والابعته، فقال النبی صلی الله علیه واله حین سمع الاعرابی فقال: اولیس قد ابتعته منک؟ فطفق الناس یلوذون بالنبی صلی الله علیه وآله وبالاعرابی وهما یتشاجران فقال الاعرابی: هلم شهیدا یشهد انی قد بایعتک. ومن جاء من المسلمین قال للاعرابی ان النبی صلی الله علیه وآله لم یکن لیقول الا حقا حتی جاء خزیمة بن ثابت فاستمع لمراجعة النبی صلی الله علیه وآله والاعرابی فقال خزیمة انی انا اشهد انک قد بایعته. فاقبل النبی صلی الله علیه وآله علی خزیمة فقال بم تشهد؟ قال بتصدیقک

یارسول الله فجعل النبی صلی الله علیه واله شهادة خزیمة بن ثابت شهادتین وسماه ذاالشهادتین. [مل ۳:۶۳]

آنحضورؐ نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا اور اس سے گھر تک چلنے کو کہا تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا فرما دیں۔ حضورؐ ذرا تیز چلے اور اعرابی گھوڑے کو آہستہ آہستہ چلانے لگا۔ راستے میں کچھ لوگ ملے اور اس اعرابی سے دام چکانے لگے۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ حضورؐ سودا کر چکے ہیں۔ اتنے میں اعرابی نے حضور کو آواز دے کر کہا کہ اگر آپؐ لیتے ہیں تو لے لیں ورنہ میں اسے بیچ رہا ہوں۔ حضورؐ نے جب اس اعرابی کی آواز سنی تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا میں خرید نہیں چکا ہوں؟ اعرابی نے کہا، بخدا نہیں! میں نے تو آپؐ سے کوئی سودا نہیں کیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں ہاں! میں تجھ سے سودا کر چکا ہوں۔ اعرابی کہنے لگا کہ کوئی گواہ لائیے۔ خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضورؐ سودا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے خزیمہ کی طرف

عمارہ کہتے ہیں کہ ان کے چچا نے جو حضورؐ کے ایک صحابی ہیں، بیان کیا کہ: آنحضورؐ نے کسی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا۔ حضورؐ تیز رفتاری سے روانہ ہوئے تاکہ اسے گھوڑے کی قیمت ادا فرما دیں اور اعرابی سست چلنے لگا۔ راستے میں کچھ لوگ ملے اور اس سے گھوڑے کے دام چکانے لگے۔ انہیں یہ علم نہ تھا کہ آنحضورؐ سودا کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے اصل دام سے زیادہ پر معاملہ چکا لیا۔ اس وقت اعرابی نے پکار کر کہا کہ: اگر آپؐ یہ گھوڑا خریدتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے بیچے دیتا ہوں۔ حضورؐ اعرابی کی بات سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا میں تم سے سودا کر نہیں چکا ہوں؟ اتنے میں لوگ حضورؐ اور اس اعرابی کے گرد جمع ہو گئے اور دونوں فریق جھگڑتے رہے۔ اعرابی نے کہا کہ کوئی گواہ ایسا لائیے جو اس بات کی

متوجہ ہو کر پوچھا کہ تم کس بنیاد پر گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا، یارسول اللہؐ! حضور کو سچا تسلیم کر لینے کی وجہ سے۔ اس وقت حضورؐ نے خزیمہ کی ایک گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

گواہی دے کہ میں فروخت کر چکا ہوں۔ ادھر سے جو مسلمان بھی گزرا اس نے اعرابی سے یہی کہا کہ حضورؐ جو بات فرماتے ہیں، وہ سچی ہی بات ہوتی ہے۔ اتنے میں خزیمہ بن ثابت آ گئے اور حضورؐ اور اس اعرابی کے سوال و جواب کو سنتے رہے۔ اس کے بعد خزیمہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ حضورؐ اس سے سودا کر چکے ہیں۔ ان کی طرف متوجہ ہو کر حضورؐ نے پوچھا: تم کس بنیاد پر یہ گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہؐ! حضور کو سچا مان لینے کی وجہ سے۔ اس پر حضورؐ نے خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دیا، اور ان کو ذوالشہادتین کا لقب دیا۔

پانی کتنا روکا جائے

(عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده) ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی فی السیل المهزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلیٰ علی الاسفل. [دا (اقضیه)، ما (رهون)]

(علی) قضی رسول الله صلی الله علیه وآله فی سیل وادی مهزور ان یحبس الاعلیٰ علی الاسفل الماء للزرع الی الشراک وللنخل الی الکعب ثم یرسل الماء الی الاسفل من ذلک.

[مل ٣:٥٦، تہ ٢:١٥٤، کا ١:٤٠٩]

مہزور (حجاز میں بنی قریظہ) کی وادی کے بارے میں حضورؐ نے یہ فیصلہ دیا کا ٹخنوں تک پانی کو روکا جائے۔ پھر اس سے زیادہ کو نیچے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔

آنحضورؐ نے وادی مہزور کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ کھیتی ہو تو اوپر کے حصے میں شراک تک اور نخلستان ہو تو ٹخنے تک پانی روکا جائے پھر نیچے کی طرف چھوڑ دیا جائے۔

حق شفعہ کہاں ہوتا ہے؟

(جابر) قضی النبی صلی الله علیه وسلم بالشفعة فی کل مالم یقسم. [ما، یخ (شفعه)، مس (مساقات)، نس (بیوع)]

آنحضورؐ نے ہر اس شے میں شفعے کا فیصلہ دیا ہے، جس کی تقسیم عمل میں نہ آئی ہو۔

(ابوعبدالله) عن ابیه، ان رسول الله صلی الله علیه وآله قضی بالشفعة مالم تورف یعنی تقسم. [٣:٤٥]

آنحضرتؐ نے شفعے کا وہاں فیصلہ دیا ہے، جہاں تقسیم عمل میں نہ آئی ہو۔

شفعہ کہاں نہیں ہوتا

(جابر)... اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلاشفعة لها. [ما، یخ (شفعه)، دا، تر (احکام)، دا، نس (بیوع)]

جب حدیں قائم ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو وہاں شفعہ نہیں ہوتا۔

(ابوعبدالله) اذا رفعت الارف وحدّت الحدود فلاشفعة. [مل ٣:٤٥، تہ ٢:١٦٣، کا ١:٤١٠]

جب حصے تقسیم ہو جائیں اور حدیں قائم ہو جائیں تو شفعہ نہیں رہتا۔

غیر مسلم کا حقِ شفعہ

(انس) مرفوعا: لا شفعة لنصرانی. [طب (فی الصغیر)]

نصرانی کا کوئی حقِ شفعہ نہیں۔

(علی) لیس للیهودی والنصرانی شفعة ... [مل ٣:٤٥، تہ ٢:١٦٣، کا ١:٤١٠]

یہودی اور نصرانی کا کوئی حق شفعہ نہیں۔

بچے کا حقِ شفعہ

(جابر) مرفوعا: الصبی علی شفعة حتی یدرک فاذا ادرک ان شاء اخذ وان شاء ترک [طب (فی الاوسط)]

بچے کا حقِ شفعہ بلوغ تک رہے گا۔ لہٰذا جب وہ بالغ ہو جائے پھر چاہے وہ حق لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(علی) وصی الیتیم بمنزلة ابیه یاخذله الشفعة اذا کانت رغبته. [مل ٣:٤٦، تہ ٢:١٦٣، کا ١:٤١٠]

یتیم کا وصی بمنزلہ اس کے باپ کے ہے، اگر اسے رغبت ہو تو اس کے لیے شفعہ لے سکتا ہے۔

کنوئیں کا حریم

(ابن مغفل) مرفوعا: من حفر بئراً فله اربعون ذراعا عطنا لما شیته. [ما (رهون)، بخ (مساقات)]

جو کنوآں کھودے اس کے چوپایوں کے جو
کنوآں کھودے اس کے چوپایوں کے

(علی) حریم البئر العادیة خمسون[1] ذراعا الا ان یکون الی عطن او الی طریق فیکون اقل من ذلک الی خمسة وعشرین ذراعا. [مل ٣:٥٨، تہ ٢:١٥٧، کا ١:٤١٥]

چلتے کنوئیں کا حریم پچاس (دوسری روایت
چلتے کنوئیں کا حریم پچاس (دوسری روایت

[1] تہذیب اور کافی میں اور خود مل (٣:٣٥٠) روایت نمبر ٦٦١ میں بھی خمسون کی بجائے اربعون ہی ہے۔

باڑے کے لیے چالیس ہاتھ جگہ چھوڑ دی جائے۔

کے مطابق چالیس) ہاتھ ہے، لیکن اگر اس کا رخ باڑے یا راستے کی طرف ہو تو اسے گھٹا کر پچیس ہاتھ تک کیا جا سکتا ہے۔

درخت خرما کے لیے حریم!

(ابوسعید) اختصم الی النبی صلی الله علیه وسلم رجلان فی حریم نخلة فامر بها فذرعت فوجدت سبعة اذرع (و فی روایة خمسة اذرع) فقضی بذلک. [دار (اقضیه)، ما (رهون)]

دو شخص ایک درختِ خرما کے حریم کے بارے میں جھگڑتے ہوئے حضورؐ کے پاس آئے۔ حضورؐ نے ناپنے کا حکم دیا تو سات ہاتھ (یا دوسری روایت کے مطابق پانچ ہاتھ) نکلا۔ اسی کے مطابق حضورؐ نے فیصلہ دے دیا۔

(ابو عبدالله) قضی رسول الله صلی الله علیه وآله فی رجل باع نخلةً واستثنی نخلة فقضی له بالمدخل الیها والمخرج منها مدی جرائدها. [مل ٣:٥٧، تہ ٣:١٥٧، کا ١:٤١٤]

ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک نخلستان فروخت کیا اور ایک درخت کو مستثنیٰ کر لیا یہ فیصلہ دیا کہ وہ آ جا سکتا ہے اور ٹہنیوں کے برابر جگہ دی جائے۔

حدود

(۱۳)

شبہے پر سزا کو ٹال جانا

(ابن عباس) مرفوعا: ادفعوا الحدود ما وجدتم له مدفعا. [ما (حدود)]

حد سے بچانے کا جو موقع ملے، اس سے (فائدہ اٹھا کر) حد کو دُور کرو۔

(   ) مرفوعا: ادرأوا الحدود بالشبهات..... [مل ٤:٥٣]

شبہے سے (فائدہ اٹھاتے ہوئے) حدود کو دُور کرو۔

عام سزا صرف دس کوڑے

(ابوهريره بن دينار) مرفوعا: لاتجلدوا فوق عشرة اسواط الا في حد من حدود الله. [بخ، مس، ما (حدود)]

حدود اللہ کے علاوہ اور کسی جرم میں دس کوڑے سے زیادہ نہ لگاؤ۔

(   ) مرفوعا: لايحل لوال يومن بالله واليوم الاخر ان يجلد اكثر من عشرة اسواط الا في حد. [مل ٤:٥٢]

کسی امیر کے لیے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ جائز نہیں کہ حدِّ شرعی کے علاوہ کسی جرم میں دس کوڑے سے زیادہ لگائے۔

سزا بقدرِ برداشت

(ابو امامه عن بعض الانصار) انه اشتكى رجل منهم حتى اضنى فعاد جلدة على عظم فدخلت عليه جارية بعضهم فَهُشّ لها فوقع عليها. فلما دخل عليه رجال من قومه يعودونه اخبرهم بذلك وقال استفتوالي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له ذلك وقالوا ما رأينا باحد من الضر مثل ما به ولو حملنا اليك لتفسخت عظامه ما هو الاّ جلد على عظامه فامر صلى الله عليه وسلم ان ياخذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة. [دا، ما (حدود)]

ایک انصاری صحابی بیمار ہو کر بیحد کمزور ہو گئے، حتیٰ کہ ہڈی سے چمڑا لگ گیا، اس دوران ایک عورت ان کے پاس آئی، جسے دیکھ کر ان میں تازگی آ گئی اور اس پر جا پڑے (مواصلت کر لی) جب بعض دوسرے انصار ان کی عیادت کے لیے

(ابو عبدالله) ان رسول الله صلى الله عليه وآله اتى برجل احبن قد استسقى بطنه و بدت عروق فخذيه وقد زنى بامرأة مريضة فامره رسول الله صلى الله عليه وآله فاتى بعرجون فيه مائة شمراخ فضربه به ضربة واحدة وضربها به ضربة واحدة وخلّى سبيلهما وذلك قول الله عزوجل، فخذ بيدك ضغثا فاضرب به ولاتحنث. [مل ٤:١٩، نه ٤:٤٥٤، كا ٢:٣٠٦]

آنحضورؐ کے پاس مریضِ استسقا جس کا پیٹ پھولا ہوا تھا اور رانوں کی رگیں تک نظر آ رہی تھیں، لایا گیا۔ اس نے ایک مریض عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ حضورؐ کے حکم کے مطابق ایک شاخ لائی گئی، جس میں سو نرم ٹہنیاں تھیں۔ اس سے

آئے تو ان سے واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضورؐ سے میرے متعلق حکم دریافت کرو۔ انہوں نے حضورؐ سے اس واقعے کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے کسی کو اتنا بیمار نہیں دیکھا جتنا وہ بیمار ہے۔ اگر ہم اسے یہاں تک لائیں تو اس کی ہڈیاں بکھر جائیں گی۔ اس کا تو ہڈی چمڑا ایک ہو رہا ہے۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ سو نرم ٹہنیوں کا مٹھا لے کر اس سے ایک ضرب لگا دو۔

حضورؐ نے ایک ضرب زانی کو اور ایک ضرب زانیہ کو لگائی اور دونوں کو چھوڑ دیا۔ اللہ نے جو (حضرت ایوب سے) فرمایا تھا کہ (ترجمہ) اپنے ہاتھ میں سینکوں (تنکوں) کا ایک مٹھا لے کر اس سے مار دو اور قسم نہ توڑو، اس کا یہی مطلب ہے۔

نشہ اُم الخبائث ہے

(عقبہ بن عامر) مرفوعا: الخمر جماع الآثام. [ہ (فی الدلائل)]

نشہ گناہوں کو یکجا کرنے والی چیز ہے۔

(علی) مرفوعا: الخمر جماع الآثام. [مل ٤:٢٧٢]

نشہ گناہوں کو یک جا کرنے والی چیز ہے۔

مے نوشی کی سزا

١. (ثور بن زید) ان عمر استشار فی حد الخمر فقال له علیّ اریٰ ان تجلد ثمانین. [مؤطا (حدود)]

( ) واذا شرب الرجل الخمر اوالنبیذ المسکر جلد ثمانین جلدة وکل ما اسکر کثیره فقلیله وکثیره حرام. [مل ٤:٤٠]

عمر نے نشے کی حد کے بارے میں مشورہ

اگر کوئی آدمی نشہ یا نشہ آور نبیذ پیئے تو

کیا تو علی نے ان سے کہا کہ میری رائے میں اسے اسّی کوڑے لگائیے۔

اسے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی کثیر و قلیل سب حرام ہے۔

٢. (جابر) مرفوعا: ما اسکر کثیره فقلیله حرام. [تر، نس، ما، دا (اشربه)]

جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے، اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

چوری محفوظ مال کی ہوتی ہے

(ابن عمرو بن العاص) مرفوعا: ولیس فی شئی من الماشیة قطع الا فیما آواه المراح ولیس فی شئی من الثمر المعلق قطع الامما آواه الجرین. [دا، تر، نس، ما (کلهم فی الحدود)]

صرف اسی چوپائے کی چوری پر ہاتھ کٹے گا، جو باڑے میں محفوظ ہو...... اور لٹکتے ہوئے پھل کی چوری پر صرف اس وقت ہاتھ کٹے گا، جب وہ کھلیان میں محفوظ ہو۔

(علی) کل مدخل یدخل الیه بغیر اذن فسرق منه السارق فلا قطع علیه. [مل ٤:٤٤، قط ٢:٤٧٥، کا ٢:٣٠٢]

اگر کسی ایسی جگہ سے جہاں بلا اجازت لوگ آتے جاتے ہوں، چور چوری کرے تو اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

قحط میں چوری کی سزا

(ابی امامه) مرفوعا: لا قطع فی زمن

(جعفر بن محمد عن ابیه) لا یقطع

المجاعة. [خط (فی تاریخه)]

قحط کے زمانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

السارق فی عام سنة مجدبة یعنی فی الماکول دون غیره. [مل ٤:٤٣، ته ٢:٤٨٦، کا ٢:٣١١]

قحط کے سال میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، یعنی فقط کھانے کی چیز (کی چوری) پر۔

جس چوری کی سزا قطعِ ید نہیں

(رافع بن خدیج) مرفوعا: لا یقطع فی ثمر ولاکثر. [دا، تر، نس، ما (کلهم فی الحدود)]

پھل (کھجور) اور اس کے گوند کی چوری پر ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(   ) مرفوعا: لا یقطع فی ثمر ولاکثر. والکثر هی الجمار. [مل، ٤:٤٣، ته ٢:٧٤٥، کا ٢:٣٠٢]

کھجور اور اس کے گوند کی چوری پر ہاتھ نہیں کٹے گا۔

اگر غلام آقا کی چوری کرے

(ابن عمر) جاء رجل الی عمر بغلام له فقال اقطع یده فانه سرق مراةً لامرتی فقال عمر لا قطع علیه وهو خادمکم اخذ متاعکم. [موطا (حدود)]

ایک شخص عمر کے پاس ایک لڑکے کو لے کر آیا اور کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹیے کیونکہ اس نے میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے۔ عمرؓ نے کہا، اسے قطع کی سزا نہیں دی جائے گی۔ یہ تمہارا خادم ہے، جس نے تمہاری چیز لے لی ہے۔

(ابوعبدالله) ولیس علی العبد اذا سرق من مال مولاه قطع لانه مال الرجل سرق بعضه بعضا. [مل، ٤:٤٧، اس ٤:٢٤٢، ته ٢:٤٧٥، کا ٢:٣٠١]

اگر غلام اپنے آقا کا کوئی مال چرا لے تو سزائے قطع نہیں ہو گی، کیونکہ وہ بھی اسی کا مال ہے۔ ایک مال نے دوسرے مال کو چرالیا۔

اچک لینا چوری نہیں

(جابر) مرفوعا: لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختاس قطع. [تر، نس، دا، ما (کلهم فی الحدود)]

خائن، لٹیرے اور اُچکّے کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(علی) لا قطع فی الدعارة المعلنة وهی الخلسة. [مل، ٤:٢٦، ته ٢:٤٧٦، کا ٢:٣٠١]

علانیہ بدمعاش یعنی اُچکے پن پر ہاتھ نہیں کٹے گا۔

ذبائح

(۱۴)

جب جانور ذبح نہ کیا جا سکے

۱. (ابوالعشراء عن ابیه) قلت یا رسول الله اما تکون الزکاة الا فی الحلق واللبة؟ قال لو طعنت فی فخذها اجزأ عنک. [نس (ضحایا)، دا (الاضاحی)]

ابوعشراء کے والد نے آنحضورؐ سے سوال کیا کہ کیا جانور کو ذبح صرف حلق اور لبہ ہی سے کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا اگر ران میں نیزہ مار دیا جائے تو یہ بھی کافی ہے۔

(زرارة) سالته (ابا جعفر) عن بعیر تردی فی بئر نذبح من قبل ذنبه قال لاباس اذا ذکر اسم الله علیه. [مل، ۲۰۸:۳، نه ۳۵۲:۲]

ابوجعفر نے فرمایا کہ جب کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے تو اسے دُم کی جانب سے ذبح کیا جا سکتا ہے، اس سے کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اس پر خدا کا نام لے لیا جائے۔

۲. (ابن عباس) قال فی بعیر تردی فی بئر ذکه من حیث قدرت. [بخ (فی ترجمه]

ابنِ عباس نے فرمایا کہ جب کوئی جانور کنویں میں گر پڑے تو جہاں سے بھی ممکن ہو، اس کو حلال کر دو۔

جو جانور قابو میں نہ آئے

(ابنِ عباس) ما اعجزک مما فی یدک عن البهائم فهو کالصید. [بخ (فی ترجمة)]

تمہارے قبضے میں جو جانور ہو اور وہ ذبح نہ کرنے دے تو وہ گویا شکار ہے (یعنی اسے کسی طرح زخمی کر کے مار دینا کافی ہے)۔

(ابوعبدالله) ان ثورا اثار بالکوفة فثار الیه الناس باسیافهم فضربوه واتوا امیر المومنین فسالوه فقال ذکاة وحیة ولحمه حلال. [مل، ۳۰۸:۳، نه ۳۵۲:۲]

کوفہ میں ایک بیل بدمست ہو گیا، تو لوگ اپنی تلواریں لے کر دوڑے اور اسے مار مار کر ہلاک کر دیا اور پھر حضرت علیؑ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ تیزی کے ساتھ ذکاۃ پوری کرنا ہے اور اس کا گوشت جائز ہے۔

جنین کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں

قلنا یارسول الله ننحر الناقة ونذبح البقرة والشاة فنجد فی بطنها الجنین انلقیه ام ناکله؟ قال کلوه ان شئتم فان

(ابوجعفر) قال فی الذبیحة تذبح وفی بطنها ولد قال ان کان تاما نکله فان ذکاته ذکاة امه وان لم یکن تاما فلا

ذكاته ذكاة امه. [دا (ضحایا)]

ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم اونٹنی، گائے یا بکری کو حلال کرنے کے بعد اس کے پیٹ میں بچہ پائیں تو اسے پھینک دیں یا کھا لیں؟ فرمایا اگر تم چاہو تو کھا لو کیونکہ ماں کی ذکات سے بچے کی ذکات[1] پوری ہو جاتی ہے۔

تاكله. [مل، ۳:۲۰۹، ته ۲:۳۵۲]

ابوجعفر نے اس ذبیحہ کے بارے میں جس کے شکم سے بچہ نکلے، فرمایا: اگر بچہ مکمل ہو تو ماں کی ذکاۃ سے بچے کی ذکاۃ پوری ہو جاتی ہے۔ اگر وہ مکمل نہ ہو تو اسے نہ کھاؤ۔

اہلِ کتاب کا ذبیحہ

سئل ابنِ عباس عن ذبائح نصارى العرب فقال لا باس بها. [موطا (ذبائح)]

ابنِ عباس سے لوگوں نے نصاریٰ کے ذبیحے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ ان کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(ابوعبدالله) ما تقول فى ذبائح النصارى؟ فقال: لا باس بها. [مل، ۳:۲۱۰، ته ۴:۳۵۵]

ابوعبداللہ سے نصرانیوں کے ذبیحے کے بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر ذبح کرتے وقت سر الگ ہو جائے

(ابنِ عباس، انس، ابنِ عمر) اذا قطع **الراس مع ابتداء الذبح من الحلق فلا باس ولا يتعمد.** [بخ (فی ترجمۃ)]

اگر حلقوم سے شروع کرتے ہوئے سر جدا ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، مگر بالمقصد ایسا نہ کیا جائے۔

(حماد عن ابى عبدالله) انه سئل عن **رجل ذبح طيراً فقطع راسه ايوكل منه؟ قال نعم ولكن ولايتعمد قطع راسه.** [مل، ۳:۲۰۹]

ابوعبداللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی پرندے کو ذبح کرے اور اس کا سر الگ ہو جائے تو کیا اسے کھایا جا سکتا ہے۔ فرمایا: ہاں! کھایا جا سکتا ہے، مگر عمداً سر جدا نہ کرنا چاہیے۔

---

[1] ذکات (ذال سے) اور ذبح میں فرق ہے۔ ذبح تو حلقوم پر بطریق معروف چھری پھیرنے کو کہتے ہیں اور ذکات ہر اس طریقے کو کہتے ہیں، جس سے جانور کا کھانا جائز ہو جائے۔ مثلاً شکار پر اللہ کا نام لے کر تیر چلایا جائے یا شکاری جانور چھوڑا جائے اور اس تک پہنچنے سے پہلے وہ مر جائے تو اگرچہ وہ ذبیحہ تو نہیں مگر مذکیٰ ہوگا، یعنی اس کا کھانا ذبیحے کی طرح حلال ہے۔

ممنوعات

(۱۵)

درخت کے نیچے بول و براز

(ابنِ عمر) مرفوعا: نهى ان يتخلى تحت شجرة مثمرة.

حضورؐ نے پھلدار درخت کے نیچے بول و براز کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(علی) ونهى ان يبول احد تحت شجرة مثمرة. [مل، ٤:٢]

حضورؐ نے اس بات سے روکا ہے کہ کوئی آدمی پھلدار درخت کے نیچے پیشاب کرے۔

قبر کو پختہ بنانا

(ابنِ عمر) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر. [مس، تر، نس، ما (جنائز)]

حضورؐ نے قبر کو گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

( ) ونهى ان تجصص المقبر وان يصلى فيها. [مل، ٤:٢]

حضورؐ نے قبروں کو پختہ بنوانے اور ان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

کھڑے پانی میں پیشاب کرنا

(جابر) مرفوعا: نهى ان يبال فى الماء الراكد. [مس، نس (طهارت)]

آنحضورؐ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے روکا ہے۔

( ) ونهى ان يبول احد فى الماء الراكد. [مل ٤:٣]

آپؐ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے روکا ہے۔

جنازے کے ساتھ شور و ماتم

( ) نهى ان تتبع جنازة معها رنّة. [مسند احمد]

آنحضورؐ نے جنازے کے ساتھ ساتھ چلّانے سے روکا ہے۔

( ) ونهى عن الرنة عند المصيبة. [مل ٤:٣]

آپؐ نے مصیبت کے وقت چلّانے سے منع فرمایا ہے۔

نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی

(ابوسعید) لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النائحة والمستمعة. [دا (جنائز)]

آنحضورؐ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

( ) ونهى عن النياحة والاستماع اليها. [مل ٤:٣]

آپؐ نے نوحہ کرنے اور نوحہ سننے دونوں سے روکا ہے۔

جنازے کے ساتھ عورتیں

(ام عطیه) نهينا ان نتبع الجنائز. [دا (جنائز)]

ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے۔

( ) ونهى عن اتباع النساء الجنائز. [مل ٤:٣]

آنحضورؐ نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے روکا ہے۔

مرغ کو گالی دینا

(زید بن خالد) مرفوعا: لاتسبوا الدیک فانه یوقظ للصلوة. [دا (ادب)]

مرغ کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔

( ) ونهی عن سب الدیک [مل ٤: ٣]

آنحضورؐ نے مرغ کو گالی دینے سے روکا ہے۔

بھاؤ پر بھاؤ

(ابوهریره) مرفوعا: ولایساوم الرجل علی سوم اخیه. [نس (بیوع)]

کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

( ) ونهی ان یدخل الرجل فی سوم اخیه المسلم. [مل ٤: ٣]

حضورؐ نے آدمی کے لیے اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے روکا ہے۔

ہڈی یا گوبر سے طہارت

(ابن مسعود) ونهی ان یستطیب احدکم بعظم او روث. [نس، مس، دا، تر، ما (طهارت)، بخ (وضو)]

آنحضورؐ نے لوگوں کو ہڈی یا گوبر وغیرہ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

( ) ونهی ان یستنجی الرجل بالروث والرمّة. [مل ٤: ٣]

حضورؐ نے استنجے کے لیے گوبر اور ہڈی استعمال کرنے سے روکا ہے۔

شغار

(ابن عمر) نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الشغار. [بخ، مس، نکاح]

آنحضورؐ نے نکاح شغار[1] سے منع فرمایا ہے۔

( ) ونهی ان یقول للرجل زوجنی اختک حتی ازوجک اختی.

آنحضورؐ نے اس بات سے روکا ہے کہ کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو یہ کہے کہ تم اپنی بہن کی مجھ سے شادی کر دو تاکہ میں اپنی بہن تمہارے عقد میں دے دوں۔

غیبت کرنا اور سننا

(ابن عمر) نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الغیبة والاستماع الی الغیبة. [به (فی شعب الایمان)]

آنحضورؐ نے غیبت کرنے اور غیبت سننے دونوں سے منع فرمایا ہے۔

( ) ونهی عن الغیبة والاستماع الیها. [مل ٤: ٤]

آپؐ نے غیبت کرنے اور غیبت سننے دونوں کی ممانعت فرمائی ہے۔

چغلی کرنا اور سننا

(ابن عمر) نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن النمیمة والاستماع الی النمیمة.

حضورؐ نے چغلی کرنے اور چغلی سننے سے روکا ہے۔

( ) ونهی عن النمیمة والاستماع الیها. [مل ٤: ٤]

آپؐ نے چغلی کھانے اور چغلی سننے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] ایک شخص کسی سے کہے کہ تم اپنی بہن سے میرا نکاح کر دو اور میں اپنی بہن کا نکاح تم سے کر دوں گا۔ اور دونوں مہر میں خاصی کمی کر دیں تو یہ شغار کہا جاتا ہے۔

فاسق کی دعوت

(عمران) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة طعام الفاسقين. [طب]

حضورؐ نے فاسق لوگوں کی کھانے کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

( ) ونهى عن اجابة الفاسقين الى طعامه. [مل ٤:٤]

آنحضورؐ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سیم وزر کے برتن

(انس) نهى عن الاكل والشرب فى اناء الذهب والفضة. [نس (اشربه)]

حضورؐ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔

( ) ونهى عن الشرب فى آنية الذهب والفضة. [مل ٤:٤]

حضورؐ نے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے روکا ہے۔

ریشم

(البراء) نهى عن الديباج والحرير والاستبرق. [طب]

آنحضورؐ نے ریشم، دیباج اور استبرق کے استعمال سے روکا ہے۔

( ) ونهى عن لبس الحرير والديباج والقزّ للرجال. [مل ٤:٤]

آنحضورؐ نے مردوں کو ریشم، دیباج اور قز پہننے سے منع فرمایا ہے۔

بعض اقسامِ بیع

(انس) مرفوعا: نهى عن المحاقلة. [بخ، مس، دا، تر، نس (بیوع)، ما (تجارات)]

( ) مرفوعا: ونهى عن المحاقله. [مل ٤:٤]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلے[۱] سے روکا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلے سے روکا ہے۔

دس ملعون

(انس) لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وساقيها ومبتاعها وحاملها والمحمولة اليه وبائعها ومبتاعهاو واهبها و آكل ثمنها. [تر، دا (اشربه)]

آنحضورؐ نے شراب کے سلسلے میں دس آدمیوں کو ملعون قرار دیا ہے: شراب کشید کرانے والا، شراب کشید کرنے والا، شراب پلانے والا، شراب اٹھا کر لے جانے والا، شراب منگوانے والا، شراب پینے والا اور شراب مفت دینے والا اور شراب کی کمائی کھانے والا۔

( ) لعن الله الخمرو غارسها وعاصرها وشاربها وساقيها وبائعها ومشتريها وآكل ثمنها وحاملها والمحمولة اليه. [مل ٤:٤]

اللہ تعالیٰ نے شراب کو، شراب کے لیے پودے لگانے والے کو، شراب نکالنے والے کو، اسے پینے والے کو، پلانے والے کو، بیچنے والے کو، خریدنے والے کو، اس کی کمائی کھانے والے کو، اسے لے جانے والے کو اور منگوانے والے کو، سبھی کو ملعون قرار دیا ہے۔

ایک خرید وفروخت

(ابوهريره) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين فى بيعة. [تر، نس (بیوع)]

( ) ونهى عن بيعين فى بيع. [مل ٤:٤]

---

۱ محاقلے کا مطلب کسب ومعاش کے باب میں دیکھئے۔

حضورؐ نے ایک ہی سودے میں (نقد اور ادھار کی) دو الگ الگ قیمتیں لگانے سے منع فرمایا ہے۔

حضورؐ نے ایک ہی چیز میں (ادھار اور نقد کے) دو جداگانہ دام لگانے سے منع فرمایا ہے۔

قبروں پر نماز

(انس) نہی عن الصلوٰۃ علی القبور. [طب]

( ) ونہی ان یصلی الرجل فی المقابر. [مل ٤:٥]

آنحضورؐ نے قبروں کے اوپر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

آنحضورؐ نے قبروں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

صبح اور عصر کے بعد کوئی نفل نہیں

۱. (عمر) نہی عن الصلوٰۃ حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب. [نس، تر (مواقیت)]

( ) ونہی عن الصلوٰۃ عن طلوع الشمس وعند غروبہا وعند استواءہا. [مل ٤:٥]

حضورؐ نے نمازِ صبح کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے اور عصر کے بعد غروب سے پہلے نماز سے روکا ہے۔

حضورؐ نے سورج کے طلوع ہوتے وقت، غروب ہوتے وقت اور ٹھیک نصف النہار کے وقت نماز سے روکا ہے۔

۲. (ابوھریرہ) مرفوعا: نہی عن الصلوٰۃ نصف النہار حتی تزول الشمس. [بخ (جہاد)]

حضورؐ نے نصف النہار کے وقت نماز

پڑھنے سے منع فرمایا ہے، تاآنکہ زوالِ آفتاب نہ ہو۔

خطبہ جمعہ کے وقت خاموش رہنا چاہیے

(سلمان) مرفوعا: ......ینصت اذا تکلم الامام. [بخ (جمعہ)]

( ) ونہی عن الکلام یوم الجمعۃ والامام یخطب. [مل ٤:٥]

جب امام خطبہ دے رہا ہو، تو خاموش رہنا چاہیے۔

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو، باتیں کرنے سے روکا ہے۔

غیر خدا کی قسم کھانا

(ابوھریرہ) مرفوعا: ......لا تحلفوا الا باللہ و لا تحلفوا باللہ الا و انتم صادقون. [دا (ایمان)، تر (نذور)، نس (ایمان)، ما (کفارات)]

( ) ونہی ان یحلف الرجل بغیر اللہ...... [مل ٤:٥]

اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھاؤ اور اللہ کی قسم کھاؤ بھی تو اس وقت جب تم سچے ہو۔

غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔

مسجد میں ناپاک نہ آئے

(عائشہ) مرفوعا: ......فانی لا احل المسجد لحائض ولاجنب. [دا (وضو)]

( ) ونہی ان یقعد الرجل فی المسجد وھو جنب. [مل ٤:٥]

میں مسجد کو کسی حائضہ یا جنبی کے لیے جائز نہیں رکھتا۔

جنابت کی حالت میں مسجد کے اندر بیٹھنے سے روکا ہے۔

تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق نہ ہو

(انس) مرفوعا: لایحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام. [مس (بر)، بخ، دا (ادب)، تر (بر)]

مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے ترکِ تعلق کیے رہے۔

( ) نهی عن الهجر ان فمن کان لابد فاعلاً فلا یهجرا خاه اکثر من ثلثة ایام. [مل ٤:٥]

ترکِ تعلق سے روکا ہے، لیکن جسے یہ لازماً کرنا پڑے، وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق نہ کرے۔

نوحہ کرنا جاہلیت کا مشغلہ ہے

(عقبه بن عامر) مرفوعا: النیاحة من عمل الجاهلیة. [به (فی الدلائل)]

نوحہ کرنا دورِ جاہلیت کا مشغلہ ہے۔

( ) مرفوعا: النیاحة من عمل الجاهلیة. [مل ٤:٢٧٢]

نوحہ کرنا دورِ جاہلیت کا شغل ہے۔

خاص حالات میں ریشم کا استعمال

(انس) رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم للزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف لُبس الحریر لحكّة بهما. [بخ، مس، دا، تر (کلهم فی لباس)، نس (زینت)]

آں حضورؐ نے زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم پہننے کی اجازت دی، کیونکہ ان کو خارشت تھی۔

( ) ...ولم یطلق النبی صلی الله علیه وآله لبس الحریر لاحد من الرجال الا لعبد الرحمٰن بن عوف وذلک انه کان رجلا قَمِلا. [مل ١:١٦٤]

آنحضورؐ نے مردوں میں سے کسی کو بجز عبدالرحمٰن بن عوف کے ریشم پہننے کی اجازت نہیں دی اور یہ اس لیے کہ ان کے

چلوے (چیلڑ) بہت پیدا ہوتے تھے۔

فرشتے کہاں نہیں جاتے

(عائشة) مرفوعا: لا تدخل الملائكة بیتا فیه کلب ولا صورة. [بخ (بدء الخلق)، دا (لباس)، تر (ادب)، نس (زینة)، مس (لباس)، ما (لباس)]

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، وہاں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

(ابوعبدالله) ...... و ان الملائكة لا تدخل بیتا فیه کلب ولا بیتا فیه تماثیل...... [مل ١:١٥٩]

فرشتے نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں، جہاں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصویریں (یا مجسمے) ہوں۔

متفرقات

(۱۶)

جذامی سے بچو

(ابوھریرہ) مرفوعا: فر من المجذوم کما تفر من الاسد. [بخ (طب)]

جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔

(علی) مرفوعا: فر من الاجذم فرارک من الاسد. [مل ٤:٢٥٨]

جذامی سے اس طرح بھاگو، جس طرح شیر سے بھاگا جاتا ہے۔

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے

(ابوھریرہ) مرفوعا: المؤمن مرآة المومن. [دا (ادب)، تر (بر)]

مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔

(") مرفوعا: المسلم مرآة المسلم. [مل ٤:٢٧٢]

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے۔

جوانی دیوانی

(عقبہ بن عامر) مرفوعا: الشباب شعبة من الجنون. [بہ (فی الدلائل)]

جوانی دیوانگی کی ایک شاخ ہے۔

(") مرفوعا: الشباب شعبة من الجنون. [مل ٤:٢٧٢]

جوانی دیوانگی کی ایک شاخ ہے۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(ابن عباس) مرفوعا: لیس الخبر کالمعاینة. [طب (فی الاوسط)]

سنا ہوا دیکھے ہوئے جیسا نہیں ہوتا۔

(") مرفوعا: لیس الخبر کالمعاینة...... [مل ٤:٢٧٢]

سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات جیسی نہیں ہوتی۔

جنگ دھوکا ہے

(جابر) مرفوعا: الحرب خدعة. [تر، بخ، مس (جہاد)]

جنگ تو ایک دھوکا ہے۔

(") مرفوعا: الحرب خدعة. [مل ٤:٢٧٢]

جنگ تو ایک دھوکا ہے۔

محبت اندھی ہوتی ہے

(ابوالدرداء) مرفوعا: حبک الشئ یعمی ویصم. [دا (ادب)]

کسی چیز کی محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

(") مرفوعا: حبک للشئ یعمی ویصم. [مل ٤:٢٧٢]

کسی چیز کی محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

مال کی حفاظت میں جان دینا

(سعید بن زید) مرفوعا: من قتل دون ماله فهو شهيد. [بخ (مظالم)، مس (ایمان)، دا (سنة)، تر (دیات)، نس (تحریم)، ما (حدود)]

(") من قتل دون ماله فهو شهيد. [مل ٤:٢٧٢]

جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے، وہ شہید ہے۔

جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے، وہ شہید ہے۔

شعر اور خوش بیانی

(ابنِ عباس) مرفوعا: ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما. [بخ، تر، ما (ادب)]

( ) مرفوعا: ......ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا. [مل ۲۷۲:٤]

بعض تقریر میں جادو اور بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے۔

بعض شعر میں حکمت اور بعض تقریر میں جادو ہوتا ہے۔

ارواح کی ہم آہنگی

(عائشہ) مرفوعا: الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف. [مل بخ (انبیا)، مس (بر)، دا (ادب)]

( ) مرفوعا: الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف. [مل ۲۷۲:٤]

روحوں کی مختلف ٹولیاں ہوتی ہیں، جن میں ہم آہنگی ہوتی ہے، وہ آپس میں مل جاتی ہیں اور جن میں ناآہنگی ہوتی ہے، وہ الگ ہو جاتی ہیں۔

روحوں کی مختلف ٹولیاں ہوتی ہیں، جن میں ہم آہنگی ہوتی ہے، وہ آپس میں مل جاتی ہیں اور جن میں ناآہنگی ہوتی ہے، وہ الگ ہو جاتی ہیں۔

گھاٹے میں کون ہے؟

( ) من استوی یرماه فهو مغبون.

( ) مرفوعا: من اعتدل یوماه فهو

مغبون. [مل ۲۷۳:٤]

جس کے دو دن یکساں گزریں، وہ گھاٹے میں رہا۔

جس کے دو دن یکساں ہوں، وہ گھاٹے میں رہا۔

دُعائے ابراہیمؑ کا ظہور

(عبادة بن صامت) مرفوعا: انا دعوة ابراهیم. [ابن عساکر]

( ) مرفوعا: انا دعوة ابراهیم. [مل ۲۰۷:٤]

میں ابراہیمؑ کی دُعا ہوں۔

میں ابراہیم کی دُعا ہوں۔

INSTITUTE OF ISLAMIC CULTURE : LAHORE : PAKISTAN

ادارہ ثقافت اسلامیہ